ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

قابض اسرائیلی آبادکاروں کے 126 حملے، زیتون کی فصل پر پانچ سال میں بدترین درندگی کا شکار ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.115 , Sunday 02 November, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۱۵)، بروز اتوار، ۲ نومبر، ۲۰۲۵ء، ۱۰ رجب المرجب ۱۴۴۷، ۸ صفحات

شٹ ڈاؤن دوسرے مہینے میں داخل، امریکی عوام خوراک کے بارے میں فکرمند

واشنگٹن کے سیاسی تماشے کے طور پر شروع ہونے والا بحران اب سرکاری خدمات کے زوال اور معاشی ہلچل میں تبدیل، وفاقی دفاتر بند اور ٹرمپ کی حکومت مفلوج

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی حکومت کا شٹ ڈاؤن اپنے دوسرے مہینے میں داخل ہوگیا ہے اور اس کے اثرات تیزی سے پھیل رہے ہیں، وفاقی ملازمین کے پاس پیسے ختم ہوگئے ہیں، خوراک کی امداد ختم ہورہی ہے اور لاکھوں امریکی اس بحران کی زد میں ہیں۔

فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق یکم اکتوبر کو واشنگٹن کے سیاسی تماشے کے طور پر شروع ہونے والا یہ بحران اب سرکاری خدمات کے زوال اور معاشی ہلچل میں بدل چکا ہے، وفاقی دفاتر بند ہیں اور صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی حکومت مفلوج ہوکر رہ گئی ہے۔

ریپبلکن رہنماؤں نے خبردار کیا ہے کہ اس ہفتے کے آخر تک لاکھوں لوگ پہلی بار شٹ ڈاؤن کے مکمل اثرات محسوس کریں گے، کیونکہ صحت کی دیکھ بھال اور فوڈ اسٹیمپس کے لیے فنڈز پر جاری تنازعات انہیں مزید بھوکا اور غریب بنا رہے ہیں۔ ریپبلکن ایوان نمائندگان کے وہپ ٹام ایمر نے 'فاکس نیوز' سے گفتگو میں کہا کہ 'زیادہ تر لوگوں نے اب تک فرق محسوس نہیں کیا، پچھلے مہینے ڈونلڈ ٹرمپ نے ہمارے فوجیوں کو تنخواہ دینے کا کوئی راستہ نکال لیا تھا، جس سے تکلیف کچھ دیر کے لیے ٹل گئی تھی، لیکن اس ہفتے سے، یہ سب حقیقت بننے لگا ہے'۔

اس تنازع کے مرکز میں وہ فنڈز ہیں جو امریکیوں کو صحت بیمہ (جسے عام طور پر اوباما کیئر کہا جاتا ہے) کے لیے دیے جاتے ہیں۔ یہ سبسڈیز 2 کروڑ سے زائد افراد کے لیے زندگی کی ضمانت ہیں، اب سال کے اختتام پر ختم ہونے والی ہیں اور اگر کانگریس نے اقدام نہ کیا تو ہفتے سے شروع ہونے والے نئے اندراجی مرحلے میں پریمیئر میں شدید اضافہ ہو جائے گا۔ لیکن واشنگٹن میں ڈیموکریٹک اور ریپبلکن جماعتیں ایک بار پھر سخت ضد میں بندھی ہوئی ہیں، ڈیموکریٹس حکومت کو دوبارہ کھولنے سے انکار کر رہے ہیں، جب تک سبسڈی بڑھانے کا معاہدہ نہیں ہوتا، جب کہ ریپبلکن کہتے ہیں کہ جب تک حکومت بحال نہیں ہوتی وہ بات چیت نہیں کریں گے۔ اس دوران، واشنگٹن کے یہ جھگڑے عام شہریوں کی روزمرہ زندگی میں اثر انداز ہورہے ہیں اور اب سب سے زیادہ اثر کھانے کی میز پر پڑ رہا ہے۔

سپلیمنٹل نیوٹریشن اسسٹنس پروگرام (ایس این اے پی) جو 4 کروڑ 20 لاکھ کم آمدنی والے امریکیوں کو خوراک خریدنے میں مدد دیتا ہے، اس ہفتے کے آخر تک فنڈز سے محروم ہونے والا ہے۔

ڈیموکریٹس نے وائٹ ہاؤس سے 5 ارب ڈالر کے ایمرجنسی فنڈ سے فوڈ اسٹیمپس کے لیے رقم فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے، مگر انتظامیہ کا کہنا ہے کہ قانونی طور پر وہ اس فنڈ کو استعمال نہیں کرسکتی۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اس نے فوجی اہلکاروں کی تنخواہوں کے لیے وقتی بندوبست کرلیا ہے، لیکن وسط نومبر تک وہ بھی تنخواہوں سے محروم ہوسکتے ہیں۔

تقریباً 6 لاکھ 70 ہزار وفاقی ملازمین کو بغیر تنخواہ کے گھروں پر بھیج دیا گیا ہے، جب کہ 7 لاکھ 30 ہزار دیگر (جن میں پارک رینجرز سے لے کر ایئر ٹریفک کنٹرولرز تک شامل ہیں) بغیر معاوضے کے کام کر رہے ہیں، ان میں سے بیشتر کو اس ہفتے اپنی پہلی مکمل تنخواہ نہیں ملی۔ ملک کی سب سے بڑی وفاقی ملازمین کی یونین 'اے ایف جی ای' نے کانگریس سے عارضی بل پاس کرنے کی اپیل کی ہے تاکہ تنخواہوں کی ادائیگی دوبارہ شروع ہوسکے۔ مگر یہ معاملہ بھی سیاسی دلدل میں پھنس گیا ہے، کیونکہ ڈیموکریٹس اپنے موقف پر قائم ہیں۔

حاملہ خواتین، نئی ماؤں اور بچوں کیلئے خوراک کی امداد کا پروگرام بھی خطرے میں

ایوان کے اسپیکر مائیک جانسن نے کہا کہ ہم اب 'ٹوٹنے کے مقام' پر پہنچ چکے ہیں، کیونکہ ڈیموکریٹس نے

حکومت کے فنڈز کے حق میں اب تک 14 بار ووٹ دینے سے انکار کیا ہے، اب آپ کے سامنے حقیقی لوگ، حقیقی خاندان، حتیٰ کہ بچے ہوں گے، جو اس ہفتے کے آخر سے بھوک کا سامنا کریں گے۔ شٹ ڈاؤن کے خاتمے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے اور نئی ڈیڈ لائنز تیزی سے قریب آرہی ہیں۔ حاملہ خواتین، نئی ماؤں اور بچوں کیلئے خوراک کی امداد کا پروگرام بھی خطرے میں ہے، جب کہ 65 ہزار نوزائیدہ بچوں کے لیے غذائی اور خاندانی معاونت کے پروگرام ہفتے سے بند ہونا شروع ہوسکتے ہیں۔

وائٹ ہاؤس میں صحافیوں کے داخلے پر نئی پابندیاں عائد

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ میں آزادی صحافت کے حوالے سے نئی بحث چھڑ گئی ہے، جب وائٹ ہاؤس نے صحافیوں کے داخلے پر سخت پابندیاں عائد کردیں۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق نئی پالیسی کے تحت صحافی اب وائٹ ہاؤس کی پریس سیکریٹری یا دیگر اعلیٰ حکام کے دفاتر میں بغیر اجازت داخل نہیں ہوسکیں گے۔ اس کے علاوہ ''اپر پریس روم'' میں داخلہ بھی صرف پیشگی اپائنٹمنٹ کے ذریعے ممکن ہوگا، جس کے بغیر کسی کو رسائی نہیں دی جائے گی۔ وائٹ ہاؤس کی جانب سے جاری اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ فوری طور پر نافذ العمل ہے اور اس کا مقصد حساس معلومات کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب گزشتہ ماہ پینٹاگون میں بھی اسی نوعیت کی پابندیاں عائد کی گئی تھیں، جن پر امریکی صحافتی حلقوں نے سخت ردِعمل دیا تھا۔ اگرچہ انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ یہ اقدامات سیکیورٹی کو بہتر بنانے کیلئے کیے جارہے ہیں، تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ اس سے پریس کی آزادی اور حکومتی شفافیت پر سوالات کھڑے ہوسکتے ہیں۔ وائٹ ہاؤس کے اعلامیے میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ پالیسی تمام میڈیا اداروں پر یکساں لاگو ہوگی، اور کسی بھی صحافی یا ادارے کو خصوصی استثنیٰ حاصل نہیں ہوگا۔

اینٹی ٹیرف اشتہار پر صدر ٹرمپ سے معافی مانگ لی، کینیڈین وزیرِاعظم

اوٹاوا، (ایجنسیاں): کینیڈین وزیرِاعظم مارک کارنی نے ہفتے کے روز تصدیق کی کہ انہوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ایک 'اینٹی ٹیرف اشتہار' پر معافی مانگی ہے، جس میں سابق امریکی صدر رونالڈ ریگن کو دکھایا گیا تھا جب کہ انہوں نے اونٹاریو کے وزیرِ اعلیٰ ڈگ فورڈ کو یہ اشتہار نشر نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ 'اے ایف پی' اور 'رائٹرز' کے مطابق ٹرمپ نے اس اشتہار کو 'جعلی اینٹی ٹیرف مہم' قرار دیتے ہوئے کینیڈین اشیا پر مزید 10 فیصد ٹیرف عائد کرنے اور تمام تجارتی مذاکرات ختم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ مارک کارنی نے جنوبی کوریا کے شہر گیونگجو میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امریکی صدر سے معافی مانگی تھی کیونکہ وہ اس اشتہار سے ناراض تھے۔ صحافی کی جانب سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ تجارتی مذاکرات اس وقت دوبارہ شروع ہونگے جب امریکا تیار ہوگا'۔ کینیڈا کے وزیرِ اعظم نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ انہوں نے اشتہار نشر ہونے سے پہلے ڈگ فورڈ کے ساتھ اس کا جائزہ لیا تھا مگر اسے استعمال کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں اس اشتہار کو نشر کرنے کے حق میں نہیں ہوں۔ یاد رہے یہ اشتہار کینیڈا کی ریاست اونٹاریو کے وزیرِ اعلیٰ نے تیار کرایا تھا جو ایک قدامت پسند سیاستدان ہیں اور جن کا موازنہ اکثر ٹرمپ سے کیا جاتا ہے، اشتہار میں ریگن کا ایک بیان شامل کیا گیا ہے، جس میں وہ کہتے ہیں کہ 'ٹیرف تجارتی جنگوں اور معاشی تباہی کا باعث بنتے ہیں'۔

غزہ میں عالمی فورس کیلئے اقوامِ متحدہ کا مینڈیٹ ضروری

عرب اور مسلمان ممالک پر مشتمل فورس کی بازگشت کے دوران اردن اور جرمنی کا مؤقف واضح

برلن، (ایجنسی) اردن اور جرمنی نے کہا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے غزہ پلان کے تحت فلسطینی پولیس کی معاونت کیلئے متوقع بین الاقوامی فورس کو اقوامِ متحدہ کا مینڈیٹ حاصل ہونا چاہیے۔ 'اے ایف پی' کے مطابق امریکہ کی ثالثی میں حماس اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی معاہدے کے تحت زیادہ تر عرب اور مسلمان ممالک پر مشتمل ایک اتحاد فلسطینی علاقے میں فورس تعینات کرنے کی توقع ہے۔ یہ نام نہاد بین الاقوامی استحکام فورس غزہ میں منتخب فلسطینی پولیس کو تربیت دینے اور ان کی معاونت کرنے کی ذمہ دار ہوگی، جسے مصر اور اردن کی حمایت حاصل ہوگی جبکہ اس فورس کا مقصد سرحدی علاقوں کو محفوظ بنانا اور حماس کو ہتھیاروں کی اسمگلنگ سے روکنا بھی ہوگا۔

اردن کے وزیر خارجہ ایمن الصفدی نے کہا کہ ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ اگر اس استحکام فورس کو مؤثر طریقے سے اپنا کام کرنا ہے تو اسے سلامتی کونسل کا مینڈیٹ حاصل ہونا ضروری ہے۔ تاہم اردن نے واضح کیا کہ وہ اپنے فوجی غزہ نہیں بھیجے گا، الصفدی کا کہنا تھا کہ ہم اس معاملے سے بہت قریب ہیں، اس لیے ہم غزہ میں فوج تعینات نہیں کر سکتے، تاہم انہوں نے کہا کہ ان کا ملک اس بین الاقوامی فورس کیساتھ تعاون کرنے کیلئے تیار ہے۔ دوسری جانب، جرمنی کے وزیر خارجہ یوان واڈیفول نے بھی فورس کے لئے اقوامِ متحدہ کے مینڈیٹ کی حمایت کی اور کہا کہ اسے بین الاقوامی قانون کی واضح بنیاد پر قائم ہونا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ان ممالک کے لیے انتہائی اہمیت رکھتا ہے جو نا صرف غزہ میں فوج بھیجنے کیلئے تیار ہیں بلکہ خود فلسطینیوں کے لیے بھی اہم ہے، جبکہ جرمنی بھی چاہے گا کہ اس مشن کیلئے واضح مینڈیٹ موجود ہو۔ خیال رہے کہ گزشتہ ماہ اقوامِ متحدہ کے ماہرین نے خبردار کیا تھا کہ یہ منصوبہ 'اسرائیلی قبضے کی جگہ امریکی قیادت میں ایک نیا قبضہ قائم کرے گا، جو فلسطینی حقِ خودارادیت کے منافی ہے'۔ اقوامِ متحدہ نے اس خطے میں بین الاقوامی امن فورسز کئی دہائیوں سے تعینات کر رکھی ہیں جن میں جنوبی لبنان میں فورس بھی شامل ہے، جو اس وقت لبنانی فوج کے ساتھ مل کر حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان نومبر 2024 کی جنگ بندی پر عملدرآمد کو یقینی بنا رہی ہے۔

تنزانیہ کی صدر سامیہ حسن ایک بار پھر منتخب

ملک میں اپوزیشن رہنماؤں کو قید اور انتخابی عمل سے روکنے کے باعث ملک گیر مظاہرے جاری، 700 ہلاکتیں

ڈوڈوما، (ایجنسیاں): تنزانیہ کی صدر 65 سالہ سامیہ سُلوحُو حسن دوسری مدت کے لیے ملک کی صدر منتخب ہوگئیں تاہم ان نتائج کے خلاف پُرتشدد مظاہرے جاری ہیں۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق الیکشن کمیشن نے بدھ کو ہونے والے صدارتی الیکشن کے نتائج کا اعلان کردیا جن کے تحت صدر سامیہ حسن نے 97.66 فیصد ووٹ حاصل کیے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق صدر سامیہ حسن نے ملک بھر کے تقریباً تمام حلقوں میں برتری حاصل کی۔ ان کی حلف برداری کی تقریب آج منعقد ہوگی۔ تاہم ان متوقع نتائج کے خلاف پہلے ہی اپوزیشن کی اپیل پر ملک گیر مظاہرے جاری ہیں جنہیں طاقت سے کچلنے کی کوشش میں 700 سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

تاہم سیکیورٹی فورسز نے اپوزیشن جماعت چادمہ پارٹی کے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ہلاکتوں کی تعداد 5 سے زائد ہے۔ یہ انتخابات اس وقت تنازع کا شکار ہوگئے جب حزبِ اختلاف کے مرکزی رہنماؤں کو صدارتی دوڑ سے باہر کردیا گیا اور متعدد رہنما جیل میں قید ہیں۔ انتخاب کے روز (بدھ) کو راجدھانی اور دیگر شہروں میں مظاہرین نے حکومت مخالف احتجاج کیا تھا اور صدر سامیہ حسن کی تصویروں والے پوسٹرز پھاڑ دیئے تھے۔ مظاہرین نے راجدھانی میں متعدد سرکاری عمارتوں کو بھی نذرِ آتش کردیا تھا جواب میں پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کی شیلنگ اور ہوائی فائرنگ کی۔ صدر سامیہ حسن نے اب تک انتخابی نتائج یا پرتشدد واقعات پر کوئی بیان نہیں دیا۔ وہ 2021 میں سابق صدر جان ماغوفولی کی اچانک موت کے بعد عہدہ سنبھالنے والی ملک کی پہلی خاتون صدر بن تھیں۔ خیال رہے کہ اس سے قبل سامیہ حسن ملک کے نائب صدر کے عہدے پر فائز تھیں۔

قابض اسرائیل نے غزہ کی 87 فیصد زرعی اراضی برباد کرڈالی: اقوامِ متحدہ

غزہ: اقوامِ متحدہ نے جمعہ کے روز انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل کے مسلسل حملوں کے نتیجے میں غزہ کی پٹی کی 87 فیصد زرعی اراضی مکمل طور پر تباہ ہوچکی ہے اور تباہی کا یہ سلسلہ سنہ 2025ء کے دوران بھی مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی ادارہ برائے خوراک و زراعت (فاو) اور اقوامِ متحدہ کے سیٹلائٹ مرکز (یونوسات) کی مشترکہ رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیلی جارحیت نے غزہ میں کھیتوں، سبز مکانات، آبپاشی کے کنوؤں اور زرعی پیداوار سے وابستہ بنیادی ڈھانچے کو تباہ کرکے وہاں کے زرعی نظام اور غذائی بنیاد کو تقریباً مٹا دیا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ زمینوں اور زرعی اثاثوں کی مسلسل اور منظم تباہی اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ غزہ کا زرعی شعبہ مکمل طور پر تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے۔ تاہم رپورٹ کے مطابق تقریباً 37 فیصد متاثرہ زرعی اراضی کو جنگ بندی کے بعد دوبارہ قابلِ کاشت بنایا جاسکتا ہے، جن میں سے لگ بھگ 600 ہیکٹر زمین

نسبتاً محفوظ ہے اور اسے غذائی پیداوار کی بحالی اور مقامی آبادی کے روزگار کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ زرعی آبپاشی کے کنوؤں کو پہنچنے والے نقصانات اپریل میں 83 فیصد سے بڑھ کر ستمبر کے آخر تک 87 فیصد تک جا پہنچے، جس سے فصلوں اور مویشیوں کی پیداوار کا تسلسل برقرار رکھنا مزید دشوار ہوگیا ہے۔

فاو نے بتایا ہے کہ وہ وسیع پیمانے پر زرعی بحالی کے منصوبوں میں شرکت کے لیے تیار ہے، تاہم اس نے خبردار کیا کہ غزہ کے لیے سنہ 2025ء میں 7 کروڑ 50 لاکھ امریکی ڈالر کے ہنگامی امدادی منصوبے میں اب تک صرف 10 فیصد فنڈ فراہم کیا جاسکا ہے۔ ادارے نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ فوری مالی امداد فراہم کرے تاکہ متاثرہ کسانوں کی مدد کی جاسکے اور غذائی تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

قابض اسرائیل نے 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے امریکہ اور یورپی حمایت کے سہارے غزہ میں نسل کشی کا وحشیانہ سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے جس میں قتل، قحط، تباہی، بے دخلی اور گرفتاریوں جیسے جرائم شامل ہیں۔ اس نے نہ صرف عالمی برادری کی اپیلوں کو نظر انداز کیا بلکہ عالمی عدالت انصاف کے احکامات کی بھی کھلے عام خلاف ورزی کی۔ اس نسل کشی کے نتیجے میں اب تک 2 لاکھ 39 ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے۔ 11 ہزار سے زیادہ فلسطینی تاحال لاپتا ہیں، جب کہ لاکھوں بے گھر ہو کر بھوک اور بیماری کا شکار ہیں۔ قابض اسرائیل کی درندگی نے غزہ کی بیشتر بستیاں، شہر اور زرعی علاقے نقشے سے مٹا دیے ہیں۔

غزہ میں جنگ بندی کو مستقل بنانے سے متعلق وزرائے خارجہ کا اجلاس پیر کو ترکیہ میں ہوگا

انقرہ: ترکیہ کے دارالحکومت انقرہ میں آئندہ پیر کو وزرائے خارجہ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوگا جس میں غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کو مضبوط اور مستقل بنانے کے طریقوں پر غور کیا جائے گا اور آئندہ کے عملی اقدامات پر مشاورت ہوگی۔ یہ اعلان جمعہ کے روز ترکیہ کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان نے ایک پریس

کانفرنس میں کیا۔ ہاکان فیدان نے بتایا کہ اس اجلاس میں وہی وزرائے خارجہ شریک ہوں گے جنہوں نے گذشتہ ستمبر میں نیویارک میں سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت بھی غزہ سے متعلق ایک خصوصی ورکنگ گروپ کی تشکیل اور وہاں استحکام کے قیام کے لیے ایک علیحدہ فورم پر مشاورت جاری ہے۔ وزیر خارجہ ہاکان فیدان نے وضاحت کی کہ موجودہ گفتگو کا محور ''دوسرے مرحلے'' میں داخل ہونا ہے جس کے تحت ''استحکام فورس'' کے قیام پر کام کیا جارہا ہے جو غزہ میں جاری جنگ بندی کو مضبوط بنانے اور سکیورٹی کی فضا کو بہتر کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ اس موقع پر ہاکان فیدان نے قابض اسرائیل کے وزیرِاعظم بنجمن نیتن یاہو پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ جنگ بندی کی خلاف ورزی اور غزہ میں فلسطینی عوام کے خلاف جاری نسل کشی کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے بہانے تراش رہے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ قابض اسرائیل کے لیے لازمی ہے کہ وہ جنگ بندی کی مکمل پاسداری کرے کیونکہ اس معاہدے کا احترام ہی خطے میں دیرپا امن کی امیدوں کو زندہ رکھنے اور استحکام کے تحفظ کی بنیادی شرط ہے۔

ریڈ کراس کے ذریعے قابض اسرائیل کو اپنے تین فوجیوں کی لاشیں موصول

غزہ: قابض اسرائیل نے اعلان کیا ہے کہ اسے بین الاقوامی کمیٹی برائے ریڈ کراس کے ذریعے اپنے تین فوجیوں کی لاشیں غزہ کی پٹی سے موصول ہوئی ہیں۔ اسرائیلی چینل 12 کے مطابق ان لاشوں کو ریڈ کراس کے حوالے کرنے کے بعد قابض اسرائیل کے فرانزک انسٹیٹیوٹ منتقل کردیا گیا ہے، جہاں ان کی شناخت اور ضروری طبی جانچ کا عمل جاری ہے۔ قابض اسرائیل کا کہنا ہے کہ اس کے مزید 11 فوجیوں کی لاشیں اب بھی غزہ میں موجود ہیں۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب القسام بریگیڈز، جو اسلامی تحریک مزاحمت حماس کا عسکری ونگ ہے، نے 19 اکتوبر بروز جمعرات دو اسرائیلی قیدیوں کی لاشیں واپس کی تھیں جو قابض اسرائیل کی بمباری میں مارے گئے تھے۔ فلسطینی مزاحمتی تنظیموں نے اپنے مؤقف کو دہراتے ہوئے کہا ہے کہ وہ قابض اسرائیلی فوجیوں کی تمام لاشوں کی واپسی کے معاہدے پر کاربند ہیں۔ یہ معاہدہ حماس اور قابض اسرائیل کے درمیان 9 اکتوبر سنہ 2023ء کو طے پایا تھا جو 11 اکتوبر سے نافذ ہوا۔ اسی تناظر میں حماس نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے کسی بھی نئی فوجی جارحیت یا بمباری کی صورت میں تلاش اور کھدائی کے جاری کام میں رکاوٹیں پیدا ہوں گی، جس سے اسرائیلی فوجیوں کی لاشوں کی واپسی میں تاخیر ہوسکتی ہے۔

جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم میں ملوث اسرائیلی فوجی کے خلاف جرمنی میں مقدمہ دائر

برلن: غزہ پر جاری قابض اسرائیل کی وحشیانہ جارحیت کے دوران فلسطینیوں کے قتل عام اور اجتماعی نسل کشی میں ملوث ایک اسرائیلی فوجی کے خلاف جرمنی میں مقدمہ دائر کردیا گیا ہے۔

ہند رجب فاؤنڈیشن نے اعلان کیا ہے کہ اس نے جرمن وفاقی پراسیکیوٹر کے دفتر کارلسروہ میں مقیم ایک اسرائیلی فوجی کے خلاف جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے الزام میں فوجداری شکایت درج کرائی ہے اور اس کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔

فاؤنڈیشن نے اپنے بیان میں بتایا کہ یہ شکایت اسرائیلی فوجی الکانہ فیڈرمان کے خلاف دائر کی گئی ہے جو کتیبہ 94 (دوشیفات) بریگیڈ سے وابستہ ہے جو قابض اسرائیل کی کفیر بریگیڈ اور شدت پسند تنظیم ''تساف 9'' کا حصہ ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ فیڈرمان پر جرمن قانون برائے بین الاقوامی جرائم کے تحت جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے ارتکاب کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

فاؤنڈیشن کے مطابق شکایت میں ایسے ٹھوس ڈیجیٹل شواہد شامل ہیں جو فیڈرمان کی غزہ کے عوام کے خلاف تشدد، فلسطینی اسیران کے ساتھ اذیت ناک سلوک اور انسانی امداد کو دانستہ طور پر روکنے میں براہ راست شمولیت ثابت کرتے ہیں۔ بیان میں انکشاف کیا گیا کہ فیڈرمان کی متعدد ویڈیوز اور عوامی بیانات اس کے ہاتھوں فلسطینی قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک اور اس پر فخر کرنے کی تصدیق کرتے ہیں۔

ایک معروف انٹرویو میں فیڈرمان نے فخر سے کہا کہ وہ اپنا کتا ''غزہ ایک لڑاکا کے طور پر'' لے گیا اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس کے کتے نے فلسطینی قیدیوں سے ''نمٹنے'' میں حصہ لیا۔ یہ ظلم جنوبی فلسطین کے صحرائی علاقے النقب میں قائم سدی تیمن حراستی مرکز میں کیا گیا جہاں انسانی حقوق کی تنظیموں بشمول اسرائیلی تنظیم بتسلیم نے تشدد، جنسی جرائم اور غیر انسانی سلوک کے درجنوں واقعات دستاویزی شکل میں ریکارڈ کیے ہیں۔

فاؤنڈیشن نے مزید بتایا کہ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز اور پوسٹس میں فیڈرمان کو خود بھی ان قافلوں کو روکنے میں شریک دکھایا گیا ہے جو غذائی اجناس اور ادویات لے کر غزہ جا رہی تھیں۔ بیان میں کہا گیا کہ فیڈرمان شدت پسند صہیونی گروہ ''تساف 9'' کا اہم رکن ہے جس پر امریکہ نے سنہ 2024ء میں پابندیاں عائد کی تھیں کیونکہ اس نے غزہ کے عوام کے لیے انسانی امداد کی راہ میں رکاوٹیں ڈالیں۔

فاؤنڈیشن نے جرمن عدلیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فیڈرمان کے خلاف باضابطہ فوجداری تحقیقات شروع کرے اس کی ممکنہ فرار کے خدشے کے پیش نظر اسے حراست میں لے اور یورپی گرفتاری وارنٹ جاری کرے تاکہ اسے یورپی یونین کے کسی بھی ملک میں گرفتار کیا جا سکے۔ فاؤنڈیشن نے اس بات پر زور دیا کہ جرمنی کے ''عالمی دائرہ اختیار'' کے قانون کے تحت ایسے سنگین جرائم کی پیروی کی جاسکتی ہے چاہے مجرم کی قومیت کچھ بھی ہو اور جرم کہاں پر ہوا ہو۔ ہند رجب فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر دیاب ابوجہجھ نے کہا کہ ''فیڈرمان کا رویہ جسے اسرائیلی معاشرے میں فخر کے ساتھ دکھایا گیا اور جس پر خاموشی اختیار کی گئی، دراصل اس اجتماعی نسل کشی کی قساوت اور استثنائی سوچ کی عکاسی کرتا ہے جو قابض اسرائیل غزہ میں جاری رکھے ہوئے ہے۔ جرمنی کے پاس قانونی اختیار بھی ہے اور اخلاقی ذمہ داری بھی کہ وہ اس پر کارروائی کرے''۔

یہ مقدمہ اس سے قبل دائر کی گئی اس شکایت کے بعد سامنے آیا ہے جو اسی فاؤنڈیشن نے ایک اور اسرائیلی افسر شمعون آوی زوکرمان کے خلاف درج کرائی تھی، علاوہ ازیں کئی دیگر انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی اسرائیلی نشانہ بازوں کے خلاف قانونی اقدامات کرچکی ہیں۔

ہند رجب فاؤنڈیشن کا کہنا ہے کہ یہ مقدمہ اس وسیع قانونی مہم کا حصہ ہے جس کا مقصد قابض اسرائیل کی غزہ پر مسلط کردہ جنگ کے دوران اس کے ہاتھوں سرزد ہونے والے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کو بے نقاب کرنا اور ان کے مرتکبین کو انصاف کے کٹہرے میں لانا ہے۔

سمندری طوفان نے کیوبا، جمیکا اور ہیٹی میں تباہی مچادی، 60 لوگوں کی موت

ہیٹی، (ایجنسیاں): طاقتور سمندری طوفان میلیسا نے جمیکا، ہیٹی اور کیوبا میں بڑے پیمانے پر جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق منگل کو کیٹیگری 5 شدت کے ساتھ ٹکرانے والے طوفان نے کیریبین میں بڑے پیمانے پر تباہی مچادی۔ جس میں 60 افراد ہلاک اور درجنوں لاپتا ہوگئے۔ متاثرہ جزیروں کے 60 فیصد علاقے میں بجلی منقطع ہوگئی اور پانی کی فراہمی کا نظام بھی تباہ و برباد ہوگیا۔ 90 فیصد گھروں کی چھتیں اڑ گئیں۔ اب تک جمیکا میں 19 اور ہیٹی میں 31 ہلاکتوں کی تصدیق ہوئی ہے جب کہ کیوبا میں ہلاکتوں کی اطلاعات آرہی ہیں۔ مجموعی طور پر 50 سے زائد افراد لاپتا ہیں۔ اس دوران 15 ہزار سے زائد افراد کو عارضی پناہ گاہوں میں منتقل کیا گیا ہے جہاں پینے کے پانی اور خوراک کا فقدان ہے۔ زیادہ تر علاقوں میں امدادی کاموں کے لیے فوج کی مدد لی جارہی ہے تاہم ریسکیو مشینری کی عدم دستیابی اور دور دراز علاقے ہونے کے باعث مشکلات کا سامنا ہے۔ سمندری طوفان میلیسا اپنی تمام تر ہلاکت خیزی کے بعد اب کیریبین سے گزر گیا ہے اور اب اس کی رفتار اور شدت میں بھی کمی آچکی ہے۔

فرانس میں دہشت گردی کے الزام میں افغان شہری گرفتار

ملزم پر جہادی نظریات کا حامی اور داعش خراسان سے رابطے میں ہونے کا الزام عائد

پیرس، (ایجنسیاں): فرانس میں سکیورٹی اداروں نے 20 سالہ افغان شہری کو گرفتار کرلیا جس کا تعلق داعش خراسان سے ہے۔ فرانسیسی انسداد دہشت گردی پراسیکیوشن (پی این اے ٹی) کے مطابق ملزم پر دہشت گرد تنظیم میں شمولیت اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ اسے گزشتہ ہفتے شہر لیون سے گرفتار کیا گیا اور بعدازاں ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا۔ تحقیقات کے مطابق ملزم جہادی نظریات کا حامی ہے اور داعش خراسان سے رابطے میں تھا۔ وہ تنظیم کی مالی امداد کے علاوہ اس کی پروپیگنڈا ویڈیوز کا ترجمہ اور سوشل میڈیا پر تشہیر میں بھی ملوث تھا۔ فرانسیسی اخبار لی پاریزین کی رپورٹ کے مطابق ملزم کئی سال قبل افغانستان سے فرانس آیا تھا اور گرفتاری کے وقت لیون کے ایک حراستی مرکز میں موجود تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ وہ ٹک ٹاک اور اسنیپ چیٹ پر شدت پسندانہ مواد پھیلا رہا تھا اور ماضی میں دہشت گردی کی تعریف کرنے کے الزام میں پہلے سے زیر تفتیش تھا۔ یاد رہے کہ داعش خراسان افغانستان، پاکستان اور وسطی ایشیا کے کچھ ممالک میں سرگرم ہے اور مارچ 2024 میں ماسکو کے ایک کنسرٹ ہال پر حملے سمیت کئی خونریز کارروائیوں کی ذمہ داری قبول کرچکی ہے۔

اسرائیل نے فلسطینیوں کی گلی سڑی لاشیں یا صرف ہڈیاں واپس کیں: حکام

لاشوں کی حالت انتہائی خستہ، گولیاں، تشدد اور ٹینکوں سے کچلے جانے کے آثار نمایاں ہیں

غزہ، (ایجنسیاں): غزہ کی وزارت صحت کے ڈائریکٹر جنرل منیر البرش نے بتایا ہے کہ گزشتہ روز اسرائیلی فوج کی جانب سے واپس کی گئی 30 فلسطینیوں کی لاشیں اب تک موصول ہونے والی سب سے زیادہ خوفناک حالت میں تھیں۔ انہوں نے فلسطینی خبر رساں ایجنسی صفا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ تر لاشیں صرف ہڈیوں کی صورت میں ہیں، جب کہ کئی لاشوں کے خدوخال مکمل طور پر مٹ چکے ہیں، جیسے وہ ریت میں دفن ہونے اور تشدد کے باعث گل سڑ گئے ہوں۔ منیر البرش کے مطابق قابض فوج نے ان افراد کو اذیت دینے اور بے دردی کے ساتھ قتل کرنے کے بعد دفن کیا، پھر کچھ عرصے بعد انہیں نکال کر لاشوں کے تبادلے کے لیے فریزر میں رکھا گیا، جس سے ان کے جسم تقریباً تحلیل ہو گئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کچھ لاشوں کے ساتھ کپڑے اور جوتے موجود تھے، تاہم وہ بھی اس قدر بوسیدہ ہیں کہ شناخت مشکل ہے، البتہ بعض خاندان اپنے پیاروں کو ان نشانات سے پہچان سکتے ہیں۔ منیر البرش نے زور دے کر کہا کہ لاشوں پر گولیوں کے زخم، تشدد کے نشانات اور ٹینکوں سے کچلے جانے کے واضح شواہد پائے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان نئی لاشوں کے ساتھ بھی وہی طریقہ کار اپنایا جائے گا جو پہلے کے قافلوں کے ساتھ اختیار کیا گیا تھا، تاکہ لواحقین انہیں دیکھ سکیں۔

وزارت صحت کے مطابق جنگ بندی کے بعد سے اسرائیل کی جانب سے مجموعی طور پر 255 لاشیں واپس کی گئی ہیں، جن میں سے 75 شہداء کی شناخت ہو چکی ہے، جب کہ 120 کو نامعلوم شہداء کے طور پر دفن کیا گیا ہے۔ خیال رہے کہ اسرائیلی فوج نے جمعہ کے روز حماس کے ساتھ تبادلے کے معاہدے کے تحت 30 فلسطینیوں کی لاشیں واپس کیں۔

سعودی عرب میں کرپشن اور منصب کے غلط استعمال پر 100 گرفتار

رہیاض، (یو این آئی) سعودی عرب کے محکمہ انسداد بدعنوانی کا اپنے بیان میں کہنا ہے کہ اکتوبر 2025 کے دوران متعدد فوجداری اور انتظامی مقدمات پر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جو سرکاری مال کے تحفظ اور ہر طرح کی بدعنوانی کے انسداد کے لیے جاری کوششوں کا حصہ ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق محکمہ انسداد بدعنوانی نے وضاحت کی ہے کہ اُس نے اس عرصے میں نگرانی کے عمل سے متعلق 4895 دورے کیے اور 478 ملزمان سے مختلف مقدمات میں تحقیقات کی گئیں۔ رپورٹس کے مطابق یہ تحقیقات رشوت اور عہدے کے ناجائز استعمال جیسے جرائم کے حوالے سے کی گئیں۔ تحقیقات کے بعد 100 ملزمان کو گرفتار کیا گیا جبکہ بعض کو ضمانتی مچلکوں پر چھوڑ دیا گیا۔

رپورٹس کے مطابق یہ مقدمات کئی سرکاری وزارتوں اور اداروں سے کے اہلکاروں کے خلاف ہیں جن کا تعلق وزارتِ داخلہ، وزارت بلدیات، وزارت تعلیم، وزارت صحت اور وزارت ہیومن ریسورسز سے ہے۔ محکمے کا کہنا تھا کہ یہ اقدامات ان اطلاعات اور شکایات کے سلسلے کی پیروی میں کیے گئے ہیں جو اسے موصول ہوتی ہیں نیز اُن خلاف ورزیوں کی بنیاد پر جو اس کے معائنے میں سامنے آتی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق سعودی عرب میں محکمہ انسداد کرپشن نے واضح کیا ہے کہ وہ احتساب کے اصول کو نافذ کرنے اور شفافیت کو فروغ دینے کے لیے پُرعزم ہے، ساتھ ہی عوام سے اپیل کی کہ وہ مالی یا انتظامی بدعنوانی کے کسی بھی شبہے کی اطلاع مقررہ سرکاری ذرائع سے دیں۔

ترکیہ میں ہوٹل آتشزدگی میں 78 ہلاکتیں اور 137 زخمی؛ مالک سمیت 11 افراد کو عمر قید

انقرہ، (ایجنسیاں): ترکیہ کے ایک ہوٹل میں ہونے والی آتشزدگی کے نتیجے میں ہلاکتوں کی وجہ مالکان اور عملے کی غفلت کے طور پر سامنے آئی ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق رواں سال کے آغاز پر اس افسوسناک واقعے میں 34 بچوں سمیت 78 افراد جاں بحق اور 137 زخمی ہوگئے تھے۔ واقعے کی تحقیقات کے دوران ہوٹل انتظامیہ کی غفلت سامنے آنے پر ان کے خلاف مقدمات درج کیے گئے تھے جس پر آج عدالت نے سزا سنادی۔ ترکیہ کی صوبائی عدالت نے 12 منزلہ ہوٹل آتشزدگی کیس میں مالک سمیت 11 ملزمان کو عمر قید کی سزا سنادی۔ عدالت نے فیصلے میں لکھا کہ ہوٹل کی انتظامیہ سنگین غفلت کی مرتکب پائی گئی جس کا مرکزی ذمہ دار مالک ہے۔ فیصلے میں کہا گیا کہ ہوٹل میں ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے کوئی انتظامات نہیں کیے گئے تھے۔ عدالت کا کہنا تھا کہ ہوٹل میں احتیاطی تدابیر کا بھی فقدان تھا اور عملہ بھی غیر تجربہ کار تھا جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافہ ہوا۔ عدالت اس بات پر زور دیا کہ ہوٹل کے اجازت نامے جاری کرتے ہوئے سرکاری محکموں نے بھی غفلت کا مظاہرہ کیا۔

امریکہ ہیلووین پر دہشت گردی کے بڑے واقعے سے بال بال بچ گیا؛ داعش کے 4 افراد گرفتار

دہشت گرد گروہ کے آن لائن چیٹ گروپ میں دہشت گردانہ منصوبے پر عمل درآمد پر گفتگو کرنے کے دوران کی گئی کارروائی: ایف بی آئی

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی تحقیقاتی ادارے ایف بی آئی نے ریاست مشی گن میں ایک کارروائی میں ہیلووین کے موقع پر دہشت گرد حملے کے منصوبے کو ناکام بنادیا۔ امریکی خبر رساں ادارے کے مطابق ایف بی آئی کے ڈائریکٹر کش پٹیل نے بتایا کہ ایک ممکنہ دہشت گرد حملے کو ناکام بناتے ہوئے متعدد افراد کو حراست میں لیا ہے۔ تاہم انھوں نے گرفتار افراد کی تعداد نہیں بتائی اور نہ ہی کسی کی شناخت ظاہر کی ہے البتہ مقامی میڈیا نے دعویٰ کیا کہ یہ تعداد 2 سے 4 ہوسکتی ہے۔ ایف بی آئی کے ڈائریکٹر نے مزید بتایا کہ داعش سے تعلق رکھنے والے یہ افراد ہیلووین کے موقع پر ایک پُرتشدد کارروائی کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ سی این این کے مطابق گرفتار ہونے والوں کی عمریں 16 سے 20 سال کے درمیان ہیں اور داعش کے ایک آن لائن چیٹ گروپ میں دہشت گردانہ منصوبے پر عمل درآمد پر گفتگو کر رہے تھے۔ ایف بی آئی نے بتایا کہ ہم نے داعش سے منسلک اس چیٹ گروپ میں ایک خفیہ اہلکار کو ابتدائی مرحلے میں ہی شامل کردیا گیا تھا تاکہ نظر رکھی جا سکے۔ ذرائع کے مطابق گروپ کے اراکین امریکی شہروں میں ممکنہ حملے کے منصوبوں پر تبادلہ خیال کر رہے تھے تاہم ہدف اور وقت کا حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ ان میں سے بعض افراد نے زیادہ تربیت کی ضرورت کا اظہار کیا جب کہ ایک کم عمر رکن نے فوری کارروائی پر زور دیا۔ تحقیقات کے دوران مشتبہ افراد کی شوٹنگ رینج پر مشق کی ویڈیوز بھی سامنے آئیں جہاں وہ AK-47 اور دیگر خودکار ہتھیاروں سے گولیاں چلانے اور ہائی اسپیڈ ری لوڈنگ کی تربیت حاصل کر رہے تھے۔ ان گفتگوؤں میں پمپکن ڈے (کدو کا دن) کا حوالہ بھی دیا گیا جو ممکنہ طور پر ہیلووین کی علامت سمجھا جا رہا ہے۔ ایف بی آئی کے ڈیٹرائٹ فیلڈ آفس کے ترجمان نے تصدیق کی کہ ادارے نے ڈیئربورن اور انکاسٹر شہروں میں کارروائیاں کیں، تاہم عوام کو یقین دلایا کہ اس وقت کسی قسم کا خطرہ موجود نہیں۔ تاحال گرفتار افراد کے خلاف باضابطہ الزامات عائد نہیں کیے گئے تاہم حکام کے مطابق تحقیقات جاری ہیں اور مزید گرفتاریوں کا امکان رد نہیں کیا جاسکتا۔

چیٹ گروپ میں ایف بی آئی نے شامل کیا خفیہ اہلکار

ایف بی آئی نے بتایا کہ ہم نے داعش سے منسلک اس چیٹ گروپ میں ایک خفیہ اہلکار کو ابتدائی مرحلے میں ہی شامل کردیا گیا تھا تاکہ نظر رکھی جاسکے۔ ذرائع کے مطابق گروپ کے اراکین امریکی شہروں میں ممکنہ حملے کے منصوبوں پر بات کر رہے تھے تاہم ہدف اور وقت کا حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ ان میں سے بعض افراد نے زیادہ تربیت کی ضرورت کا اظہار کیا جب کہ ایک کم عمر رکن نے فوری کارروائی پر زور دیا۔

قابض اسرائیل جنگی وقفے کے دوران مجاہدین کی معلومات اکٹھی کررہا ہے: رپورٹ

غزہ: فلسطینی مزاحمتی سکیورٹی ادارے کے ذیلی پلیٹ فارم "الحارس" نے جمعہ کی شب ایک اہم انتباہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ قابض اسرائیلی خفیہ ادارے حالیہ جزوی سکون اور سکیورٹی کے حوالے سے بعض مجاہدین کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر ان کی صفوں میں دراڑ ڈالنے، ان کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے اور انفرادی کمزوریوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔

فیلڈ معلومات کے مطابق قابض اسرائیلی انٹیلی جنس اس دوران مختلف تکنیکی اور زمینی ذرائع استعمال کرتے ہوئے اپنے جاسوسی نیٹ ورک کو پھیلانے کی کوشش کررہی ہے۔ وہ اس عارضی سکون کی کیفیت اور موبائل فونز و سماجی رابطوں کے غیر محتاط استعمال سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہے۔

"الحارس" پلیٹ فارم نے بتایا کہ گذشتہ چند دنوں کے دوران مزاحمتی کارکنوں کی نگرانی کے لیے ڈرونز، خفیہ سماعتی آلات اور دیگر جدید جاسوسی ذرائع کے استعمال میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قابض اسرائیل کی کوشش ہے کہ وہ نئے ایجنٹ بھرتی کرے جو انسانی ہمدردی یا سماجی تعلقات کے پردے میں سرگرم ہوں۔

رپورٹ میں واضح کیا گیا کہ جنگ بندی کا مطلب ہرگز امن نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک نہایت حساس مرحلہ ہے جس میں قابض اسرائیل ان معلومات کے حصول کی کوشش کرتا ہے جو اسے معرکہ آرائی کے دوران حاصل نہیں ہوسکیں۔ پلیٹ فارم نے خبردار کیا کہ سکیورٹی غفلت یا نظم و ضبط میں معمولی کمی بھی اس بظاہر پُرسکون فضا کو ایک جان لیوا جال میں بدل سکتی ہے۔

"الحارس" نے زور دے کر کہا کہ مجاہدین کا سکیورٹی نظم و ضبط ہی ان کی پہلی دفاعی دیوار ہے، اس لیے انہیں جنگ بندی کے دوران زیادہ سے زیادہ احتیاط، بیداری اور چوکسی اختیار کرنی چاہیے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ قابض اسرائیل نے 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے امریکی اور یورپی حمایت کے ساتھ غزہ کی پٹی میں فلسطینی قوم کے خلاف بدترین نسل کشی کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے جس میں قتل عام، بھوک، تباہی، جبری بے دخلی اور گرفتاریوں کی لہر شامل ہے۔

قابض اسرائیل نے عالمی عدالتی احکامات اور بین الاقوامی اپیلوں کو مکمل طور پر نظرانداز کر رکھا ہے۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس نسل کشی میں اب تک 2 لاکھ 39 ہزار سے زیادہ فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں جن میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی ہے۔ مزید 11 ہزار سے زائد فلسطینی لاپتہ ہیں، جب کہ لاکھوں بے گھر ہو چکے ہیں۔ قحط کی صورتحال نے سینکڑوں بچوں کی زندگیاں نگل لی ہیں اور غزہ کے بیشتر شہر و علاقے صفحۂ ہستی سے مٹ چکے ہیں۔

بیت لحم میں صہیونی آبادکاروں کی فائرنگ سے تین فلسطینی زخمی

بیت لحم: غرب اردن کے جنوبی شہر بیت لحم کے جنوب مشرق میں واقع گاؤں المنیہ میں قابض اسرائیلی آبادکاروں نے فلسطینی شہریوں پر حملہ کرکے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں تین فلسطینی شہری زخمی ہوگئے۔ گاؤں المنیہ کی مقامی کونسل کے سربراہ زاید کوازبہ نے بتایا کہ مسلح صہیونی آبادکاروں کے ایک جتھے نے قابض فوج کی مکمل سرپرستی میں گاؤں کے اطراف میں موجود فلسطینیوں پر دھاوا بولا اور ان پر براہِ راست گولیاں برسائیں۔ فائرنگ کے نتیجے میں تین شہریوں کے پاؤں میں گولیاں لگیں جنہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا۔ نامہ نگاروں کے مطابق گذشتہ چند ہفتوں کے دوران صہیونی آبادکاروں کی جانب سے غربِ اردن میں حملوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جو کہ زیتون کی فصل کے موسم کے ساتھ ہی تیز تر ہو گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے رابطہ دفتر برائے انسانی امور (اوچا) کی ایک رپورٹ کے مطابق قابض آبادکاروں نے زیتون کے موسم کے دوران غربِ اردن میں کم از کم 126 حملے کیے، جو گذشتہ پانچ برسوں میں آبادکاروں کے حملوں کی بلند ترین شرح ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ ان حملوں کے دوران 70 فلسطینی بلدات کو نشانہ بنایا گیا اور چار ہزار سے زائد زیتون کے درختوں اور پودوں کو کاٹ کر یا جلا کر تباہ کر دیا گیا۔ یہ بڑھتے ہوئے حملے اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ قابض اسرائیل کی سرپرستی میں فلسطینیوں کے خلاف منظم درندگی، زمینوں پر قبضہ، اور زرعتی تباہی کے ذریعے ان کے وجود کو مٹانے کی کھلی کوشش کی جارہی ہے۔ فلسطینی عوام اپنی سرزمین اور اپنے زیتون کے درختوں کے ساتھ جڑے اس رشتۂ مزاحمت کو کسی قیمت پر ٹوٹنے نہیں دیں گے۔

قابض اسرائیلی آبادکاروں کے 126 حملے، زیتون کی فصل پر پانچ سال میں بدترین درندگی کا شکار

غزہ: اقوام متحدہ کے رابطہ دفتر برائے انسانی امور (اوچا) نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیلی آبادکاروں نے مغربی کنارے میں زیتون کی فصل کے دوران 126 حملے کیے جو گذشتہ پانچ برسوں کے دوران آبادکاروں کی درندگی کی بلند ترین سطح ہے۔ اوچا کے بیان کے مطابق ان حملوں کا نشانہ مغربی کنارے کے 70 فلسطینی قصبے اور دیہات بنے جہاں صہیونی آبادکاروں نے ظلم و جارحیت کے ذریعے چار ہزار سے زائد زیتون کے درختوں اور پودوں کو تباہ کردیا۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ نئی صہیونی بستیوں سے تعلق رکھنے والے آبادکاروں نے مغربی کنارے کے متعدد علاقوں میں فلسطینی کاشتکاروں کو اپنی زمینوں اور زیتون کے کھیتوں تک رسائی سے روکنے کے لیے رکاوٹیں کھڑی کیں۔ اوچا کے مطابق گذشتہ ایک ہفتے کے دوران قابض اسرائیلی آبادکاروں نے فلسطینی شہریوں پر 60 حملے کیے جن میں 17 فلسطینی زخمی ہوئے اور 19 گاڑیوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ قابض اسرائیلی ریاست کی سرپرستی میں جاری یہ منظم حملے نہ صرف فلسطینی کسانوں کی روزی روٹی پر کاری ضرب ہیں بلکہ ان کا مقصد فلسطینی عوام کو ان کی زمینوں سے جبراً بے دخل کرنا ہے تاکہ صہیونی منصوبے 'گریٹر اسرائیل' کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

قابض اسرائیل کی خان یونس، البریج اور غزہ پر وحشیانہ بمباری، گھروں کو دھماکوں سے اڑادیا گیا

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے آج ہفتے کی صبح جنوبی غزہ کی پٹی کے شہر خان یونس، البریج کیمپ اور مشرقی غزہ میں متعدد فضائی اور زمینی حملے کیے جن میں کئی رہائشی مکانات کو مکمل طور پر تباہ کردیا گیا۔ یہ حملے جنگ بندی کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق قابض اسرائیل کے جنگی طیاروں نے خان یونس کے مشرقی علاقوں پر تابڑتوڑ بمباری کی جس کے نتیجے میں زوردار دھماکوں سے پورا علاقہ لرز اٹھا۔ ذرائع نے بتایا کہ قابض فوج کی توپ خانے نے القرارہ اور عبسان کے کئی محلوں کو بھی گولہ باری کا نشانہ بنایا، تاہم فوری طور پر جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اسی دوران قابض اسرائیل کے ایک "کواڈ کاپٹر" ڈرون نے وسطی غزہ میں واقع البریج کیمپ کے مشرقی حصے پر بم گرائے۔ غزہ کے مشرقی علاقوں اور البریج کیمپ میں قابض فوج نے کئی رہائشی عمارتوں کو دھماکوں سے اڑادیا جس سے درجنوں خاندانوں کے گھر ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ گذشتہ روز جمعہ کو بھی قابض اسرائیل کی درندگی کے نتیجے میں پانچ فلسطینی شہید ہوئے جن میں تین وہ تھے جو پہلے کے حملوں میں زخمی ہوئے تھے اور دو نئے اسرائیلی حملوں میں جام شہادت نوش کر گئے۔ واضح رہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی مجوزہ منصوبہ بندی کے تحت ہونے والی جنگ بندی کے معاہدے نے سنہ 2023ء کی 7 اکتوبر کو شروع ہونے والی قابض اسرائیل کی دوسالہ نسل کشی کی جنگ کو بظاہر ختم کیا۔ یہ جنگ امریکہ کی مکمل پشت پناہی کے ساتھ لڑی گئی۔ اس وحشیانہ جنگ کے نتیجے میں اب تک 68 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن میں اکثریت بچوں اور عورتوں کی ہے، جبکہ 1 لاکھ 70 ہزار سے زیادہ افراد زخمی ہوئے۔ غزہ کی 90 فیصد شہری تنصیبات تباہ ہوگئیں اور اقوام متحدہ کے مطابق غزہ کی دوبارہ تعمیر پر تقریباً 70 ارب ڈالر لاگت آئے گی۔

امریکی خفیہ رپورٹ میں قابض اسرائیل کی غزہ میں درجنوں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا انکشاف

واشنگٹن: ایک خفیہ امریکی سرکاری رپورٹ میں چونکا دینے والا انکشاف کیا گیا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی میں انسانی حقوق کے امریکی قوانین کی سینکڑوں بار کھلی خلاف ورزی کی ہے، مگر اب تک اس پر کوئی احتساب نہیں کیا گیا۔

یہ رپورٹ ایک امریکی حکومتی نگران ادارے نے تیار کی ہے جس کے مطابق ان خلاف ورزیوں کی تحقیقات امریکی محکمہ خارجہ کی ذمہ داری ہے جو کئی برسوں تک چل سکتی ہے۔

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کے مطابق یہ اپنی نوعیت کی پہلی رپورٹ ہے جس میں امریکی محکمہ خارجہ کے انسپکٹر جنرل کے دفتر نے تسلیم کیا ہے کہ قابض اسرائیل نے غزہ میں ایسے اقدامات کیے جو امریکی قانون "لیہی" کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس قانون کے تحت امریکہ کسی بھی غیر ملکی فوجی یونٹ کو امریکہ ایسے اسرائیلی فوجیوں کو عسکری امداد نہیں دے سکتا جو انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں میں ملوث ہو۔

قانون "لیہی" واضح طور پر ایسے یونٹس کو امریکی امداد دینے سے روکتا ہے جو ماورائے عدالت قتل، اذیت یا دیگر سنگین انسانی جرائم میں ملوث ہوں لیکن ان تمام دستاویزی شواہد کے باوجود امریکہ نے قابض اسرائیل کی فوجی امداد روکنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

قابض اسرائیل امریکہ کا سب سے بڑا عسکری امداد یافتہ ملک ہے۔ امریکہ ہر سال اسے تقریباً 3.8 ارب ڈالر کی فوجی امداد فراہم کرتا ہے۔ غزہ میں قابض اسرائیل کے ہاتھوں ہونے والی سنگین خلاف ورزیوں اور اجتماعی قتل عام کے باوجود یہ امداد بلا رکاوٹ جاری ہے، جس نے امریکہ کے اپنے قانونی اور اخلاقی دعوؤں پر سوالات کھڑے کردیے ہیں۔

رپورٹ میں چند نمایاں واقعات کا ذکر کیا گیا ہے، جن میں اپریل سنہ 2024ء میں "ورلڈ سنٹرل کچن" کے سات فلسطینی کارکنوں کا قتل عام، اور فروری سنہ 2024ء میں غزہ شہر میں امدادی قافلوں کے قریب 100 سے زیادہ فلسطینیوں کی شہادت شامل ہے۔

رپورٹ میں امریکی نظام کی اس پیچیدہ بیوروکریسی کو بھی اجاگر کیا گیا ہے جو ان غیر ملکی فوجی یونٹس کے جرائم کی جانچ کرتی ہے جنہیں امریکہ سے فوجی امداد ملتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیل کو اس نظام میں خصوصی رعایت حاصل ہے جس کی وجہ سے اس کے خلاف کسی بھی تحقیقات کا عمل سست، غیر شفاف اور دیگر ممالک کے مقابلے میں کہیں زیادہ پیچیدہ بنادیا گیا ہے۔

امریکی محکمہ خارجہ کے سابق افسر چارلس بلاہا نے اس نظام کو "غیر مؤثر اور کھوکھلا" قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے پاس قابض اسرائیل کی درندگی اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے واضح شواہد موجود ہیں، اس کے باوجود کوئی عملی اقدام نہیں کیا گیا۔

رپورٹ میں اس واقعے کا بھی ذکر ہے جس میں سنہ 2022ء میں مغربی کنارے کے علاقے میں ایک فلسطینی نژاد امریکی بزرگ شہری عمر الاسعد کو قابض اسرائیلی فوجیوں نے اذیت دے کر شہید کردیا تھا۔ اس واقعے کے بعد بھی قابض اسرائیل نے متعلقہ فوجیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی، جبکہ جو بائیڈن انتظامیہ نے اسرائیلی موقف پر اطمینان ظاہر کر دیا۔ یہ رپورٹ ایک بار پھر اس تلخ حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ امریکہ انسانی حقوق کے نعروں کے باوجود قابض اسرائیل کو بین الاقوامی قوانین سے بالاتر حیثیت دینے میں برابر کا شریک ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

منظورِ نظر 'شعری مجموعہ' 2024ء

شاعر معید رہبر لکھنوی -- اجمالی جائزہ

• اسلم چشتی، پونے

232 صفحات پر مشتمل اس مجموعہ کلام میں 74 صفحات شاعر معید رہبر پر لکھے گئے ہیں وہ مضامین جو سخن آشنا احباب و بزرگ نے خلوص سے لکھے ہیں۔ نام ہیں مسعود حساس، عاصی بیاروی، ڈاکٹر عصمت ملیح آبادی، سیّدہ منور جہاں زیدی، ڈاکٹر عبدالوہاب سخن، ڈاکٹر ہارون رشید، واصف فاروقی، مظفر احمد مظفر، تنویر پھول، ڈاکٹر عامر قدوائی، سلمان کبیر نگری یہ نام جانے پہچانے باوقار نام ہیں جو دنیائے سخن ان کے کام سے معیار سے خوب واقف ہے ان سب کا ایک جواں سال شاعر پر لکھنا اعلیٰ ظرفی کی بات ہے۔

اس نثری باب کے شروعات میں شاعر معید رہبر نے "کچھ اپنے بارے میں" کے عنوان کے تحت بہت کچھ لکھا ہے۔ جس میں اپنی زندگی کے نشیب و فراز بھی ہیں اور شاعری کے شوق کی روداد بھی ہے۔ نشستوں اور مشاعروں کی باتیں بھی ہیں، اپنے استادوں کے اذکار بھی ہیں باقاعدہ شاعری 2003ء سے کرنے کی بات بھی۔ حوصلے بلند کرنے والے اور بتدریج ترقی میں مدد دینے والوں کا اعتراف بھی ہے۔ اس مضمون کا ایک مختصر اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

"ڈاکٹر مخمور کاکوروی صاحب کا میں بہت احسان مند ہوں کہ انہوں نے مجھے گوشہ گمنامی سے نکال کر مشاعروں کے اسٹیج تک پہنچایا اور ایک مشاعرہ تو الیکشن کمیشن کا ایسا ملا جس میں لوکل دس ہزار کا پیمنٹ تھا مجھ کو اپنی زندگی میں لکھنؤ کیا بلکہ دور دراز کے مشاعروں میں بھی کبھی اتنا پیمنٹ نہیں ملا۔ لیکن اس کا قطعی یہ مطلب نہیں کہ مخمور صاحب میرے استاد ہیں بلکہ وہ میرے مالی حالات سے واقف تھے اور یہ جانتے تھے کہ یہ اوریجنل شاعر ہے اس لیے اپنی کوشش بھر مجھے آگے بڑھاتے رہے"

(ص 16، کتاب ہذا)

معید رہبر کو سخن کے میدان میں اترنے کے بعد ایسی حوصلہ افزائیاں ملیں کہ وہ اس میدان کے بااعتماد ماہر کھلاڑی ثابت ہونے میں کامیاب ہوئے ایسے شاعر بہت کم ہوتے ہیں جو اس خارزار میدان کو اپنے عزائم سے سنہرہ بنا لیتے ہیں ان میں سے ایک معید رہبر بھی ہیں۔ ان کے بارے میں ڈاکٹر مخمور کاکوروی اور فاروق جاذب صاحب کی آراء ملاحظہ فرمائیں۔

"معید رہبر شعری افق پر نمودار ہونے والے لکھنؤ کی جواں سال نسل کے نمائندہ اور معتبر شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنی تخلیقی کاوشوں اور فکر و عمل سے ادبی حلقوں میں اتنی جلد نہ صرف شناخت قائم کی بلکہ حرفِ اعتبار بھی حاصل کیا جو حیرت انگیز ہونے کے ساتھ قابلِ رشک ہے۔ معید رہبر بیک وقت کئی محاذ پر نبرد آزما ہیں۔ شہر کی کئی ادبی تنظیموں سے سرگرم طور پر وابستگی قابلِ ستائش ہے۔ خود بہت زود گوئی کے ساتھ شعر کہتے ہیں اور شاگردوں کی تربیت بھی بحسن و خوبی کر رہے ہیں۔ فیس بک کے ذریعے دبستانِ اہلِ قلم کے پرچم تلے ایک سال یعنی 52 ہفتے تک رباعی کا مصرع دے کر نہ صرف شعراء کو رباعی گوئی کی طرف راغب کیا بلکہ اس صنف کے احیاء کی بھی بھرپور کوشش کی ہے۔ "منظورِ نظر" معید رہبر کا پہلا شعری مجموعہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ "منظورِ نظر" کو ادبی حلقوں میں زبردست مقبولیت اور محبوبیت حاصل ہوگی"

(فلیپ کی رائے ڈاکٹر مخمور کاکوروی)

"باعثِ مسرت ہے کہ اس جواں سال شاعر نے جو مقبولیت حاصل کی ہے وہ معنی خیز ہے۔ ان کے اشعار کو دیکھنے سے ان کی بلندیٔ فکر کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہ لب و رخسار کی باتیں نہیں کرتے ان کی شاعری میں زندگی، زندگی میں حوصلہ، حوصلہ میں توانائی اور توانائی میں طاقتِ پرواز ملتی ہے"

(فلیپ کی رائے، فاروق جاذب، کتاب ہذا)

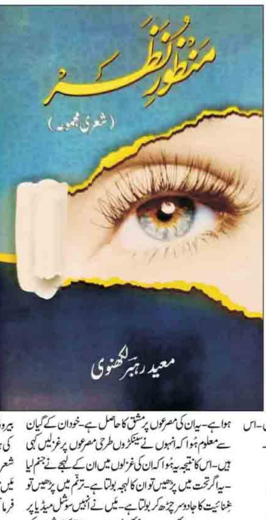

اس مختصر مگر مکمل شعری تعارف کے بعد اس کتاب میں شامل حمد اور نعت کے کچھ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔ اس سے اندازہ ہوگا کہ شاعر کی سخن سوچ کا معیار و مرتبہ کیا ہے۔

مجھ کو سب کچھ عطا کیا تونے
تجھ پہ میں کیا کروں فدا مولیٰ
سر جھکاتا نہیں کہیں رہبر
تیری دہلیز کے سوا مولیٰ

(حمد)

ماسوا ان کے نہ پہنچا عرش پر کوئی نبی
یوں لحاظِ عظمتِ خیر البشر رکھا گیا
رہبر وہ صرف ذاتِ خدائے کریم ہے
ہر سو دکھائی دیتا ہے جس کی عطا کا رنگ

(نعت)

اب جہاں تک معید رہبر کی غزل گوئی کی بات ہے تو اس مجموعہ میں غزلیں ہی شایع کی گئی ہیں اس کی وجہ شاعر کا رجحان غزل کی طرف زیادہ ہے دیگر اصناف میں انہوں نے غزل فام میں ہی اپنا کلام پیش کیا ہے یعنی غزل رنگ کا سودا ان کے دماغ میں چھایا ہوا ہے۔ یہ ان کی مصرعوں پر مشق کا حاصل ہے۔ خود ان کے گیان سے معلوم ہوا کہ انہوں نے سینکڑوں طرحی مصرعوں پر غزلیں کہی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی غزلوں میں ان کے لہجے نے جنم لیا۔ یہ اگر تحت میں پڑھیں تو ان کا لہجہ بولتا ہے۔ ترنم میں پڑھیں تو غنائیت کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ مَیں نے انہیں سوشل میڈیا پر سنا ہے اور پڑھا بھی ہے۔ متاثر بھی ہوا ہوں سوچتا تھا کہ کاش ان کی غزلیہ شاعری کا مجموعہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آجاتا اور مَیں پڑھتا۔ یہ خواہش پایۂ تکمیل کو پہنچی اور یہ کتاب میرے مطالعے میں آئی۔ میری پسند کے کچھ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

دشوار ہے اس دور میں رشتوں کا نبھانا
ہر موڑ پہ ہم نے یہی محسوس کیا ہے
حکومت چاہتا ہوں مَیں دلوں پر
مری خواہش کوئی منصب نہیں ہے
نہ جانے کون گذرا ہے ادھر سے
مناظر روح پرور ہو گئے ہیں
انہیں کے دم سے درخشاں ہیں میرے شام و سحر
دعائیں دے گئے جو ہونٹ کپکپاتے ہوئے
حالات ہم شہر کے یوں پوچھتے ہیں لوگ
جیسے ہم آدمی نہیں اخبار ہو گئے
ہیں جس کی پیاس پہ قربان زم زم و کوثر
یہ کیا ستم ہے کہ پانی نہیں اسی کے لیے
جی رہے ہیں ہم کیسے، یہ بتانا مشکل ہے
کیسی کیسی آوازیں، گونجتی ہیں کانوں میں

معید رہبر کی غزلیں عام ڈگر سے ہٹ کر ہیں۔ مانوس بحروں میں انہوں نے مترنم اسلوب کو اپنایا ہے۔ یہ اسلوب لکھنؤ اسکول کے مشہور اسلوب سے مختلف، سادہ اور پُرکشش ہے زبان کے سلسلے میں لکھنوی زبان میں اپنے رنگ کی آمیزش کرنے کی کوشش کی ہے۔ روایت سے بغاوت ان کے مزاج میں نظر نہیں آتی ہاں روایت سے فیضیابی لفظوں کے صحیح استعمال میں ضرور نظر آتی ہے۔ روایت، ترقی پسندیت، جدیدیت، مابعد جدیدیت کے رجحانات کی پابندی نہ کرتے ہوئے بھی ان کی غزلیہ شاعری میں ان چاروں رجحانات کی جھلکیاں کسی نہ کسی صورت در آئی ہیں۔

اب موضوعات کی بات کریں تو عصری زندگی گزارنے والے افراد کا درد، کرب، الجھن، وقتی مسرت، اندرونی بھی بیرونی بھی نظر آتی ہے۔ ناچیز کا خیال ہے کہ معید رہبر اپنی دریافت کی ہوئی سخن ڈگر پر چل نکلے ہیں۔ میرے اس خیال کی روشنی میں شعر کے پیچھے چھپے اندھیرے جن میں معنویت کے جگنو بھی ہیں۔ مَیں قارئین کو کچھ دور تک اپنے ساتھ لے کر چلنا چاہوں گا۔ ملاحظہ فرمائیں مختلف غزلوں کے 8 اشعار۔

کیا فائدہ نفرت کی کہیں پود لگا کر
اس پود کو جب پھولنا پھلنا بھی نہیں ہے
بس تمہیں یاد کیا کرتا ہوں دل ہی دل میں
اب کوئی شوق رہا اور نہ کوئی لت باقی
کل وہ بھی میکدے سے نکلتا ہُوا ملا
خود کو قریب رکھتے تھے جس پارسا سے ہم
ہماری خاکساری کو نظر انداز مت کرنا
جہاں ہم بیٹھ جائیں گیو ہیں محفل سجا دیں گے
عیش و عشرت چھوڑ کر ہی مرتبہ ملتا ہے کچھ
وہ قلندر کیا جو اپنے نفس کا قاتل نہیں
ہماری فکر بھٹکتی ہے دشت و صحرا میں
چہار سو لیے پھرتی ہے جستجوئے گلاب
ہم جیسے گلابوں کی مہک بھاتی ہے کس کو
مداح نظر آتے ہیں سب مشکِ ختن کے
جب لکھی جائے گی میری داستاں
فخرِ قرطاس و قلم ہو جائے گی

زیرِ نظر مجموعہ کلام کا نام (منظورِ نظر) ہے جس کے مصنف معروف شاعر محمد معید ہیں جو ادبی دنیا میں اپنے قلمی نام معید رہبر لکھنوی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ اس وقیع تصنیف کو محمد معید کٹرہ خدا یار خاں، سعادت گنج لکھنؤ نے نہایت خوبصورتی سے شائع کیا ہے۔ ناشر کا فون نمبر 9889371674 درج ہے۔ کتاب کی اشاعت سن 2024ء میں عمل میں آئی، اور اس کی تعدادِ اشاعت 400 ہے۔ اس کی قیمت 200 روپے مقرر کی گئی ہے جو قارئین کے لیے مناسب ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ کاکوری پرنٹ سرویسیز جبکہ سرِ وَرَق محمد عاقب فرقان کی فنکارانہ کاوش کا نتیجہ ہے۔ طباعت نعمانی پرنٹنگ پریس بارود خانہ، گولہ گنج لکھنؤ میں ہوئی ہے۔ ملنے کے پتے ہیں۔ معید رہبر لکھنوی، کٹرہ خدا یار خاں، سعادت گنج لکھنؤ (2) دانش محل امین آباد لکھنؤ (3) عارف علی انصاری بُک سیلر، لطیف مارکیٹ خیر آباد سیتا پور۔

"منظورِ نظر" کے آخر میں ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد (مرحوم) پر خراجِ عقیدت کے طور پر ایک نظم ہے جس کے ساتوں اشعار معنی خیز و پُراثر ہیں۔ بابائے قوم مہاتما گاندھی کو تین قطعات پر مشتمل ایک نظم میں خراجِ عقیدت پیش کر کے گاندھی جی سے عقیدت اور محبّت کو ظاہر کیا ہے، فخرِ قوم و ملّت ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام (صابق صدر جمہوریہ) "قطعات و برکات" پیش کر کے ہم جیسے عبدالکلام پسند قارئین سے داد لی ہے۔ اس کے بعد دس قطعات اور تین رباعیاں ہیں۔ ان کے غزل سخن کا اضافی خوش رنگ ہے۔ ایک رباعی اور ایک قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

تعلقات ہمارے ہیں خاص و عام کے ساتھ
کبھی ہے شاہ سے یاری کبھی غلام کے ساتھ
طرح طرح کے فسانے بنائے گی دنیا
ہمارا نام نہ لکھنا تم اپنے نام کے ساتھ

(قطعہ)

اُردو کے لیے شوق یہ پالا ہم نے
افکار کو الفاظ میں ڈھالا ہم نے
تہذیب کے پھولوں کو حسیں رنگ دیا
گلزارِ سُخن جب بھی سنبھالا ہم نے

(رباعی)

آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کتاب "منظورِ نظر" کے مطالعہ کا تجربہ اچھا رہا۔ اگر یہ اپنی اسی شاعری کو اپنا سُخن معیار بنا لیں تو آگے اور بھی سدھار آئے گا اور کلام میں مزید نکھار آئے گا۔

مَیں اپنے ایک شعر پر میں گفتگو ختم کرتا ہوں۔

تہذیبوں کے لاکھوں پھل آجائیں گے
اُردو کا اک پیڑ لگا دو بستی میں

☆☆☆

چاندنی میں ٹھہرے لمحے

• امیر مہدی، برمنگھم

ابھی جھکتے سرِ گردوں ہیں ستارے، جاناں
مرے پہلو سے نہ جاؤ، ابھی ڈوبا نہیں چاند

نشہ طاری ہے ابھی، چاندنی رقصاں ہے ابھی
رات کہتی ہے کہ ایسے میں کوئی خواب بنو
سر مرے زانو پہ رکھے رہو، ہولے ہولے
اپنا احوال سناؤ، مرا احوال سنو

ہونٹ ایسے کہ لگیں اوس میں بھیگی کلیاں
زلف ایسی کہ گماں گزرے گھٹا چھائی ہو
کسی انسان میں دیکھا نہ سنا ایسا جمال
تم کوئی حور ہو، گردوں سے اتر آئی ہو

دل بھرا ہے، نہ ابھی پیاس بجھی آنکھوں کی
ابھی چہرے سے ہٹائی نہیں جاتی ہے نظر
روبرو بیٹھی رہو، ہاتھ چھڑاؤ نہ ابھی
تم ٹھہر جاؤ تو یہ وقت بھی جائے گا ٹھہر

فرطِ جذبات سے سینوں میں مچلتے ہوئے دل
گرم سانسوں کی حرارت سے پگھلتی ہوئی رات
مہکی مہکی سی فضا عطر گھلا ہو جیسے
نور و نکہت کے حسیں رنگوں میں ڈھلتی ہوئی رات

آج کی رات ٹھہر جاؤ، تمہیں میری قسم
کس کو معلوم کہ پھر ایسی کوئی رات کبھی،
آئے آئے نہ میسر ہمیں اِس رات کے بعد
کس کو معلوم کہ پھر ہو کہ نہ ہو ساتھ کبھی

☆☆☆

غزل

• اشفاق رانا
میرپور آزاد کشمیر

فقط اس ملک کا سکہ نہیں ہوں
یقیں جانو کہ میں کھوٹا نہیں ہوں
مجھے دہرا رہے ہیں لوگ اب بھی
میں قصہ ہو کے پارینہ نہیں ہوں
کسی سے پوچھ کر بھی کیا کرو گے
میں خود کہتا ہوں میں اچھا نہیں ہوں
میں ڈرتا ہوں لڑائی ہو نہ جائے
وگرنہ لڑنے سے ڈرتا نہیں ہوں
ترے بارے میں کیا سچ بول دیتا؟
میں سچا ہوں مگر اتنا نہیں ہوں

انتہائی نگہداشت

• پروین عاطف
لاہور، پاکستان

میرا شک یقین میں بدلتا جارہا ہے۔ ڈگڈگی بجانے والا اب خود بھی تھک چکا ہے۔ میرے مٹی کے ڈھیر بدن میں اب اوپر والے کے اشاروں پہ ناچنے کی سکت نہیں رہی۔ ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے کمرے میں پھرتی سے ادھر ادھر بھاگتے سفید کوٹوں کے چہروں پہ پھیلتی مایوسی دیکھ کر مجھے اک گونہ کامرانی کا احساس ہو رہا ہے۔ آدھی صدی زندگی کا کچرا سینے پہ دھرنے کے بعد فنا کے عمیق سمندر میں غرقاب ہو جانے کے بعد میں اس بینیاز کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاؤں گا جس نے زندگی کے پہلے پانچ برسوں کے اندر اندر جب میں زمین آسمان، چاند تاروں، جھرنوں، آبشاروں، گیتوں، محبتوں کے طلسماتی حسن سے ابھی واقف بھی نہیں ہوا تھا ابھی میری دنیا ماں باپ، لالہ، آپی اپنی ٹرائی سکل اور پچھواڑے والے درزی چاچا سے آگے کچھ بھی نہیں تھی۔ مجھ پر فالج گرا کر مجھے منجی سے منجی کر دیا۔ زندگی کے تابوت میں بند کر کے حکم دیا گیا کہ حسیں تو قائم رہیں گی لیکن بدن کبھی زندہ نہ ہوگا۔

ماں کی صورت تو اب میرے ذہن میں ایک غیر مرئی محبت کے احساس سے زیادہ کچھ بھی نہیں لیکن قربتِ مرگ کے لمحات میں بھی اس کے آنسوؤں کی جلن میں اپنے مٹی بدن پہ جوں کی توں محسوس کرتا ہوں کھڑکی کی سل پہ بیٹھا موت کا گدھ نما پرندہ مجھے جھپٹ کر لے جانے کے شوق میں بار بار پر پھڑپھڑاتا ہے لیکن ٹونٹیوں، انجکشنوں، نالیوں میں جکڑے رہنے کے باوجود میں جانتا ہوں ابھی وہ گھڑی نہیں آئی جب سین پورا ہو جانے کے بعد ڈائریکٹر کٹ کی آواز لگاتا ہے۔ قہار جبار سے بھی میرے بدن کے آدھے حصے کی زندگی کشید کرتے وقت میرے فائدے کی غلطی یہی ہوئی کہ وہ میرے ذہن کی ساری بتیاں گل کرنا بھول گیا۔ اسی لیے فلم ختم ہوتے ہوتے بھی کئی گزشتہ اپی سوڈ (episode) میرے اردگرد مسلسل چل رہے ہیں۔۔۔ میری ماں تو میرے لٹھڑا بدن کو دوبارہ زندہ کرنے کی خواہش میں مجھے بارہ تیرہ برس کی عمر تک گھسیٹتے گھسیٹتے اس قدر تھک گئی تھی کہ ایک رات میرے ساتھ سوئی سوئی وہ خود ابدی نیند سو گئی۔ ہم دو ہی بہن بھائی تھے۔ میں، بہن کے دس برس بعد پیدا ہوا تھا۔ اسے رب نے چاند تاروں کی کرنیں پیس پیس کر بنایا تھا میں گول مٹول کمہار کے چکے پر لاپرواہی سے ڈھالا لاہوتھن متھنا تھا۔ پر بیماری سے پہلے لالہ آپی ہر گھڑی مجھے گپلو، ببلو صدقے واریاں کرتی، ڈھاک پہ لٹکائے رکھتی تھی۔ لالہ آپی تو سنڈریلا تھی لیکن اس کی زندگی کا پیدائشی مسئلہ یہ بھی تھا کہ وہ زندگی کے کسی بھی بدصورت پہلو یا انسان کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ نرم خو اور رحم دل ہونے کے باوجود بس بدنمائی اور بدصورتی کی قربت اسے دمے کا دورہ ڈال دیتی تھی۔ امیر کبیر گلزار بھائی چھوٹی عمر میں اس کا ہاتھ مانگنے پر مجبور بھی اس کا مس ایشیا جیسا قد بت اور چہرہ دیکھ کر ہی ہوئے تھے۔

ماں تو میرے فالج زدہ منہ سے گرنے والی رالیں بھی اپنی ہی چنی سے صاف کرتی تھی لیکن اس کی اچانک موت کے بعد خوشبوؤں میں بھیگی نازک اندام آپی کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ مجھے اپنی محل نما کوٹھی کے ایک کمرے میں ڈال کر دو تین ملازم میری رکھوالی پر چھوڑ دے۔ کمرے کا ایک دروازہ بھی باہر نوکر کوارٹروں میں کھلتا تھا۔ وہ میری ایک ہی آواز پر بھاگے بھاگے اندر آجاتے تھے۔ میری زبان میں لکنت تو تھی لیکن دوسروں کو بات سمجھانا زیادہ مشکل نہ تھا۔ آپی اپنی دولت کے ذریعے مجھے ہر طرح کی تکلیف سے بچا کر رکھنا چاہتی تھی۔ یہ ایک بات کہ زندگی کی بھاگ دوڑ ہنگاموں نے میرے لیے اس کے پاس بہت کم وقت چھوڑا تھا، نہ نہ کرتے بھی پولیو کے بعد احساس جرم تو میرے وجود میں اسی دن سرایت کر گیا تھا جس دن مجھے یہ علم ہوا کہ اپنے جسم کی تمام فطری رطوبتوں اور غلاظتوں کا اخراج مجھے بستر کے اندر ہی اندر کرنا ہوگا اور وہ بھی کسی دوسرے کے رحم و کرم سے شروع میں ادھیڑ عمر عاشق مسیح باجی سے حاصل کردہ بھاری تنخواہ کے عوض بیڈ پین اور پیشاب کی بوتل مجھے استعمال تو کروا دیتا تھا لیکن انہیں اوپرا اوپر سے کھنگال کر غسل خانے میں اسی طرح پھینکتا کہ ساری فضا متعفن ہو جاتی۔ میں تو اپنی مکروہ زندگی کا عادی ہو چکا تھا۔ باہر سے آنے والے لوگ جب چند منٹ کمرے میں رک نہ سکتے تو مجھے اندازہ ہو جاتا کہ میرے کمرے کا ماحول دوسروں کے لیے قابل برداشت نہیں ہے۔ آپی کی کبھی کبھی آمد سے پہلے تو سارے لالچی ملازم کمرہ ہسپتال کے وی آئی پی روم کی طرح چمکا دیتے لیکن جتنے دن وہ نہ آسکے، جی جناب جی، ہاں جناب کرنے کے علاوہ وہ مجھے پانی پلانے میں بھی گھنٹوں لگا دیتے تھے۔ ماں کی مشفق جھلکیاں تو جان کنی کے ان لمحوں میں بھی میرے دماغ میں جوں کی توں محفوظ ہیں۔ میرے منہ کے دائیں ٹیڑھے حصے کو اپنے ہاتھ سے کھول کر جب وہ نوالہ اس میں رکھتی اور چباتے چباتے جب وہ میری نیم مردہ باچھوں سے باہر گرنے لگتا تو وہ آبدیدہ ہو کر اپنی جھولی آگے کر دیتی۔ اس میں گرا ببلو میری جھولی میں سو دفعہ گرا میرا بچہ۔

وہ کبھی ملازم تو بھاری تنخواہوں کے باوجود مہینے دو مہینے میں آپی سے کہہ دیتے کہ میرے بوجھل وجود کو سدا صاف ستھرا رکھنا، سنبھال لینا ان کے بس میں نہیں تھا۔ پندرہ ہزار روپے ماہانہ کا میل نرس بھی پانچ ہفتوں کے اندر اندر ہی یہ کہہ کر نوکری چھوڑ گیا تھا کہ اس کی ریڑھ کی ہڈی کمزور تھی اور مجھے ہلانا جلانا اس کے بس میں نہ تھا۔ انتہائی نگہداشت کمرے میں سردی لحظہ بہ لحظہ بڑھتی جا رہی ہے۔ ناک منہ پر جکڑی نالیوں کی وجہ سے بولنے سے معذور ہوں۔ چاک و چوبند نوجوان ڈاکٹر جس طرح ہر طرح کی بھاگ دوڑ کے باوجود مجھے آہستہ آہستہ فنا کے سمندر میں اترتے دیکھتے ہیں تو اپنے کسی سینئر کے مشورے پر کچھ مزید ٹیکنالوجی مجھ پر لاد دیتے ہیں اور اس ناک منہ پر جڑی نالیوں اور ٹونٹیوں کی وجہ سے میں انہیں یہ نہیں بتا سکتا کہ میں یخ بستہ پانیوں میں ڈوب رہا ہوں اور اس ڈوبنے کا احساس پر سکون ہے مجھے اپنی زندگی کی قید بامشقت سے آزاد ہونا چاہیے لیکن میری پیاری ماں جائی بہن؟ جن کے گلزار بھائی اپنے بڑے بڑے پلازوں کی کنسٹرکشن چھوڑ کر ہر برس پاکستان نہیں آسکتے اور وہ اپنے پلازوں کے جھروکوں سے برستی اشرفیوں کی بارش میں میری بہن کو بھگوتے ہیں، میری وجہ سے بیچاری آپی پاکستان سے باہر بھی زیادہ نہیں جا سکتی لیکن شدید گرمی اور لوڈشیڈنگ سے گھبرا کر وہ اپنی امیر کبیر سہیلیوں کے ساتھ گرمیاں اپنے ہی ملک کے پہاڑی علاقوں میں گھوم گھوم کر گزارتی ہے۔ اس بار بھی جانے سے پہلے مجھ سے کہتی تھی ببلو تم چاہو تو میں تمہارا مری جانے کا بندوبست کر دوں۔ موت جو گے ملازم ہی آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں تمہارے ساتھ نہیں جانا چاہتے۔ نہیں آپی آپ جائیں گھر جیسا آرام مجھے باہر کبھی نہیں مل سکتا۔ جز بز گزارہ چلا لیا گا۔ میں نے حسب سابق حوصلے سے کہہ دیا تھا۔

میں جانتا تھا آپی بھی مجھے مری کی صدا صرف گونگلوؤں سے مٹی اتارنے کی خاطر دیتی تھیں۔ میں یہ بھی جان چکا تھا کہ اوپر والے نے میرے ساتھ بہت بڑا چھل کیا ہے۔ چرند، پھول، شجر حجر، دریا، پہاڑ صرف ان لوگوں کے لیے ہیں جن کے بدن مکمل ہیں جو اپنی غلاظتیں خود سنبھال سکتے ہوں۔ عناصر کا اتھاہ حسن مجھے صرف ٹی وی کی اس سکرین کے پیچھے سے جھانکتا تھا جو میرے بستر کے سامنے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے تو چھک چھک کرتی دھواں اڑاتی ریل یا دم کے پیچھے سے دھوئیں کی لکیریں بنتے آسمانوں میں گم ہوتے جہاز کو بھی محض ٹی وی پر لگنے والی فلم کے ذریعے ہی دیکھا تھا۔ ان میں بیٹھ کر سفر کیسے کرتے ہیں، یہ تو میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

اس بار آپی کو گلزار بھائی نے دبئی میں اپنے کسی شاپنگ مال کے افتتاح کے لیے بلایا تھا۔ جانے سے پہلے وہ چاہتے تھے آپی ان کے شان و شوکت کا لطف ان کے ساتھ کھڑی ہو کر اٹھائے۔ علم نہیں تھا کہ پرانی شوگر کی وجہ سے میری انتڑیاں اچانک خون تھوکنے لگیں گی اور میری کال کوٹھڑی کا تالا کھول دیئے جانے کا فرمان جاری ہو جائیگا۔ چوکیدار نے کل مجھے بتایا تھا۔ جدے میں عمرے کے دوران آپی کو میری مخدوش حالت کا علم ہو چکا تھا۔ ہسپتال والوں کو ایڈوانس ڈالر بھیج دیئے گئے ہیں۔ عمرے کے سیزن کی وجہ سے انہیں جلدی سیٹ نہیں مل رہی۔ سیٹ ملتے ہی وہ واپس سیدھی میرے پاس چلی آئیں گی۔

"نگو" کے بینوں کی آہستہ آہستہ ہسپتال میں پھیلتی آواز الہامی ہے۔ اس جیسی گرم و سرد چشیدہ ڈھیٹ عورت صرف اسی کے لیے بین ڈال سکتی ہے جو واقعی دوسرے کنارے پہنچ چکا ہو۔ میں جانتا ہوں میرے لیے رونے پر اسے اس کی ضروریات بھی مجبور کر رہی ہیں لیکن وقت رخصت اگر میں کہوں کہ میرے لیے بین ڈال کر رونے والی اس ہینگم عورت کے سوا دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہے تو وہ مبالغہ نہیں ہوگا۔

منکر نکیر لکھتے ہیں تو لکھیں۔ اس کی ادا صرف بے نیازی نہیں ہے بیانصافی بھی ہے۔ جاتے جاتے ذہن کا جل بجھ جل بجھ حصہ بولتا ہے، اگر میں اپنے بدن کے زندہ متحرک حصے کے ساتھ لٹکتے بھاری مردہ ماس کو کاٹ کر الگ کر سکتا تو میں بھی اپنے آپ کو صاف ستھرا معطر رکھ سکتا تھا۔

پر اب جاتے جاتے کہنا چاہتا ہوں کہ زندگی سرنگوں کرنے والے صحتمندوں اور مجھ جیسے کثیر التعداد کوڑھیوں کے درمیان بے وجہ ایک ناقابل عبور دیوار چین کھڑی کر دی جاتی ہے۔ ہم بیگناہ زندگی کی رنگ پچکاریوں سے کھیلتے، محبتوں کے کھیل رچاتے لوگوں کو صرف دور دور سے دیکھ سکتے ہیں اپنی نحوستوں کی دیوار ٹاپ کر ان میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اسی قربت مرگ کے لمحے بھی مجھے یاد ہیں، آپی ایک بار میری شدید محرومیوں سے شرمندہ مجھے وہیل چیئر میں انڈیل کر رشتہ داروں کی شادی میں بھی لے کر گئی تھی ہجوم کو دیکھ کر میرے خون کا فشار تو جو بڑھا سو بڑھا، چچ چچ! ہائے ہائے! کرتے ترس کھانے والے میرے گرد یوں جمع ہونے لگے جیسے میں دنیا کا کوئی نواں عجوبہ تھا اس سے پہلے کہ میں وہاں دھاڑیں مار مار کر رونے لگتا یا فرسٹریشن سے انہیں گالیاں دینے لگتا میں نے اسلم اور اللہ رکھے سے کہا مجھے فی الفور واپس گھر لے جاؤ۔۔۔

آخری ملازم سیف اللہ جب اپنی بھاری تنخواہ والی نوکری یہ کہہ کر چھوڑ گیا کہ باہر والا آدھا زندہ آدھا مردہ بدن تو ہمت کر کے صاف کر لیتا ہوں لیکن بھیا کی بیماری تو اندر سے ہی دن بھر بدبو چھوڑتی ہے، وہ نہیں سہاری جاتی۔

تھلتھلے بدن والی قدآور "نگو" چوڑی کافی دیر سے کوٹھی کی صفائی ستھرائی پر معمور تھی۔ وہم کی حد تک صفائی پسند ہونے کی وجہ سے "نگو" کو بھاری تنخواہ دے کر آپی اس سے دن بھر جھاڑو پوچے پھرواتی رہتی۔ آپی کی کشادہ دستی کی وجہ سے اس کے سامنے سدھائے ہوئے جانور کی طرح دن بھر سٹ سٹینڈ میں مصروف رہتی تھی کیونکہ اس کے نشئی شوہر اور بچوں کا اس کے بغیر کوئی دوسرا کفیل نہ تھا۔

سیف اللہ کی شدید بدتمیزی کے بعد آپی نے بادل نخواستہ میری تمام ذمہ داری "نگو چوڑی" کے حوالے کر دی۔ اس نے پہلے دن ہی اپنے دونوں مضبوط بازوؤں میں مجھے اٹھا کر مجھے بیڈ پین پر بٹھاتے ہوئے کہا۔ ہم عیسائی لوگ تو صدیوں سے آپ لوگوں کے گوموت سنبھالتے ہیں، آپ کی دفعہ مجھے کونسی موت آجائیگی۔ جب یسوع مسیح خود کوڑھیوں کو سینے سے لگا سکتے ہیں تو مجھ کم ذات کا کیا نخرہ؟

وہ میری ہونق زندگی کا پہلا دن تھا جب مجھے میری غلاظتیں سنبھالنے والے ہاتھوں میں غصے اور جھنجھلاہٹ کا احساس نہیں ہوا۔ وہ مجھے ایسی خوشدلی سے سنبھال رہی تھی جیسے کوئی ماں اپنے گندے بچے کو سنبھالتی ہے۔ احتیاط سے بیڈ پین میرے نیچے رکھنے کے بعد اس نے منہ دوسری طرف کر کے ٹپے گانے شروع کر دیئے تھے۔ اس کی سنبھال میں توجہ اور شفقت تو تھی لیکن وہ میرے تکیے تلے پڑے نوٹوں پر اس طرح جھپٹتی جیسے چیل چھچھڑوں پر جھپٹتی ہے۔ کیوں چھینتی ہو مجھ سے اتنے پیسے؟ شرم نہیں آتی میری مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے۔۔۔؟

جناب عالی! اس کتے کی اولاد اپنے خصم "سٹیفن" کی خاطر بے غیرت ہو گئی ہوں۔ میں عشق نہ پچھے ذات میرے حضورا! تین دفعہ تو نشے کے ہسپتال سے علاج کرا چکی ہوں اس بھڑوے کا۔ آتے ہی دوبارہ لے جاتے ہیں اسے اس کے نشئی دوست اسے زہر پلانے، آپ سے کیا پردہ مجھے تو ابھی ماہانہ تاریخیں بھی نہیں آئی تھیں جب میرا دل سٹیفن کی شربتی آنکھوں نے لوٹ لیا تھا۔ آپ معصوم کیا سمجھیں حضور میرے پیٹ کی خالی سیپی میں موتی بھی تو اسی کے وجود نے پروئے تھے نا۔۔۔ اپنے ان تینوں پیاروں کے لیے ابھی تو صرف اپنی غیرت بیچتی ہوں کبھی جان بیچنی پڑی تو دریغ نہیں کروں گی۔ جناب آپ کی خیر خیرات جو بھی لے جاتی ہوں اسی سے دیا جلتا ہے میری اندھیری کوٹھڑی کا۔

"نگو" چوڑی یہ بھی اچھی طرح جانتی تھی کہ میری قربت سے زیادہ تر دور بھاگنے والی آپی اپنی غیر موجودگی کی تلافی مجھ پر نوٹوں کی بارش برسا کر کرتی تھی اور وہ نوٹ ملازموں کو اٹیرنے کے علاوہ میرے کسی کام نہیں آسکتے تھے۔

"نگو" مہترانی نے جب میرے بدن کا چارج سنبھالا تو میں انیسواں ٹاپ رہا تھا۔ آدھا چہرہ گھنے بالوں سے بھرا تھا۔ آدھے مفلوج حصے پر سوکھی پرانی گھاس جیسے بدرنگ بال اگ رہے تھے۔ انیس بیس کی عمر تک میں مرد کی مردانگی کے کسی بھید سے بھی واقف نہ تھا۔ چند مہینوں سے اپنے بے کراں بدن کی مالک مہترانی پیشاب کی بوتل میرے مضمحل مردانہ عضو کے ساتھ لگاتے لگاتے اسے اپنی کھردری انگلیوں سے سہلاتی تو اچانک ریڑھ کی ہڈی میں چالیس واٹ بلب جیسی ہلکی ہلکی شعاعیں جگنے لگتیں۔ نسوں کے مردہ جال میں توانائی کا لذیذ احساس، جاگ اٹھتا کیا کر رہی ہو بدتمیز، میں آہستہ سے بڑبڑاتا چاروں چک جہانگیر ہیں سرکار۔ وہ زور سے قہقہہ لگاتی۔۔۔ اپنے خاں صاحب کو میں نے مردوں میں سے ایک بھرواں مردنہ بنایا تو "نگو" چوڑی نام نہیں۔ جو کچھ زندہ نہیں لگتا وہ بھی زندہ کر کے دکھاؤں گی ایک دن۔ وہ میری ڈانٹ سنی ان سنی کر کے "نکا موٹا باجرہ ماہی وے" گاتی ہوئی نکل جاتی اور میں گھنٹوں لیٹا اس انوکھی روشنی اور توانائی کے بارے میں سوچتا رہتا جس کے بٹن مہترانی کے کھردرے ہاتھوں میں پوشیدہ تھے۔ کچھ ہی دنوں کے اندر اندر "نگو" نے مجھے اس گھڑی بھر کے تلذذ کا عادی بنا دیا تھا۔ میں صبح اٹھتے ہی بےچینی سے اس کا انتظار کرنے لگتا نوٹوں سے اس کی جھولی بھر دیتا جن سے وہ نشے کے عادی سٹیفن کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی اور مجھ پر اپنے ڈھیلے زنانہ بدن کے مزید بھید کھولنے لگتی۔ آہستہ آہستہ میرے اور پینتالیس سالہ "نگو" کے درمیان ایک باقاعدہ پوشیدہ رشتہ قائم ہو چکا تھا۔ میرے بدن کے مردہ تودے میں زندگی کی چنگاری بھڑکانا کسی معجزے سے کم نہ تھا۔ میری میلی کچیلی متعفن دنیا میں ایک عورت کے وجود کی وجہ سے رنگ کھلنے لگے تھے۔ پچھلی جون میں شدید گرمی اور لوڈشیڈنگ سے تنگ لالہ آپی نے جب اپنی امیر کبیر سہیلیوں کے ساتھ کوہساروں کا رخ کیا تو "نگو" کئی راتیں میری دیکھ بھال کے بہانے سرونٹ کوارٹروں میں بسر کرنے لگی تھی۔ دوسرے ملازموں کے سونے کے بعد وہ لوڈشیڈنگ کے گھپ اندھیروں میں میرے پاس آتی اور ایک سدھائے ہوئے جانور کی طرح مجھے اپنے بدن کی ہر نکڑ سے کھیلنے کی اجازت دے دیتی۔ کچھ دیر میں میں اپنے آپ کو اس کے اتھل پتھل ماس کے ڈھیر کا مالک سمجھنے لگتا۔ زندگی کے لذائذ کی معمولی سی جھلک نے بھی میرے اندر جینے کی امنگ پیدا کر دی تھی۔

ماں کی وفات سے لے کر "نگو" چوڑی کی میری زندگی میں آمد تک مجھے کسی ایسے انسانی لمس کا تجربہ نہیں تھا جس میں قبولیت یا ہمدردی کی کوئی معمولی سی چس بھی موجود ہوتی۔ وہ میلی تھی یا بدصورت، اس نے مجھے زندگی کے گلزار کی سحر انگیز جھلک دکھائی تھی انسان سے انسان کی جڑت کی اہمیت اجاگر کی تھی۔ ان دنوں میں اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔ سٹیفن کا بدن نشے کی زیادتی کی وجہ سے برادہ بن چکا تھا۔ اس کی جوان بہن کی شادی کی تمام ذمہ داری اپنے بھائی اور بھابی پر ہی تھی۔ سٹیفن کو تو مصری ممی بنا کر "نگو" نے گھر میں ڈال رکھا تھا۔ پر بھری برادری میں وہ اپنے نیم مردہ شوہر کی تھڑی تھڑی نہیں کرانا چاہتی تھی۔

سرہانے پڑے مانیٹر پر میرے دل کی جل بجھ جل بجھ لائنیں دیکھ کر ڈاکٹر لوگ دوبارہ ادھر ادھر بھاگنے لگے ہیں۔۔۔ وینٹی لیٹر۔۔۔ وینٹی لیٹر کی کھسر پھسر صاف سنائی دے رہی ہے۔ دسیوں بار ٹیلی ویژن پر اور میرے پاس آنے جانے والے دکاندار طبقے سے میں مرنے والوں کے آخری لمحات کا حال سن چکا ہوں دل بھلے جھٹکے کھاتا رہے۔ جب تک انسانی ذہن کی بستی گل نہ ہو موت جیت نہیں سکتی۔

میری ڈوبتی ڈوبتی بینائی کے باوجود میرے ذہن کی پھرکی جوں کی توں چل رہی ہے۔ سفید ریش ڈاکٹر نے مجھے دل کا جو ٹیکا لگایا ہے اس نے سانس ایک بار پھر رواں دواں کر دیئے ہیں۔

نند کی شادی کی فکر میں گھلی نگو نے اس رات میرے بدن کی مکمل مالش کے بعد "مجھ سے مدد کی التجا اسی لہجے میں کی تھی جیسے عورتیں اپنے کماؤ مردوں سے کرتی ہیں۔" میرے خاندان کی جوانی کے صدمے میں للی کی شادی کی ذمہ داری کو بھی اچھی طرح پورا کرنا چاہتی ہوں، سٹیفن نامراد کو دنیا کے سامنے ذلیل ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔ کیا کہتے ہو میری سرکار؟

اس نے دھیرج سے میری قمیض کے بٹن کھولتے ہوئے کہا۔ زندگی بھر قدم چومتی رہوں گی۔ "لچی" میں ہنسا۔۔۔

میری سرکار آپ بھی کون سے کم لچے ہیں نہ آؤں تو آپ کو بھی اس نچ کی لگن لگی رہتی ہے۔ اب اس دربار سے اٹھ کر جاؤں بھی کہاں؟

سیاحت یا سیر کے لیے جاتے وقت آپی شاید میری خود اعتمادی بڑھانے کی خاطر اپنے پورے گھر کی چابیاں مجھے ہی دے کر جایا کرتی تھی۔ زیور، کیش تو زیادہ تر بینکوں میں ہی بند رہتے تھے۔۔۔ لیکن کمروں میں سجے نوادرات کی قیمت بھی لاکھوں سے کم نہ تھی۔ بہت زیادہ نہیں لیکن اپنی ضرورت کے مطابق آدھی رات برکت مسیح کے مشٹنڈے بھائی لے کر آؤ اور باقی ملازم جب گہری نیند سو جائیں تو گھر سے کچھ قیمتی اشیاء اٹھا کر لے جاؤ اور ان سے للی کی شادی کا بندوبست کر لو۔ میں نے گھر کی چابیاں اسے پکڑاتے ہوئے کہا۔ صبح ڈاکے کا شور پڑے تو تمہیں بھی موجود ہونا چاہیے۔ چیزیں احتیاط سے بیچنا کام پروگرام کے مطابق پورا ہو گیا۔ ڈاکے کی خبر سن کر پولیس آئی تو میری بیبسی دیکھ کر ملازموں سے گالی گلوچ کرتی رہی۔ میں نے تھانیدار کو کچھ پیسے دے کر آپی کے آنے تک کسی ملازم کو تھانے کچہری نہیں جانے دیا۔ "نگو" نے میری مردہ ایغو کو زندگی بخشی تھی۔ میری اپنی ہی ذات سے نفرت کو کم کیا تھا۔ سحر انگیز حقائق سے پردہ اٹھایا تھا۔ چند مہنگی اشیاء کی گمشدگی آپی کے لیے کسی بڑے خسارے کا باعث نہیں تھی۔ "نگو" کا اپنی برادری میں سرخرو ہونا میرے لیے باعث اطمینان تھا آپی واپسی پر پریشان تو ہوئی لیکن نقصان سے زیادہ اسے دکھ تھا تو میری بے بسی کا۔۔۔ شکر ہے ببلو ان بھیڑیوں نے تیرے کمرے کا رخ نہ کیا تمہیں کوئی نقصان پہنچ جاتا تو میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کر سکتی۔ حفظ ماتقدم کے طور پر آپی نے "نگو" سمیت ان تمام ملازموں کو نوکری سے فارغ کر دیا جنہیں وہ پیچھے گھر چھوڑ کر گئی تھیں۔ اگلے روز "نگو" مجھے داتا گنج بخش کے مزار کی طرح سر سے پاؤں تک چومتی۔ تشکر سے بھری مری زندگی سے غائب ہو گئی تھی۔ سٹیفن کی عزت کی خاطر اس نے میری ذات کی بھی بلی چڑھا دی تھی۔

میرے کمرے کی فضا ایک بار پھر گھٹن اور تعفن سے لتھڑ گئی۔ کسی اپنائیت بھری انسانی چھوؤن کے بغیر میری فالج زدہ رگوں میں دوڑتا خون منجمد لوتھڑوں میں تبدیل ہونے لگا تھا۔ میرے آدھے زندہ حصے نے بھی مٹی سے مٹی ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ میں نے ایک آدھ بار اپنی بہن سے کہا بھی تھا کہ "نگو" کی طرح دل لگا کر مجھے کوئی نہیں سنبھال سکتا لیکن اس نے میری بات سنی ان سنی کر دی تھی۔ میری آپی میری بہترین گاڈ فادر تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ "نگو" کے چلے جانے کے بعد میری روح نے بھی ہفت آسمانوں میں اڑان بھرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

آج وہ مجھے اندر آکر ایک نظر دیکھنے کی خواہش میں صبح سے کئی دفعہ دھکے کھا چکی ہے۔ یہ انتہائی نگہداشت کا کمرہ ہے۔ وہ نہیں جانتی یہاں ڈاکٹروں کی مریض کے ساتھ خفیہ کاروائی میں کوئی مخل نہیں ہو سکتا۔ یہ زندگی اور موت کے درمیان آخری یدھ ہے۔ باہر بین ڈالتی کالی پیلی چوڑی کیسے جان سکتی ہے کہ انتہائی نگہداشت کمرہ دراصل وہ ہیلی پیڈ ہے جہاں سے انسان کو اس کی آخری پرواز پر روانہ کیا جاتا ہے اور ہیلی کاپٹر کے ڈبل انجن کی آواز تو میرے دماغ کے پرخچے اڑا رہی ہے، اللہ کرے آپی کو آج ہی واپسی کی سیٹ مل جائے۔ ■■

--- شرح نما ---

ہم شجر سے کیا گرے تو بھی اُڑانے آ گئی
زرد پتوں کا ہوا سے یہ گلہ بنتا تو ہے

● پروفیسر محمود رضا

● نغمہ آمیر، برمنگھم۔ برطانیہ

تشریح:

زیر تفہیم شعر پروفیسر محمود رضا کے فکری اور جمالیاتی اسلوب کی ایک دلآویز مثال ہے۔ یہ شعر محض ایک استعاراتی اظہار نہیں بلکہ انسانی وجود، تنہائی، اور زمانے کے رویوں پر گہری معنوی سطح پر تبصرہ کرتا ہے۔ اس میں شجر، پتے، اور ہوا تینوں علامتیں مل کر ایک ایسا فکری تاثر پیدا کرتی ہیں جو انسان کے زوال، محرومی، اور دنیا کی بےحسی کا عکس بن جاتی ہیں۔

شعر کے پہلے مصرع میں شاعر کہتا ہے، "ہم شجر سے کیا گرے تو بھی اڑانے آ گئی"۔ بظاہر یہ ایک سادہ سا مشاہدہ لگتا ہے: درخت سے گرا ہوا پتا، جو پہلے ہی زمین پر گرنے سے کمزور اور بےبس ہے، اب ہوا کے رحم و کرم پر ہے، جو اسے مزید اڑا لے جاتی ہے۔ مگر اس سادگی کے پیچھے جو معنی پوشیدہ ہیں وہ بہت وسیع ہیں۔ "ہم شجر سے کیا گرے" میں "ہم" کا استعمال اجتماعی اور علامتی ہے۔ یہاں "ہم" کسی فرد واحد کی بجائے اس پورے انسانی طبقے یا کیفیت کی نمائندگی کرتا ہے جو کبھی کسی تعلق، کسی سہارے، یا کسی مرکز سے جڑا ہوا تھا۔ "شجر" وہ مرکز یا تعلق ہے جو وجود کو معنویت دیتا ہے — چاہے وہ محبوب ہو، وطن، اقدار، یا خودی کی مضبوط بنیاد۔

جب شاعر کہتا ہے "ہم شجر سے گرے" تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اپنا مرکز کھو دیا، ہم جڑوں سے کٹ گئے۔ اس میں ایک طرح کا زوال، تنہائی، اور بےسہارا ہونے کا احساس جھلکتا ہے۔ لیکن شاعر یہاں رک نہیں جاتا؛ وہ اگلی سطر میں دکھاتا ہے کہ اس زوال کے بعد بھی سکون نصیب نہیں ہوتا۔ "تو بھی اڑانے آ گئی" — یعنی ہم گرے تو بھی ہمیں چین نہ ملا، بلکہ زمانہ یا فطرت کی قوتیں (جنہیں شاعر نے "ہوا" کے علامتی روپ میں پیش کیا ہے) ہمیں مزید بےقرار کرنے آ گئیں۔

یہ مصرع بظاہر قدرتی مظہر کی منظر کشی ہے مگر باطن میں یہ انسان کی سماجی و نفسیاتی کیفیت کی گہرائیوں کو چھوتا ہے۔ جب کوئی شخص یا قوم اپنے سہارے سے محروم ہو جاتی ہے، تو دنیا اس پر رحم نہیں کھاتی بلکہ اکثر مزید اذیت دیتی ہے۔ یہاں "اڑانے آ گئی" کا فقرہ طنزیہ اور تلخ معنویت رکھتا ہے۔ شاعر کے نزدیک، یہ دنیا ان گرے ہوئے پتوں (یعنی شکست خوردہ انسانوں) کو سنبھالنے کے بجائے مزید انتشار میں ڈال دیتی ہے۔

دوسرے مصرع میں شاعر نے اس کیفیت کو مزید شعری قوت کے ساتھ واضح کیا ہے: "زرد پتوں کا ہوا سے یہ گلہ بنتا تو ہے"۔

یہاں "زرد پتے" محض خزاں کے موسم کا استعارہ نہیں بلکہ مایوس انسان، کمزور خواب، یا بوسیدہ رشتوں کی علامت ہیں۔ زردی خود میں پژمردگی، تھکن، اور زندگی کے زوال کا اشارہ ہے۔ "ہوا" کے مقابلے میں "زرد پتے" بےبس ہیں، لیکن شاعر نے ان کے اندر ایک شکوہ کی رمق دکھائی ہے۔ وہ ہوا سے گلہ کرتے ہیں، شکوہ کرتے ہیں کہ وہ انہیں کیوں نہیں چھوڑتی، کیوں ان کے سکون کو بھی چھین لیتی ہے۔

یہ گلہ دراصل انسان کا گلہ ہے اُس نظام دنیا سے جو کمزور کو آرام نہیں لینے دیتا۔ اس شعر کی معنوی تہوں میں معاشرتی، نفسیاتی، اور وجودی حوالہ جات ملتے ہیں۔ مثلاً ایک سطح پر یہ شعر اس معاشرتی رویے پر طنز ہے جو گرنے والے کو سنبھالنے کے بجائے مزید گرا دیتا ہے۔ انسان جب کمزور پڑتا ہے، جب اس کا سہارا چھن جاتا ہے، تو دنیا کی "ہوا" اس پر ترس نہیں کھاتی بلکہ اسے اپنی لہروں میں اڑا کر بےسمتی میں چھوڑ دیتی ہے۔

ادبی سطح پر دیکھا جائے تو اس شعر کی سب سے بڑی خوبی اس کا توازن اور رمزیت ہے۔ پروفیسر محمود رضا نے ایک عام منظر کو اس طرح برتا ہے کہ وہ علامتی کائنات میں بدل جاتا ہے۔ یہ وہی فنی چابکدستی ہے جو اردو شاعری کی روایت میں غالب، ناصر کاظمی، یا میر کے ہاں ملتی ہے، مگر محمود رضا کا انداز مختلف ہے۔ وہ مظاہر فطرت کو انسان کی داخلی کیفیتوں کا آئینہ بناتے ہیں۔ ان کے ہاں فطرت، محض پس منظر نہیں بلکہ مکالمے کا شریک کردار ہے۔

یہاں "ہوا" ایک علامت کے طور پر کئی جہتیں رکھتی ہے۔ ایک طرف یہ تغیر اور زمانے کی بےثباتی کی نمائندہ ہے، دوسری طرف یہ معاشرتی بےحسی کا اشارہ بھی ہے۔ "ہوا" ہر دور میں تبدیلی کی علامت رہی ہے، مگر یہاں اس تبدیلی کی سمت منفی ہے۔ وہ جو گر چکا ہے، اسے مزید اڑانے آ گئی ہے — گویا زمانہ اپنے کمزور افراد کو ساتھ نہیں رکھتا، بلکہ انہیں بہا کر لے جاتا ہے۔

یہ شعر اپنی ساختیاتی جمالیات کے اعتبار سے بھی نہایت نکھرا ہوا ہے۔ "ہم شجر سے کیا گرے" میں جو نرمی اور سادگی ہے، وہ "تو بھی اڑانے آ گئی" میں ایک طنزیہ شدت میں بدل جاتی ہے۔ پھر "زرد پتوں" کی ترکیب شعر کو رنگ اور حسی کیفیت بخشتی ہے۔ قاری کے ذہن میں فوراً خزاں کا منظر ابھرتا ہے، ہوا چل رہی ہے، درخت ننگے ہو رہے ہیں، پتے زمین پر بکھرے ہیں، اور فضا میں ایک افسردگی سی چھائی ہوئی ہے۔ لیکن اس منظر کے بیچ شاعر کی آواز ایک احتجاج بن کر ابھرتی ہے۔

یہ احتجاج نرم ہے، مگر خاموش نہیں۔ یہی اس شعر کی داخلی قوت ہے۔ شاعر چیختا نہیں، وہ صرف اشارہ کرتا ہے، اور یہی اشارہ دل کو چیر جاتا ہے۔ محمود رضا کے اسلوب میں یہ نرمی، یہ تہذیب، اور یہ گہرائی انہیں محض ایک غمگین شاعر کے بجائے ایک متفکر فنکار کے طور پر نمایاں کرتی ہے۔

اس شعر کی معنوی جہات میں ایک وجودی پہلو بھی موجود ہے۔ "شجر سے گرنا" صرف کسی خارجی نقصان یا رشتے کے ٹوٹنے کا استعارہ نہیں، بلکہ یہ خودی کی کمزوری یا معنویت کے زوال کا اظہار بھی ہے۔ انسان جب اپنی بنیاد سے کٹ جاتا ہے، جب وہ اپنے اندر کے استحکام کو کھو دیتا ہے، تو وہ پتے کی طرح فضا میں معلق رہ جاتا ہے — کسی سمت کے بغیر، کسی منزل کے بغیر۔ اور "ہوا" یعنی حالات، معاشرہ، یا تقدیر — اسے مسلسل ادھر سے اُدھر پھینکتی رہتی ہے۔ یہ علامتی تصویر انسان کے وجودی اضطراب کو بھرپور انداز میں پیش کرتی ہے۔

"زرد پتوں کا ہوا سے گلہ" اس وجودی تنہائی کا شعری اظہار ہے۔ یہ گلہ دراصل انسان کا خود اپنے حالات سے مکالمہ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے گرنے میں اس کی اپنی کمزوری بھی شامل تھی، مگر پھر بھی وہ شکوہ کرتا ہے، کیونکہ گلہ کرنا انسان کی جبلت میں ہے۔ یہ گلہ شکایت کسی سطح پر احتجاج بھی ہے اور کسی سطح پر تسلیم بھی۔ گویا انسان یہ مانتا ہے کہ زوال اس کی تقدیر ہے، لیکن پھر بھی وہ اس تقدیر کے خلاف ایک نرم سا سوال اٹھاتا ہے۔

یہی وہ جمالیاتی اور فکری توازن ہے جو اس شعر کو عظمت بخشتا ہے۔ شاعر نہ تو مایوسی میں ڈوبتا ہے، نہ ہی خود ترسی میں مبتلا ہوتا ہے؛ بلکہ وہ اپنی کمزوری کو ایک فکری تجربے میں بدل دیتا ہے۔ اس طرح اس کا درد محض شخصی نہیں رہتا، اجتماعی ہو جاتا ہے۔

ادبی حیثیت سے دیکھا جائے تو یہ شعر اردو شاعری میں علامت نگاری کی اس روایت سے جڑا ہے جس نے بیسویں صدی کے نصف آخر میں خاص طور پر ترقی کی۔ ناصر کاظمی، میرا جی، اور شفیق احمد جیسے شعرا نے فطرت کے عناصر کو انسانی کیفیات کے استعارے کے طور پر برتا۔ محمود رضا اسی سلسلے کو ایک فکری سنجیدگی کے ساتھ آگے بڑھاتے ہیں۔ ان کے ہاں علامت محض ایک فنی آرائش نہیں بلکہ معنی کی دریافت کا ذریعہ ہے۔

لسانی سطح پر بھی شعر میں نرمی، روانی، اور صوتی توازن موجود ہے۔ "شجر"، "گرے"، "اڑانے"، "آ گئی" — ان الفاظ کی صوتی آہنگ میں ایک نزاکت اور اداسی کا امتزاج ہے۔ "زرد پتوں کا ہوا سے گلہ" میں "ز"، "ہ"، "ل" اور "ہ" کی نرم آوازیں فضا میں وہی خزاں کی کیفیت پیدا کرتی ہیں جو منظر کا جزو ہے۔ گویا زبان، مفہوم، اور صوت، تینوں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ایک کلی شعری تجربہ تخلیق کرتے ہیں۔

یوں یہ شعر محض ایک احساس نہیں بلکہ ایک مکمل فکری اور جمالیاتی تجربہ ہے۔ اس میں انسان کی بےثباتی، دنیا کی بےرحمی، اور وجود کی تکرار سب شامل ہیں۔ یہ وہی شعری سطح ہے جہاں فرد اپنی شکست کو بھی فن میں ڈھال لیتا ہے۔ محمود رضا کے اس شعر میں یہی تخلیقی جوہر جھلکتا ہے — کہ انسان گرتا ہے، بکھرتا ہے، مگر اپنے گرنے کو بھی معنی میں بدل دیتا ہے۔

آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ شعر اردو شاعری کے اس تسلسل میں ایک نازک مگر گہرا اضافہ ہے جہاں "خزاں" محض موسم نہیں بلکہ انسانی تجربے کی علامت ہے۔ محمود رضا نے اس شعر میں درد کو وقار دیا ہے، زوال کو معنی دیا ہے، اور گرنے کو بھی ایک بصیرت میں بدل دیا ہے۔ یہی وہ فنی کمال ہے جو اچھے شعر کو محض خوبصورت نہیں بلکہ لازوال بنا دیتا ہے۔

☆☆☆

--- دو شاعر ایک زمین ---

غزل

● محبوب خان اصغرؔ

گلوں کے فرش پہ کانٹوں کی گفتگو کیا ہے
بیانِ حق تو کرو اس میں گومگو کیا ہے

سیاہ دھند سی ذہنوں پہ چارسو کیا ہے
موانعات سے آلودہ فکرِ سو کیا ہے

حریف ذہنِ رسا ہو گیا پیامِ سروش
یہ کیسی جہدِ مسلسل ہے جستجو کیا ہے

جہالتوں کے بدن پر ہے آگہی کا لباس
ہوا کے جسم میں یہ ناگوار بُو کیا ہے

تملق آسا فقیروں کی بھیڑ ہے ہر سو
ہر ایک میں کی یہ للکار ہے کہ تُو کیا ہے

غلامِ نفس کی آنکھوں کا مر گیا پانی
دریدہ دامنی جائز تو پھر رفو کیا ہے

شرارے ٹانک رہی ہے ہوا کے دامن پر
اسی کا نام ہے بادِ صبا تو لُو کیا ہے

ذرا دھیان دیں اصغرؔ کی صاف گوئی پر
ہزاروں بُت ہیں دلوں میں زباں پہ ھُو کیا ہے

غزل

● ڈاکٹر رؤف خیر، حیدر آباد

یہ آہ و نالہ و فریاد کو بکو کیا ہے
کوئی بتائے یہ منظر لہو لہو کیا ہے

جمال کوئی دھنک میں نہ ہے مہک میں کمال
تمھارے سامنے اوقات رنگ و بو کیا ہے

یہ صرف جاننے والے ہی جان سکتے ہیں
کہاں ہر ایک پہ کھلتا ہے تو کہ تو کیا ہے

نثار ہوں ترے تن من پہ اپنے تن من سے
اب اور حاجت جام و مے و سبو کیا ہے

مجھے بھی شرم سی آئے گی اور تمھیں بھی حیا
خدا کے واسطے پوچھو نہ آرزو کیا ہے

مری نظر میں ہے ماضی و حال و مستقبل
وہ شہر لکھنؤ کیا تھا یہ لکھنؤ کیا ہے

سخن میں حسن اضافی ہے خیر کے دم سے
اسی کے ذکر سے خالی چہار سو کیا ہے

غزل

● ممتاز لکھنوی

ادھورا ہوں میں بھی مکمل نہیں ہوں
میں شاعر ہوں ادنیٰ سا دعبل نہیں ہوں

سکوں دل کو حاصل ہے بیکل نہیں ہوں
تفکر کی لاشوں کا مقتل نہیں ہوں

میں شہرت کی راہوں سے بچ بچ کے نکلا
سوارِ خرد ہوں میں پیدل نہیں ہوں

کہوں میں ہی دنیا میں شاعر بڑا ہوں
یہ مجھ سے نہ ہوگا میں پاگل نہیں ہوں

مری بد زبانی سے پھنس جائے ساتھی
گناہوں کی ایسی میں دلدل نہیں ہوں

ہے مومن کی خاطر مرا نرم لہجہ
عدو کے لیے دل سے کومل نہیں ہوں

جو گرجے بہت اور بالکل نہ برسے
اے تشنہ لبوں میں وہ بادل نہیں ہوں

میں توبہ کا در ہوں چلے آؤ مجھ پر
کھلا ہوں میں سب پر مقفل نہیں ہوں

ہیں احساس کی بستیاں میرے اندر
غرور و تکبر کا جنگل نہیں ہوں

ادب کے چمن کا میں کہنہ شجر ہوں
اے شاخِ ادب صرف کونپل نہیں ہوں

یہ ممکن ہے پہنچوں فلک دیر سے میں
میں تھک تو گیا ہوں مگر شل نہیں ہوں

غریبِ سخن ہوں میں ممتاز مانا
مگر سامعیں پر میں بوجھل نہیں ہوں

ادیبوں نے مجھ کو کسوٹی پہ پرکھا
میں ممتاز سونا ہوں پیتل نہیں ہوں

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط و کتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
● امیر مہدی، برمنگھم۔ یوکے (میگزین انچارج)

● محمد جاوید انور۔ لاہور، پاکستان

کہہ دینا میں نے لکھنا چھوڑ دیا ہے۔

اس کے لہجے میں مایوسی، تلخی اور احتجاج سب ملے ہوئے تھے۔

آج جب وہ پاوں گھسیٹتا، سر جھکائے، ملگجے لباس اور بڑھی ہوئی ڈاڑھی کے ساتھ سڑک کی طرف کا جالی دار دروازہ آہستگی سے کھول کر اپنے پسندیدہ کونے تک پہنچا تو میں بھی وہیں جا بیٹھا۔

وہ مجھے دیمک زدہ خستہ شہتیر نظر آیا جو اپنے اوپر لدی چھت سمیت کسی بھی وقت کڑ کڑا کر گرنے والا ہو۔

سڑک کی طرف کھلنے والا دروازہ جس سے وحید ارشد حسب معمول برآمد بلکہ درآمد ہوا تھا دہرا دروازہ تھا۔ ایک لکڑی کے فریم کا شیشوں والا پٹ اور اس کے اوپر دہرا جالی دار پٹ۔

یہ دروازہ گویا شہر اور اہلیان شہر کو ہمارے گوشۂ علم و ادب تک براہ راست رسائی دیتا تھا۔

مگر لکھنا کیوں چھوڑ دیا؟ آپ تو اتنا اچھا لکھتے تھے۔ زندگی کی کہانیاں۔ اصلی کہانیاں۔ حقیقت سے قریب۔

میرے لہجے میں گہری تشویش در آئی۔

میں اس شب گزیدہ چراغ کی گزری ضوفشانیوں کا شاہد اور شیدا تھا۔

وحید ارشد میرے پسندیدہ افسانہ نگاروں میں سے ایک تھا۔ گہرا مشاہدہ، موضوعاتی تنوع، انسانی نفسیات کا ادراک اور بہترین اسلوب۔ میں نے وحید ارشد کے افسانوں کے دونوں مجموعے پڑھ رکھے تھے اور اس کی کہانیوں کا منتظر رہتا تھا۔

ریلوے اسٹیشن کا چائے خانہ، جس کا ایک دروازہ ریلوے اسٹیشن کے اندر پلیٹ فارم سے منسلک برآمدے میں اور دوسرا باہر مصروف سڑک کے کنارے کھلتا تھا اس کا پسندیدہ ٹھکانا تھا۔

یہ چائے خانہ حقیقت میں ہمارے شہر کا پاک ٹی ہاوس بلکہ شاید اس سے بھی کچھ بڑھ کر تھا۔ اس پچیس پینتیس مربع فٹ کمرے میں شہر بھر کے صحافی، ادیب، دانشور، سیاستدان اور فنکار چائے پینے اور گپ شپ لگانے آتے تھے۔ ادبی، ثقافتی، سیاسی حتیٰ کہ سماجی بیٹھکوں کے لیے بھی اسی چائے خانہ کا انتخاب کیا جاتا۔

کمرے کے وسط میں ایک بڑی، بہت بڑی، گول میز تھی جس پر بےتحاشا لکڑی استعمال ہوئی تھی۔ اس گول میز پر سبز رنگ کی پلاسٹک شیٹ بچھائی گئی تھی۔ درمیان میں مستقل نوعیت کے ظروف جیسے نمک دانیاں، شکر دانیاں، خلال دانیاں اور کیچپ کی بوتلیں پڑی رہتیں۔ میز کے گرد دس بھاری کرسیاں بچھی تھیں۔ تین مزید میز کمرے کے تینوں کونوں میں رکھی تھیں گویا اسی بڑی میز کی چھوٹی ہم شکل بہنیں تھیں۔ ہر ایک چھوٹی میز کے گرد چھ افراد کرسیاں سنبھال سکتے تھے۔ مسافر خال خال ہی اس چائے خانہ میں بیٹھتے، بس مستقل گاہک یہی افراد تھے جن کا ذکر ہوا ہے۔

میں ویسے تو پچھلے سات سال سے اس چائے خانہ کا جزو لاینفک، مالک اور منیجر تھا لیکن میری اصل یعنی دفتری حیثیت ٹی روم کنٹریکٹر (چائے خانہ کے ٹھیکیدار) کی تھی۔ مجھے آم کھانے سے غرض تھی اور میرے ملے جلے پیڑ میری بری بھلی شکم سیری کو کچا پکا پھل مہیا کر رہے تھے۔

فراوانی نہیں تھی لیکن گزارا ہو رہا تھا۔

وحید ارشد سیاہی مائل گندمی رنگت کا منحنی سا انسان تھا۔ چیچک کے خال خال داغ اس کے انتہائی سنجیدہ اور کرب ناک حد تک غمگین نظر آتے چہرے کو دلچسپ بناتے تھے۔

وہ کہنے کو تو بلدیہ میں کلرک تھا لیکن اس کی زندگی کا عشق افسانہ نویسی تھا۔

افسانہ لکھنا کیوں چھوڑ دیا ارشد بھائی؟ آپ تو اتنا اچھا لکھتے ہیں۔ ادبی حلقوں میں جانے جاتے ہیں۔ اب تو آپ کی تیسری کتاب کا بھی تذکرہ سن رہے تھے۔

میں نے حیرت کا اظہار کیا۔

لکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ساجد صاحب! مجھے کیا دیا ہے اس لکھنے نے۔ وقت ضائع کرتا ہوں۔ چھوٹی موٹی نوکری ہے۔ ہمیشہ ایسی پوسٹ پر لگتا ہوں کہ رشوت وغیرہ کے چکر سے بچ جاوں۔ کچھ گھر کی تربیت ایسی تھی باقی آپ کے ان ادبی دوستوں نے دماغ خراب کر دیا۔

رائٹر حساس ہوتا ہے۔ ادیب معاشرے کا ضمیر ہے اور نہ جانے کیا کیا!!

سوچتا ہوں کچھ غلط کیا تو لوگ کہیں گے کہ لو جی بڑا افسانے لکھ رہا تھا۔ اب حرام خوری پر اتر آیا ہے۔ لکھتے لکھاتے انا ویسے بھی سر چڑھ جاتی ہے۔ جی میں وحید ارشد ہوں۔ افسانہ نگار۔ ادبی پرچوں میں چھپنے اور ادبی حلقوں میں بیٹھنے والا۔

صبح گھر سے بیوی کی چیخ چیخ سنتا نکلتا ہوں اور وہ دکھیاری بھی کیوں چیخ چیخ نہ کرے۔ انٹر میں تھی کہ میرے افسانوں کے چکر میں لپیٹی گئی۔ اچھی خاصی اپنے چچا زاد سے منگنی کرا کر بیٹھی تھی اور وہ تھا بھی دبئی میں الیکٹریشن۔ وہ دبئی آج والا دبئی نہیں تھا۔ ان دنوں دبئی میں ہونا بڑے معنی رکھتا تھا۔ ویزے کا حصول آسان نہیں تھا اور غیر ملکی ہنر مندوں کی تنخواہیں بہت تھیں۔ ابھی بےقدری کا دور نہیں آیا تھا۔ اس کا باپ، یعنی میرا سسر، پرائمری ٹیچر تھا اور پڑھنے کا بہت شوقین۔ پتا نہیں کدھر سے ادبی جرائد لایا جو اس کرموں ماری کے ہاتھ لگ گئے۔ محلے کا معاملہ تھا۔ اپنی گلی کے وحید ارشد اتنے نامور کہانی کار تھے۔ ماری گئی بیچاری۔

ہماری سائیکل پاس سے گزرتی تو اس کی کالی سے رقعہ گرتا۔ اس رقعے کے مندرجات کا ذکر میری اگلی کہانی میں حیلے بہانے سے ہو جاتا۔ لفظوں سے کھیلنا میرا کام تھا۔ بیچاری باپ سے بھڑ گئی کہ لطیف الیکٹریشن کو گولی ماریں وحید ارشد صاحب کے گھر اماں کو بھیجیں۔ ورنہ چوہے مار گولیاں کھا کر آپ کی اکلوتی بیٹی کو پار لگاتی ہوں۔ شریف استاد اور اس سے بڑھ کر ادب کا رسیا۔ فوراً مان گیا۔ باپ نے پرانا رشتہ توڑا اور بیوی کو آگے لگا نیا جوڑنے آ گیا میرے گھر۔ مجھ ناکارہ کو کوئی پوچھ نہیں رہا تھا۔ میرے گھر والوں نے ایک لحہ ضائع نہیں کیا اور راحیلہ بی بی بیگم وحید ارشد بن گئیں۔

اب تک بھگت رہی ہیں۔

بات کدھر سے کدھر نکل گئی۔

خیر صبح نکلتا ہوں تو دور تک پیچھے بچوں کی اور ان کی ماں کی آوازیں آتی ہیں۔

کتاب نہیں، کاپی نہیں، فیس نہیں، وردی نہیں اور یہاں تک کہ گھی نہیں، شکر نہیں، دال نہیں، دودھ نہیں۔

سائیکل بھگاتا ہوں کہ دور نکلوں تو آوازیں کم ہوں لیکن بھناہٹ دفتر تک ساتھ جاتی ہے اور دن بھر گاہے گاہے دفتر میں بھی آ پہنچتی ہے۔

یہ آوازیں ہولناک تصوراتی ہیولے بن کر یوں میرے پیچھے لگ جاتی ہیں جیسے باولے کتے۔

میں نے اپنی کرسی گھسیٹ کر اس کے قریب کر لی۔ مجھے یہ کتھا یوں مزہ دینے لگی جیسے وحید ارشد کا نیا افسانہ ہو۔

چٹخارے دار۔

لطیف الیکٹریشن کا کیا بنا؟

میرا ذہن ابھی ادھر ہی پھنسا ہوا تھا۔

بھئی آپ بھی عجیب ہو۔ وہیں پر اٹکے ہوئے ہو۔ ہونا کیا تھا۔ جونہی میری بیگم نے فارغ کیا اسی کی ایک سہیلی نے فوراً لطیف کو گھیرا اور اس سے شادی کر لی۔ عقلمند تھی۔

پیلی کر دی اپنی دلہن لطیف الیکٹریشن نے دبئی کے سونے سے۔ دس سال ادھر لگا کر واپس آیا تو یہ بڑا سٹور کھولا الیکٹریکل ایمپلائنسز کا مین بازار میں۔ لکھ پتی ہے آج کل۔ کنال کا گھر بنایا ہے نئی ماڈل کالونی میں۔ بچے انگریزی سکولوں سے پڑھے ہیں۔

کبھی کبھی میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے سارے افسانے لے جا کر اس کے سر پر دے ماروں اور اس کے سارے پیسے، سارے وسائل چھین لوں۔

اس طرح کے لوگوں پر مجھے کچیچیاں چڑھتی ہیں۔ میں اتنا کچھ لکھتا ہوں لیکن 'کچیچیاں' جیسے پنجابی لفظ کا متبادل مجھے اردو میں نہیں ملا۔ ویسے مجھے چڑھتی بھی کچیچیاں ہی ہیں اور میرے خیال میں یہ کیفیت کسی بھی اور معتدل یا معقول لفظ سے بیان نہیں ہو سکتی۔

اب میں پورے انہماک سے اس افسانہ کا مزہ لے رہا تھا۔ وحید ارشد باتونی تھا اور میں ایک اچھا سامع۔

اور محبت کی شادی؟ آپ کی بیگم؟

میں نے نئی چنگاری چھوڑی۔

سچ بتاوں تو کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ اگر میری بیگم کو اب یہ موقع دوبارہ دیا جائے کہ لطیف الیکٹریشن سے منگنی توڑ کر اردو ادب کے مایہ ناز افسانہ نگار وحید ارشد سے شادی کر لو تو شاید اس کا فیصلہ میرے حق میں نہ جائے۔

میں سوچ میں پڑ گیا۔ لطیف الیکٹریشن کبھی میرے چائے خانہ پر نہیں آیا تھا لیکن وحید ارشد اور باقی مقامی افسانہ نگار، شاعر اور نقاد تو میرے پرانے گاہک تھے۔ سچ بتاوں تو مجھے بھی ان کی لچھے دار باتوں، خوب صورت الفاظ پر مشتمل گفتگو اور ادبی لطائف و مباحث کا چسکا پڑ چکا تھا۔ میرا ان لوگوں کے بغیر دل نہیں لگتا تھا۔ یہ ایسی رونق تھی کہ میرے اصل اور زیادہ متمول گاہک، ریل گاڑی کے مسافر، مجھے بھول ہی چکے تھے۔ مجھے ان کی زیادہ پروا نہیں ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ گرما گرم طرحی مشاعرے یا افسانہ پر بحث کے دوران میرے کان ادھر ہی لگے رہتے۔ اس دوران اگر کسی گاڑی سے اتر کر مسافر یا کسی مسافر کا استقبال کرنے کو آئے لوگ چائے خانہ میں آ گھستے تو مجھے دخل در معقولات لگتا۔

میرا پلیٹ فارم کی طرف کا دروازہ زیادہ تر بند رہتا اور سڑک کی طرف والا ہمیشہ کھلا۔

میں لاشعوری طور پر اپنی آمدن کو بھی اپنے ادبی مہمانوں کی سرگرمیوں سے کم تر جاننے لگا تھا۔ بس گزارا چل رہا تھا اور ہم سب خوش تھے۔ یہ ایک غیر حقیقی سی صورت حال تھی لیکن بن گئی تھی۔

اب بیچ میں وحید ارشد صاحب نے نئی در فنطنی چھوڑ دی تھی۔

میں کچھ پریشان سا ہو گیا۔

لیکن ارشد بھائی افسانہ لکھنا چھوڑنے کی تک اب بھی میری سمجھ میں نہیں آ سکی۔ آپ ملازمت کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ گزارا کرنے کو معقول مستقل آمدن ہے۔ لکھنے کی وجہ سے نام ہے۔ اب تیسری کتاب چھپنے لگی ہے ماشاءاللہ!! اتنا بددل ہونے کی وجہ سمجھ میں نہیں آ رہی۔

میری حیرت اور دلچسپی بدستور قائم تھی۔

کتاب کی بھی بھلی کہی۔ کوئی ایک سو چالیس کے لگ بھگ افسانے لکھ چکا ہوں۔ دو کتابیں بھلے وقتوں میں چھپ گئیں۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ اپنا خرچ نکال کر تھوڑے پیسے مجھے بھی چھوڑ گئیں۔

ان دنوں ادبی جرائد نہ ہونے کے برابر رہ گئے ہیں۔ جو چند کام کے ہیں بمشکل ایم فل اور پی ایچ ڈی کے طلبا کے برے بھلے تنقیدی مضامین اور پھر اپنے گروپ کے چند لوگوں کے افسانے اور غزلیں نظمیں لگاتے ہیں۔ کچھ کلاسیکی چیزیں پرانی لگی ہوتی ہیں۔ آپ اگر افسانہ دو تو پھر دے کر بھول جاو۔ پتا نہیں کب پرچہ نکلے اور چھپے یا نہ چھپے۔ پھر اگر چھپ بھی جائے تو اکثر آپ کو ایک اعزازی پرچہ تک نہیں بھیجتے۔ پتا نہیں یہ مجلے دو دو درجن چھپتے ہیں کہ تین درجن جو کبھی نظر نہیں آتے۔ نہ سٹال پر نہ کسی کتابوں کی دکان پر۔

ہم پرانے لوگوں کو سوشل میڈیا کی زیادہ خبر نہیں۔ سنا ہے وہاں کچھ ادبی فورم دھوم مچائے ہوئے ہیں۔ میرے بھی دو چار افسانے کسی نے لگوا دیے۔ سچ کہوں تو کچھ پتا نہیں چلا کہ کیا ہوا۔ میرے بڑے لڑکے نے پڑھ پڑھ کر تبصرے سنائے تو ایک دو ناموں کے علاوہ سب نامانوس نام۔

جانے کون لونڈی لپاڑے ہیں جو الگ سے شغل لگائے بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں کتابیں بھی ختم ہو جائیں گی اور برقی کتابیں ہی رہ جائیں گی۔

واللہ اعلم بالصواب!

کوشش کے باوجود خود کو مائل نہیں کر سکا کہ موبائل ٹیلی فون یا کمپیوٹر میں افسانہ لے کر گھس جاوں۔

ایسے میں سوچا جو کچھ معیاری اور مقبول افسانے لکھ چکا ہوں اور غیر مطبوعہ ہیں تو کتابی شکل میں محفوظ کرا لوں۔ افسانہ چوری تو اب کوئی عیب ہی نہیں رہا۔ چلو جو چھپ جائیں گے شاید چوری سے بچ جائیں۔ ایک دو ادیب دوست ہیں جو پبلشنگ کا کام کرتے ہیں۔ بھیاجی وہ تو کہہ رہے ہیں کہ پیسے دو اور کتاب چھپوا لو۔ مارکیٹنگ کا نام نہیں سنتے۔ کہتے ہیں اب کتاب کوئی خریدتا ہی نہیں۔ آپ اپنی کتابیں خود بیچ لینا اگر بکتی ہوں۔ ادیب برادری کا اور پرانا دوست ہونے کا یہ فائدہ دینے کو تیار ہیں کہ صرف کاغذ اور چھپائی کا خرچہ لے لیں گے۔ سو دو سو کتاب مجھے تحفے تحائف کے لیے دے دیں گے۔ پچیس تیس افسانے بھی چھپواوں تو اسی ہزار سے ایک لاکھ کا خرچہ بتاتے ہیں، اگر درمیانہ سا کاغذ استعمال کریں تو۔ کل بینک سے پتا کیا تو کھاتے میں کل گیارہ ہزار تین سو باسٹھ روپے پڑے ہیں۔ دوست واقف کار ابھی سے دستخط شدہ کاپی کی فرمائشیں رجسٹر کرا رہے ہیں۔ یعنی کسی کی کتاب خریدنے کی نیت نہیں۔ میں یہ سرمایہ کاری کدھر سے کروں۔ پتا نہیں کون مشہور ترین لوگ ہوں گے جن کی کتابیں ناشر مفت چھاپتے ہوں گے۔ رائلٹی کا تو ملک عزیز میں تصور ہی نہیں۔ سنا ہے مستنصر حسین تارڑ صاحب کو رائلٹی ملتی ہے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ کتاب چھپواوں تو کیسے؟ آپ میرے افسانے لے لیں اور چھپوا لیں۔ میرا کچھ تقاضا نہیں۔ اتنی لمبی رام کہانی سن کر میرے تو پسینے چھوٹ گئے۔

لیکن ارشد بھائی! سب کچھ پیسا تھوڑے ہی ہے۔ پیسا تو ایسے ویسوں کے گھر بھی بہت ہوتا ہے۔ اصل چیز تو عزت ہے۔

اور پھر پرسوں کی بیٹھک میں کتنی بات ہوئی تھی اس موضوع پر:

ہم کیوں لکھتے ہیں؟

آپ کے اندر کا تخلیق کار آپ کو اکساتا ہے نا۔ بیٹے کو جو گھونسلا بننا آتا ہے وہ فاختہ تو نہیں بن سکتی۔ کیمیا کا بڑے سے بڑا فارمولا بنا لینے والا ضروری نہیں کہ ایک مصرع موزوں پڑھ سکے۔ تخلیق کرنا تو بہت بعد کی بات ہے۔ آپ کے افسانہ کا ایک ایک تخلیقی فقرہ سونے میں تولنے کے لائق ہوتا ہے۔ سارے یہی کہتے ہیں کہ وحید ارشد جیسا علامت کا استعمال شاید ہی کوئی کر سکے۔

میں بھی ایک عرصے سے نثر، شاعری اور اس پر تنقید سن سن کر آدھا نقاد بن چکا تھا۔ اپنا وعظ جاری رکھا۔

لطیف الیکٹریشن اپنے سارے درہم اور دینار خرچ کر کے آپ جیسا ایک افسانہ نہیں لکھ سکتا۔ اللہ نے آپ کو وہ خاص ہنر اور لیاقت دی ہے، آپ کے اندر کی وہ آنکھ کھول دی ہے کہ آپ کی بصیرت کا کوئی مول ہی نہیں۔ ہماشما آپ کے پاوں کے برابر نہیں۔

میں نے اپنی ساری دانشوری بگھار دی۔

وحید ارشد چپ سا ہو گیا۔

میں بھی اٹھ کر اپنی منیجر والی نشست پر جا بیٹھا۔

سامنے آمدن اور اخراجات کا رجسٹر کھلا تھا۔ اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ کا دو ماہ کرایہ نہ دے سکنے کی وجہ سے چائے خانہ کا ٹھیکہ منسوخ کرنے کا نوٹس اسی رجسٹر سے جھانک رہا تھا۔ دائیں طرف لال رنگ کی پرانی گھسی ہوئی جلد والی نوٹ بک پڑی تھی جس میں کئی نامور افسانہ نگاروں شعرا اور ادبی محققین کی واجب الادا رقوم درج تھیں۔ میں نے گھبرا کر ہاتھ پیچھے ہٹا لیے۔ بےخیالی میں ہاتھ ویسٹ کوٹ کی جیب میں ڈالا تو بجلی کا بل کڑکڑایا۔

کل جمع کرانے کی آخری تاریخ تھی۔

وحید ارشد آج جلدی آ گیا تھا اور باقی ادبا اور دانشور صاحبان کے آنے میں ابھی کچھ وقت تھا۔

میں اپنی کرسی سے اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا پلیٹ فارم کی طرف کھلنے والے دروازے کی طرف گیا۔ جا کر تسلی کی کہ دروازہ کھلا تھا اور چٹخنی نہیں چڑھی تھی۔

پھر میں خالی الذہن سا چلتا ہوا سڑک کی طرف کھلنے والے دروازے کی طرف گیا۔ جا کر آہستگی سے دروازہ مکمل بند کر کے چٹخنی چڑھا دی۔

میں نے پلٹ کر دیکھا تو وحید ارشد میری ہی طرف متوجہ تھا۔ اس کے چہرے پر بڑی معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی۔

میں جھینپ گیا۔ کھونٹی سے لٹکتا جھاڑن یونہی پکڑا اور دروازے کے صاف شیشوں کو خواہ مخواہ دوبارہ صاف کر دیا۔ مجھے اپنی سانس گھٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔

میں نے چٹخنی کھول دی۔

پلٹ کر دزدیدہ نگاہوں سے دیکھا تو وحید ارشد کی معنی خیز مسکراہٹ اور گہری ہو چکی تھی۔

میں نے دروازے کے شیشوں والے دونوں پٹ مکمل کھول دیے اور جالی والا دروازہ چٹخنی چڑھائے بغیر کھلا رہنے دیا۔

اس دروازے سے روشنی تو آتی ہی تھی ہوا بھی آ جا سکتی۔ آمدورفت کے بغیر مجھے میرا چائے خانہ قید خانہ محسوس ہوا۔ ■■

مندر کی زمین بلڈر کے نام!

مرکزی وزیر مرلیدھر موہول 230 کروڑ کے گھوٹالے میں ملوث: کانگریس

پونے: کانگریس نے بی جے پی کے مرکزی وزیر مرلیدھر موہول پر 230 کروڑ روپے کے مبینہ گھوٹالے کا سنگین الزام عائد کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوراً ان سے استعفیٰ لیں۔ کانگریس کے قومی ترجمان اور مہاراشٹر کانگریس کے چیف ترجمان اتل لوندھے پاٹل نے پونے میں پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ موہول نے ایک مذہبی ادارے کی قیمتی زمین کو غیر قانونی طور پر ایک بلڈر کو فروخت کر دیا۔ اتل پاٹل کے مطابق یہ زمین ہیرا چند نیم چند دگمبر جین ہاسٹل اور مندر ٹرسٹ کی ملکیت تھی، جو جین سماج کے تعلیمی اور مذہبی مقاصد کے لیے وقف تھی۔

قانون کے مطابق ایسی زمین فروخت نہیں کی جا سکتی، مگر اسے محض ایک ہی دن میں 'گوکھلے بلڈرز' کے نام منتقل کر دیا گیا، جس کے شریک مالک خود مرلیدھر موہول تھے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ زمین کی فروخت کے دن ہی دو بینکوں سے 70 کروڑ روپے کا قرض منظور کیا گیا، زمین رہن رکھی گئی اور سیل ڈیڈ رجسٹر کی گئی، یہ سب ایک ہی دن میں ممکن ہوا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاملے میں سیاسی اثر و رسوخ کا استعمال ہوا۔ اتل پاٹل نے کہا، ''یہ لین دین کسی عام شہری کے بس کی بات نہیں۔ 230 کروڑ روپے کے اس گھوٹالے کے پیچھے طاقتور ہاتھ ہیں، اور وہ ہاتھ وزیر موہول کے ہیں۔''

انہوں نے مزید کہا کہ مرلیدھر موہول نے اپنے انتخابی حلف نامہ میں بلڈر کمپنی میں 50 فیصد شراکت داری ظاہر کی تھی لیکن وزیر بننے کے بعد بھی اس کمپنی سے خود کو الگ نہیں کیا۔ یہ نہ صرف اخلاقی خلاف ورزی ہے بلکہ قانونی طور پر بھی جرم ہے۔ پریس کانفرنس میں اتل پاٹل نے وزیر اعظم مودی پر بھی طنز کیا اور کہا، ''جیسے دہلی میں پی ایم او 'کلین چٹ آفس' بن گیا ہے، ویسے ہی مہاراشٹر کا سی ایم آفس 'چیٹ آفس' بن چکا ہے۔ عوام فیصلہ کرے کہ یہ چٹ آفس ہے یا چیٹ آفس۔''

انہوں نے وزیر اعظم سے اپیل کی کہ اگر واقعی 'بدعنوانی کے خلاف زیرو ٹالرنس' کا دعویٰ سچا ہے تو موہول کو 24 گھنٹے میں برطرف کیا جائے اور آزادانہ تحقیقات شروع کی جائیں۔ اس معاملے نے مذہبی طبقے میں بھی غصہ پیدا کیا ہے۔ جین سماج کے ارکان نے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ مندر اور ہاسٹل کی زمین عقیدت مندوں کے عطیات سے خریدی گئی تھی، جسے فروخت کرنا مذہبی دھوکہ ہے۔

آچاریہ گپتی ساگر جی مہاراج نے ٹرسٹ کے ذمہ داروں کو 24 گھنٹے میں معافی مانگنے کا الٹی میٹم دیا، بصورت دیگر قانونی کارروائی کی دھمکی دی۔ اتل پاٹل نے کہا کہ یہ معاملہ صرف زمین یا پیسے کا نہیں بلکہ عقیدے، قانون اور آئین کے ساتھ کھلواڑ ہے۔ انہوں نے کہا، ''جو لوگ عقیدت کے نام پر زمین اور دولت کا کھیل کھیل رہے ہیں، ان پر ایسی کارروائی ہو کہ سب کو 440 وولٹ کا جھٹکا لگے۔''

اسٹالن ایس آئی آر پر کل جماعتی اجلاس کی صدارت کریں گے

چنئی: (یو این آئی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے کے صدر ایم کے سٹالن ریاست میں انتخابی فہرستوں کی خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کرنے کے الیکشن کمیشن کے فیصلے کے خلاف متحدہ اپوزیشن کے مابین تبادلہ خیال کرنے اور ہم آہنگی پیدا کرنے اور اگلے اقدام کی حکمت عملی وضع کرنے لیے کل آل پارٹی میٹنگ کی صدارت کریں گے۔ شہر کے اسٹار ہوٹل میں منعقد ہونے والی یہ میٹنگ ان خدشات کے درمیان ہونے جا رہی ہے کہ 4 نومبر کو شروع ہونے والی ایس آئی آر کی کارروائی سے رائے دہندگان حق رائے دہی سے محروم ہو سکتے ہیں اور 2026 کے تمل ناڈو اسمبلی انتخابات سے قبل جمہوری عمل کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

مسٹر اسٹالن نے معاملے کی سنگین نوعیت کو اجاگر کرتے ہوئے تمام سیاسی جماعتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو درکنار رکھتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنے کے لیے متحد ہوں، کیونکہ یہ "شہریوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے" کی سازش ہے۔ انہوں نے

الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن کی ایس آئی آر کرانے کی عجلت اور مبہم طرز عمل، خاص طور پر نومبر اور دسمبر کے بارش کے مہینوں میں، عملی مشکلات پیدا کرے گا اور حق رائے دہی سے محرومی کا خطرہ ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایس آئی آر کے عمل سے خواتین، اقلیتوں اور درج فہرست ذاتوں جیسے کمزور طبقات متاثر ہوں گے، جو بہار میں بڑے پیمانے پر ووٹروں کو ہٹائے جانے کی مانند ہے جہاں مبینہ طور پر شفافیت کا فقدان درج کیا گیا ہے۔ اس آل پارٹی میٹنگ کا دعوت نامہ نہ صرف ڈی ایم کے کے اتحادی شراکت داروں کو دیا گیا ہے بلکہ سیاسی میدان کے تمام لیڈروں کو بھی دیا گیا ہے، جن میں پی ایم کے، ٹی وی کے اور اداکار سیمن کے این ٹی کے، اور دیگر شامل ہیں۔ اپوزیشن اے آئی اے ڈی ایم کے نے شفاف اور منظم نظرثانی کے ایجنڈے کا خیر مقدم کیا ہے لیکن ایس آئی آر کے نفاذ کے وقت اور طریقہ پر تنقید کی۔ بی جے پی نے اس کا دفاع کیا ہے کہ ایس آئی آر معمول کی کارروائی ہے اور مسٹر اسٹالن کی مخالفت پر سوال اٹھائے ہیں۔ اس میٹنگ کا مقصد ایس آئی آر سے نمٹنے اور "جمہوریت کی بنیاد "حق رائے دہی کی حفاظت کے لیے اجتماعی حکمت عملی مرتب کرنا ہے۔

جودھ پور: پھلودی میں ایک تیز رفتار ڈمپر نے مزدوروں سے بھری لوڈنگ ٹیکسی کو ٹکر ماردی، چار افراد ہلاک۔ 12 زخمی ہوگئے۔

راہل گاندھی نے 13 ریاستوں کے یوم تاسیس پر لوگوں کو مبارکباد دی

نئی دہلی: (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے ہفتہ کو 13 ریاستوں کے عوام کو ان کی ریاست کے یوم تاسیس پر مبارکباد دیتے ہوئے ملک کے متنوع رنگوں اور ثقافتی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ قابل ذکر ہے کہ آندھرا پردیش، انڈمان اور نکوبار جزائر، چھتیس گڑھ، چنڈی گڑھ، دہلی، ہریانہ، کرناٹک، کیرالہ، مدھیہ پردیش، پنجاب، پڈوچیری، تمل ناڈو، اور لکشدیپ کا قیام مختلف سالوں میں ہوا تھا، لیکن ایک ہی دن یکم نومبر کو تشکیل دیا گیا تھا۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں مسٹر گاندھی نے کہا کہ "ہر علاقے کی الگ شناخت ہندوستان کے 'تنوع میں اتحاد' کے جذبے کو مضبوط کرتی ہے۔ ان ریاستوں میں سے ہر ایک نے اپنی منفرد زبان، روایت، ثقافت اور محنت کے ذریعے قوم کے اتحاد اور ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔" اپنے پیغام میں انہوں نے ان ریاستوں کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اس خاص دن پر مساوات، انصاف اور ہم آہنگی کی اقدار کی توثیق کریں، کیونکہ یہ نظریات ہندوستان کو آگے بڑھنے کی طاقت دیتے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے ہم وطنوں سے محبت، بھائی چارے اور ترقی کی راہ پر آگے بڑھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہم مل کر ہی ایک مضبوط اور خوشحال ہندوستان بنا سکتے ہیں۔

پھلودی میں ٹیکسی اور ٹرک میں تصادم
4 افراد کی موت، 12 زخمی

پھلودی: (یو این آئی) راجستھان کے ضلع پھلودی میں پھلودی۔ بیکانیر قومی شاہراہ 11 پر جمعہ کی دیر رات ایک ٹیکسی کے ٹرک سے ٹکرا جانے سے چار لوگوں کی موت ہو گئی اور 12 دیگر زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع نے ہفتہ کو بتایا کہ کپاس چننے والے کارکن رات گئے بیکانیر کے راستے پر لوڈنگ ٹیکسی میں سفر کر رہے تھے۔ لوڈنگ ٹیکسی میں خواتین اور بچوں سمیت کل 15 افراد سوار تھے۔ تبھی ایک تیز رفتار ٹرک نے ٹیکسی کو ٹکر ماردی جس کے نتیجے میں 4 افراد جاں بحق جبکہ 11 دیگر زخمی ہو گئے۔ پولیس نے بتایا کہ ہوٹل میں موجود لوگوں اور پولیس نے زخمیوں کو فوری طور پر ضلع اسپتال پہنچایا، جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد سات افراد کو جودھ پور منتقل کیا گیا، جب کہ چار کو ڈسچارج کر دیا گیا۔ ٹرک ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا۔ پولیس اسے تلاش کر رہی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ متاثرین مدھیہ پردیش کے رہنے والے بتائے جاتے ہیں، جو ہر سال کپاس کے موسم میں مزدوری کرنے کے لیے پھلودی علاقے میں آتے ہیں۔

منی پور پولیس کے 387 اہلکار ڈی جی پی کے توصیفی رول سے سرفراز

امپھال: (یو این آئی) منی پور پولیس کے کُل 387 افسران اور اہلکاروں کو ان کی شاندار کارکردگی، بہادری، مخلصانہ خدمت اور فرض شناسی کے لیے ڈی جی پی کے توصیفی رول سے نوازا گیا ہے۔ منی پور پولیس نے ہفتے کے روز بتایا کہ "اس کے علاوہ سی آر پی ایف، بی ایس ایف، آسام پولیس اور فوج سمیت دیگر فورسز کے 36 افسران اور اہلکاروں کو بھی منی پور میں امن و سلامتی برقرار رکھنے میں ان کی مثالی خدمات کے لیے ڈی جی پی کے توصیفی رول سے نوازا گیا ہے۔

"جمعہ کے روز ایک کارروائی میں سکیورٹی فورسز نے کاکچنگ ضلع کے وائی کھونگ تھانے کی حدود میں داخل اُما تحصیل لائی چنگ شانگ پہاڑی علاقے سے اسلحہ اور گولے بارود کا ذخیرہ برآمد کیا۔ برآمد شدہ اسلحے میں دو میگزین کے ساتھ ایک انساس ایل ایم جی، ایک 12 بور ریپیٹر، ایک سنگل بیرل بولٹ ایکشن گن، ایک ایس بی بی ایل، 5.56 ملی میٹر کے 20 فعال کارتوس، 5.56 ملی میٹر کے 13 خالی ڈبے، تین 36 ایچ ای گرینیڈ، ایک گرینیڈ رنگ، ایک 51 ملی میٹر آئی ایل ایل جی پیرا بم، 51 ملی میٹر ایچ ای بم کے دو کور، پانچ اسٹن شیل، ایک بی پی جیکٹ، ایک جوڑی فولادی بی پی پلیٹ، ایک ہیلمٹ، دو میگزین پاؤچ، اور ایک چارجر کے ساتھ دو ٹی وائی ٹی ہینڈ سیٹ شامل ہیں۔

اسی دوران 30 اکتوبر کی رات کاکچنگ لام کھائی۔ پلیلیل روڈ پر بجوئے پور کے قریب چار طلبہ کے ساتھ مار پیٹ کے معاملے میں پولیس نے کل پانچ افراد کو گرفتار کیا نیز دو گاڑیوں کو بھی تصدیق کے لیے ضبط کر لیا گیا ہے، معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔

بہار انتخابات: سمراٹ چودھری پر عمر میں جعل سازی کا الزام
سپریا شرینیت کا کاروائی کا مطالبہ

پٹنہ: کانگریس کی ترجمان سپریا شرینیت نے بہار کے نائب وزیر اعلیٰ اور بی جے پی رہنما سمراٹ چودھری پر سنگین الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی بہار میں 'عمر کا جادو' دکھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چودھری نے مختلف مواقع پر اپنی عمر بدل کر پیش کی، جو نہ صرف انتخابی قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ جھوٹ اور فریب کی سیاست کی واضح مثال ہے۔ سپریا نے پٹنہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا، ''بی جے پی بہار میں جادو سے عمر بڑھا اور گھٹا رہی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ الیکشن کمیشن اب کیا کرتا ہے۔'' انہوں نے انکشاف کیا کہ 1995 کے تاراپور قتل معاملے میں سمراٹ چودھری نے خود کو نابالغ ثابت کرنے کے لیے حلف نامے میں اپنی عمر 15 سال لکھی

تھی، جس کی بنیاد پر انہیں ضمانت ملی لیکن 2010 کے حلف نامے میں وہ 28 سال کے ہو گئے اور اب 2025 میں انہوں نے اپنی عمر 56 سال بتائی ہے۔ سپریا نے طنز کیا، ''یہ کون سا کیلنڈر ہے جس میں وقت اتنی تیزی سے چلتا ہے؟'' انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک شخص کی جعل سازی نہیں بلکہ نریندر مودی اور امت شاہ کی سیاست کا آئینہ ہے۔ انہوں نے الزام لگایا، ''جھوٹ، ٹھگی اور دھوکہ دہی اب بی جے پی کے نظریے کا حصہ بن چکے ہیں۔ یہ ڈبل انجن کی حکومت جھوٹ کے سہارے چل رہی ہے۔'' سپریا شرینیت نے مزید کہا، ''اتنا سب ہونے کے باوجود نریندر مودی اور امت شاہ نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہے اور الیکشن کمیشن سو رہا ہے۔'' انہوں نے طنزیہ لہجے میں کہا کہ بہار میں ایسا لگتا ہے جیسے الیکشن کمیشن گہری نیند سو رہا ہے۔

وزیر اعظم مودی نے مختلف ریاستوں کے یومِ تاسیس کے موقع پر عوام کو مبارکباد دی

نئی دہلی: (یو این آئی) وزیرِ اعظم نریندر مودی نے آج ملک کی کئی ریاستوں کے یوم تاسیس کے موقع پر وہاں کے عوام کو مبارکباد پیش کی اور ان کی مالا مال ثقافتی وراثت اور ملک کی ترقی میں ان کے قیمتی تعاون کی تعریف کی۔ واضح رہے کہ مختلف برسوں میں، لیکن یکم نومبر کے دن ہی آندھرا پردیش، انڈمان و نکوبار جزائر، چھتیس گڑھ، چنڈی گڑھ، دہلی، ہریانہ، کرناٹک، کیرالہ، مدھیہ پردیش، پنجاب، پڈوچیری، تمل ناڈو اور لکشدیپ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ وزیرِ اعظم مودی نے کرناٹک کے عوام کو ریاست کے یوم تاسیس پر مبارکباد دیتے ہوئے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ "آج جب ہم کنڑ راجیوتسو منا رہے ہیں، تو ہم اُس جذبۂ محنت و مزاج کا جشن منا رہے ہیں جو کرناٹک کے عوام کی شناخت ہے۔ ہم کرناٹک کی عظیم ثقافت کا بھی جشن مناتے ہیں جو اس کے ادب، فن، موسیقی اور دیگر فنون میں جھلکتی ہے۔ یہ ریاست علم پر مبنی ترقی کی روح کی علامت ہے۔ میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ ریاست کے عوام خوشحال اور صحت مند رہیں۔" کیرالہ کے عوام کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے وزیرِ اعظم نے کہا کہ 'کیرالہ ایک ایسی ریاست ہے جس کے لوگ دنیا بھر میں مختلف شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر چکے ہیں اور اپنی منفرد پہچان بنا چکے ہیں۔ ریاست کے دلکش مناظر اور صدیوں پرانی وراثت ہندوستان کی رنگا رنگ ثقافتی شان و شوکت کی عکاسی کرتے ہیں۔ میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ کیرالہ کے عوام ہمیشہ صحت مند اور کامیاب رہیں۔" "وزیرِ اعظم نے مدھیہ پردیش کے عوام کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ "شاندار تاریخ اور ثقافتی وراثت کو سنبھالنے والے مدھیہ پردیش کے تمام اہلِ وطن کو یوم تاسیس کی بے شمار نیک تمنائیں۔ ملک کے دل میں بسنے والی یہ ریاست آج عوامی امنگوں کو سامنے رکھ کر ترقی کی نئی رفتار حاصل کر رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وکست بھارت کے عزم کی تکمیل میں یہاں کے باصلاحیت اور محنتی لوگوں کا بیش قیمت رول ہوگا۔" "چھتیس گڑھ کے عوام کو 25 ویں یوم تاسیس کی مبارکباد دیتے ہوئے مودی نے کہا کہ "چھتیس گڑھ کے اپنے تمام بھائی بہنوں کو ریاست کے پچیسویں یوم تاسیس کی دلی مبارکباد۔ یہ ریاست فطرت اور ثقافت سے جڑی ہوئی ہے اور آج ترقی کے نئے معیار قائم کر رہی ہے۔ جو علاقے کبھی نکسل انتہاپسندی سے متاثر تھے، آج ترقی کی دوڑ میں شامل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں کے محنتی اور ہنر مند عوام کی لگن اور کوشش سے یہ ریاست وکست بھارت کے ویژن کو حقیقت میں بدلنے میں اہم رول ادا کرے گی۔"

شملہ: سولن ضلع کے بادی انڈسٹریل ایریا تھانے کے علاقے میں ایک دواساز کمپنی میں آگ لگنے سے لاکھوں مالیت کے نقصان کا خدشہ ہے۔

نتن گڈکری کا بیتول-بھوپال شاہراہ کی ابتر حالت پر اظہار برہمی

بیتول: (یو این آئی) سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے مدھیہ پردیش میں بیتول-بھوپال ہائی وے کی ابتر حالت پر ناراضگی ظاہر کی۔ مسٹر گڈکری کا سڑکوں کی ابتر حالت پر ناراضگی کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے۔ ویڈیو میں، انہوں نے براہ راست افسران کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے سوال کیا کہ کیا انہیں ''ٹھیکیداروں سے ہفتہ مل رہا ہے؟'' درحقیقت، 28 اکتوبر کو صنعتی تنظیم سی آئی آئی کی طرف سے منعقدہ ایک پروگرام میں مسٹر گڈکری نے بیتول-بھوپال شاہراہ کی حالت پر سخت ناراضگی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ پروجیکٹ ڈائریکٹر اور ریجنل آفیسر سڑک کی خستہ حالی کے ذمہ دار ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا، "اگر سڑک حادثات بڑھ رہے ہیں تو

افسران کی کارکردگی کا آڈٹ کریں۔ جو افسران کام نہیں کر رہے ہیں، ان کی ترقی کو روکیں۔ اچھی سڑکیں عوام کا حق ہے اور کام کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔" انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس شاہراہ کے حوالے سے وزارت کے سکریٹری کو خط بھیجا ہے۔ انہوں نے افسران سے کہا، "سڑک کی حالت دیکھ کر مجھے خود شرم آئی۔ بیتول سے آگے کی سڑک بہت خراب ہے۔ 25 " اکتوبر کو مسٹر گڈکری اپنے کنبے کے ساتھ ستپڑہ ٹائیگر ریزرو پہنچے تھے۔ وہ بیتول-بھوپال ہائی وے سے برتھا گھاٹ ہو کر گزر رہے تھے، جہاں کی ویڈیو سوشل میڈیا پر خوب وائرل ہوئی۔ تقریباً ایک سال سے اس شاہراہ کی ابتر حالت کے تعلق سے لوگوں میں غصہ ہے۔ لوگ جگہ جگہ گڑھوں، نامکمل تعمیرات اور ٹول وصولی سے پریشان ہیں۔ کانگریس نے کنڈی ٹول پلازہ پر ٹول وصولی بند کرنے کا مطالبہ بھی کیا تھا۔

بہار اسمبلی انتخابات میں نفرت انگیز تقاریر، فرقہ وارانہ بیان اور طاقت کے غلط استعمال کو سختی سے روکا جائے: جماعت اسلامی ہند

نئی دہلی: (یو این آئی) بہار اسمبلی انتخاب میں نفرت انگیز مہم، اشتعال انگیزی اور طاقت کے بیجا استعمال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند نے کہا کہ الیکشن کا موضوع ریاست کی ترقی، صحت، امن و قانون اور تعلیم ہونا چاہئے اور اس ضمن میں الیکشن کمیشن کو اپنی آئینی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے۔ جماعت اسلامی ہند کے مرکز میں منعقد ہونے والی ماہانہ پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر پروفیسر سلیم انجینئر بہار اسمبلی انتخابات میں نفرت انگیز تقاریر، فرقہ وارانہ بیانیے اور طاقت کے غلط استعمال اور خواتین کے خلاف بڑھتے جرائم پر اظہار خیال کر رہے تھے۔ پریس کانفرنس میں ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) کے سکریٹری ندیم خان نے سی اے اے مخالف سیاسی کارکنان کی مسلسل قید پر اپنی سخت تشویش کا اظہار کیا۔ پروفیسر سلیم انجینئر نے بہار کے عوام سے اپیل کی کہ وہ آنے والے اسمبلی انتخابات میں اپنی دانشمندی اور ذمہ داری کا ثبوت دیں۔ انہوں نے کہا کہ ووٹ دینا صرف ایک حق نہیں بلکہ ایک ذمہ داری بھی ہے جو جمہوریت کی مضبوطی اور منصفانہ معاشرے کے قیام کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کو چاہیے کہ وہ سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کا چناؤ ان کے وژن، کارکردگی، دیانت داری اور عوامی مسائل جیسے غربت، بے روزگاری، تعلیم، صحت اور انصاف کے بنیاد پر کریں نہ کہ جذباتی، تفرقہ انگیز یا فرقہ وارانہ اپیلوں کی بنیاد پر۔ اس موقع پر جماعت اسلامی ہند نے تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ نفرت انگیز تقریروں، فرقہ وارانہ پولرائزیشن اور طاقت کے ناجائز استعمال سے گریز کریں۔ نائب امیر نے الیکشن کمیشن آف انڈیا سے مطالبہ کیا کہ انتخابات کو آزاد، منصفانہ اور شفاف بنانے کے لیے ضابطہ اخلاق پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بہار سیاسی شعور اور سماجی ہم آہنگی کی سرزمین رہی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ بہار کے عوام ایسے امیدواروں کا چناؤ کریں گے جو حقیقی ترقی، حق و انصاف اور امن کے لیے پرعزم ہوں۔ ملک میں خواتین کے خلاف بڑھتے جنسی جرائم پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر سلیم انجینئر نے تین حالیہ واقعات کی طرف اشارہ کیا۔ مہاراشٹر میں ایک خاتون ڈاکٹر کی خودکشی جس نے ایک پولیس افسر پر زیادتی کا الزام لگایا تھا، دہلی میں ایک اسپتال کی ملازمہ جو جعلی فوجی افسر کے ذریعے پھنسائی گئی اور ایک ایم بی بی ایس طالبہ کو نشہ دے کر بلیک میل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعات تنہا نہیں بلکہ سماج میں بڑے پیمانے پر آ رہی گراوٹ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس طرح کے واقعات اس عدم تحفظ کی ایسی تصویر پیش کرتے ہیں جو ملک کی خواتین کو روزمرہ کی زندگی میں درپیش ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) کی رپورٹ 'کرائم ان انڈیا' 2023 کا حوالہ دیتے ہوئے، جس میں خواتین کے خلاف 4,48,211 مقدمات درج ہیں، انہوں نے کہا کہ دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں خواتین کے تحفظ میں ناکامی نہایت تشویشناک ہے۔ اس ضمن میں جماعت اسلامی ہند نے تیز رفتار عدالتی کارروائی، متاثرین کو فوری انصاف کی فراہمی، پولیس، عدلیہ و صحت کے شعبے میں وسیع تر صنفی تحفظ کی تربیت و حساسیت کا مطالبہ کیا۔ تاہم پروفیسر سلیم نے خبردار کیا کہ صرف قوانین کافی نہیں ہیں۔ ہمیں سخت قوانین کیساتھ ساتھ ایک اخلاقی عوامی بیداری کی تحریک کی بھی ضرورت ہے تاکہ احترام، وقار، خدا کے خوف پر مبنی سماجی اقدار کو دوبارہ زندہ کیا جا سکے۔

وزیر اعلیٰ تلنگانہ کی توہین آمیز زبان، معافی مانگنے بنڈی سنجے کا مطالبہ

حیدر آباد: (یو این آئی) مرکزی مملکتی وزیر داخلہ بنڈی سنجے نے الزام عائد کیا ہے کہ تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے اپنی تقریر میں توہین آمیز زبان استعمال کی ہے۔ انہوں نے ان سے غیر مشروط معافی کا مطالبہ کیا ہے۔ بی جے پی قائد نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر وزیر اعلیٰ کے بیان کی مذمت کی جو انہوں نے جوبلی ہلز اسمبلی ضمنی انتخاب کی انتخابی مہم کے دوران دیا تھا۔ بنڈی سنجے نے لکھا "میں تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کے نامناسب اور اوچھے بیان کی سخت مذمت کرتا ہوں۔ پاکستان نے ہمیں دھکا دیا اور بھارت نے جواب نہیں دیا۔ یہ بیان ہمارے بہادر فوجیوں کی توہین ہے جنہوں نے آپریشن سندور کے دوران دہشت گرد کیمپوں کو تباہ کیا۔ ہندوستان کی ہر گلی میں ہمارے جوانوں کی بہادری پر فخر کی گونج سنائی دیتی ہے۔ "انہوں نے دعویٰ کیا کہ دنیا بھر میں آپریشن سندور کو وزیر اعظم نریندر مودی کی دہشت گردی کے

خلاف فیصلہ کن کارروائی کی علامت کے طور پر سراہا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ کو ملک کے عوام اور ان بہادر فوجیوں سے، جنہوں نے قوم کے لئے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالا، فوری معافی مانگنی چاہیے قبل ازیں، وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے کانگریس امیدوار نوین یادو کی انتخابی مہم کے دوران بی جے پی رہنماؤں پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ جوبلی ہلز میں کارپیٹ بمباری کرنے کی بات کرتے ہیں، مگر پاکستان کے خلاف جنگ کے دوران ایسا کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے مرکزی وزراء کشن ریڈی اور بنڈی سنجے کمار سے سوال کیا کہ کیا وہ ریاست کے لئے کوئی فنڈ لائے ہیں؟ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی قائدین یہ کہتے ہیں کہ وہ جوبلی ہلز پر کارپیٹ بمباری کریں گے۔ بی جے پی کے ارکان پارلیمنٹ وزیر اعظم مودی سے فنڈ مانگے بغیر جوبلی ہلز میں گھوم رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے ساتھ کانگریس رہنما اور سابق بھارتی کرکٹ کپتان محمد اظہر الدین بھی موجود تھے، جنہوں نے اسی دن ریاستی وزیر کے طور پر حلف لیا۔

مظفر پور: سڑک حادثے میں ایک شخص ہلاک، دو شدید زخمی، واقعہ کی اطلاع ملتے ہی تھانہ بوچاہا پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔

ووٹر لسٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف ایم وی اے کی ریلی

’ستیاچا مورچہ‘ کے نام سے نکالی گئی ریلی میں شرد پوار، ادھو ٹھاکرے، راج ٹھاکرے، بالا صاحب تھوراٹ اور جینت پاٹل سمیت ہزاروں افراد کی شرکت، ٹریفک افسران کے ساتھ پولیس کی بھاری نفری تعینات رہی، انتخابی فہرستوں کی درستی تک بلدیاتی انتخابات ملتوی کرنے کا مطالبہ

ممبئی (یو این آئی) مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) نے مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے ساتھ مل کر یکم نومبر 2025 کو ممبئی میں ووٹر فہرستوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف ایک وسیع سیاسی مارچ منعقد کیا جسے "ستیاچا مورچہ" کا نام دیا گیا۔ یہ ریلی جنوبی ممبئی کے فیشن اسٹریٹ سے شروع ہو کر میٹرو سنیما سمیت مرکزی مقامات سے گزرتی ہوئی برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے ہیڈکوارٹر پر ختم ہوئی۔ مارچ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور ٹریفک کنٹرول کے ساتھ پولیس کی بھاری نفری تعینات رہی۔ اس احتجاج میں اپوزیشن کے سرکردہ رہنماؤں ادھو ٹھاکرے، راج ٹھاکرے، شرد پوار، بالا صاحب تھوراٹ اور کانگریس لیڈر جینت پاٹل نے شرکت کی اور خطابات کیے۔ شرد پوار نے انتخابی فہرستوں کے ناقص انتظام پر الیکشن کمیشن آف انڈیا کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ یہ احتجاج حقیقی ووٹروں کے حقوق کی بحالی کی جمہوری جدوجہد ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انتخابی شفافیت کے بغیر انتخابات نہیں کرائے جانے چاہئیں۔ ادھو ٹھاکرے نے حکمراں جماعت پر ووٹر رجسٹروں میں دھاندلی کا الزام لگاتے ہوئے اسے "اپنا کونڈا" جیسی حرکت قرار دیا۔ انہوں نے عوامی بیت الخلاء پر ووٹر رجسٹریشن کے مبینہ واقعات اجاگر کیے اور بتایا کہ ان کی اپنی تفصیل میں جھوٹا موبائل نمبر درج کر کے ان کے ووٹ کو متاثر کرنے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ "ووٹ چوروں" کو عوام کو ووٹ کے ذریعے سبق سکھانا ہوگا۔ راج ٹھاکرے نے بھی دوہری ووٹنگ اور جعلی رجسٹریشن کے شواہد پیش کیے اور کہا کہ فرضی ووٹروں کا اندراج ریاست کے حقیقی ووٹر کی توہین ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ووٹر لسٹ مکمل صاف ہونے سے پہلے انتخابات نہ کرائے جائیں اور عوام سے اپیل کی کہ ایسے ووٹروں کو الیکشن کے دوران بے نقاب کریں۔ دیگر رہنماؤں نے بھی انتخابی شفافیت، منصفانہ عمل اور انصاف پر زور دیا۔ ایم وی اے اور ایم این ایس نے مطالبہ کیا کہ انتخابی فہرستوں کی درستی تک بلدیاتی انتخابات ملتوی کیے جائیں۔ اس دوران مہاراشٹر بی جے پی نے خاموش احتجاج کیا اور اپوزیشن پر جھوٹا بیانیہ پھیلانے کا الزام عائد کیا۔ یہ ستیہ مورچہ مہاراشٹر میں انتخابات اور ووٹر فہرستوں کی شفافیت پر بڑھتے ہوئے سیاسی تناؤ اور جمہوریت کے تحفظ کے دعوؤں کے درمیان ایک اہم پیش رفت کے طور پر سامنے آیا۔

ایم وی اے کا مارچ اقتدار سے محروم اتحاد کا ماتمی جلوس: بی جے پی

ممبئی (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی کے میڈیا سیل کے سربراہ نوناتھ بان نے آج مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کے مارچ کو اُن جماعتوں کا "ماتمی جلوس" قرار دیا جو اقتدار کھو چکی ہیں اور اب دوبارہ مشترکہ کرسی کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایم وی اے کے لیڈر یہ محسوس کر چکے ہیں کہ وہ نہ انفرادی طور پر اور نہ ہی اتحاد کی صورت میں آئندہ بلدیاتی انتخابات جیت سکتے ہیں، اسی لیے وہ سیاسی بقا کی کوشش میں ایسے مارچ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "آئین بچاؤ" جیسے نعرے لگا کر جھوٹے بیانیے پھیلانے کے باوجود لوک سبھا انتخابات میں ایم وی اے کو صرف 30 سیٹیں ملیں اور اُس وقت انہوں نے نہ الیکشن کمیشن اور نہ ہی ای وی ایم پر کوئی سوال اٹھایا۔ بان کے مطابق اسمبلی انتخابات میں بھی عوام نے ان کے بیانیے کو مسترد کیا اور اتحادی حکومت کے خلاف سخت فیصلہ دیا، جس کے بعد اب وہ دوبارہ سیاسی تماشہ آرائی میں مصروف ہیں۔ یہ بات انہوں نے آج بی جے پی کے ریاستی ہیڈکوارٹرز میں منعقد پریس کانفرنس میں کہی۔ ایم وی اے مارچ پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس اپنے مسلم ووٹ بینک کے خوف سے مارچ میں نمایاں طور پر پیچھے رہی اور نہ پارٹی کا جھنڈا دکھائی دیا اور نہ ہی بینر، جو اتحاد کی کمزوری ظاہر کرتا ہے۔ بان نے مزید طنز کیا کہ راج ٹھاکرے اور ان کی پارٹی ایم این ایس نے صرف اپنی موجودگی دکھانے کے لیے "مہمان فنکار" کا کردار ادا کیا ہے، کیونکہ ایم وی اے کی "فلم" پہلے ہی عوام نے فلاپ قرار دے دی ہے۔ بان نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی قیادت میں ترقی کی سیاست آگے بڑھے گی اور ایم وی اے چاہے کتنے بھی مہمان فنکار لائے، ان کی فلم ناکام رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ راہول گاندھی "ووٹ چوری کے نکسل نظریے" کو آگے بڑھا رہے ہیں اور اب ادھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے بھی اسی کی پیروی کر رہے ہیں، مگر عوام انہیں جواب دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب ایم وی اے نے لوک سبھا کی 30 نشستیں جیتیں یا کانگریس نے کرناٹک اور تلنگانہ میں کامیابی حاصل کی، تب کسی نے ای وی ایم پر اعتراض نہیں کیا۔ بان نے یہ بھی کہا کہ اگر ایم این ایس نے الگ مارچ کیا ہوتا تو بی جے پی اُس میں ضرور شریک ہوتی۔

اپوزیشن پارٹیوں کے ’’ووٹ چوری‘‘ احتجاج میں شرکت کے لئے راج ٹھاکرے نے ممبئی لوکل ٹرین میں سفر کیا

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے نے ریاست کی ووٹر لسٹوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف ایم این ایس اور مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کے زیر اہتمام مشترکہ ستیاچا مورچہ (سچائی کے لیے مارچ) میں شرکت کے لیے آج ممبئی لوکل ٹرین سے دادر سے چرچ گیٹ کے درمیان سفر کیا۔ سفید کرتا اور پائجامہ پہنے، راج نے ٹرین کے فرسٹ کلاس ڈبے میں اپنے محافظوں اور پارٹی لیڈران کے ہمراہ سفر کیا ایم این ایس سربراہ کے سفر نے مختلف اسٹیشنوں پر مسافروں اور پارٹی کے حامیوں کی بڑی بھیڑ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ دادر میں، پرجوش مسافر ٹھاکرے سے ملنے کے لیے جمع ہوئے، چند مسافرین نے ان کا ریلوے ٹکٹ پر آٹوگراف بھی لیا۔ خود راج ٹھاکرے نے اخباری نمائندوں کو بتلایا کہ اس سفر کے ٹکٹ کو وہ سنبھال کر رکھینگے جو کہ انکے لئے یادگار سفر ہے۔ ٹھاکرے کی آمد سے قبل چرچ گیٹ اسٹیشن پر پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی تاکہ ہجوم پر قابو پایا جاسکے۔ ٹرین کے سفر کے بعد راج نے ایک مقامی ہوٹل می چند منٹوں تک قیام کیا اور اسکے بعد فیشن اسٹریٹ سے نکالے گئے مارچ میں شرکت کی اور پھر برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) ہیڈکوارٹر کے مقابل تیار کئے گئے اسٹیج سے، اپوزیشن کے سرکردہ رہنماؤں بشمول ادھو ٹھاکرے، شرد پوار اور دیگر کے ہمراہ ووٹ چوری کے تعلق سے اظہار خیال کیا۔ ریاست کی اپوزیشن جماعتوں نے کمیشن پر انتخابی فہرستوں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔

شرد پوار کا جمہوری حق کے تحفظ پر زور، ووٹ دھاندلی روکنے کی اپیل

ممبئی (یو این آئی) این سی پی قائد شرد پوار نے آج ممبئی میں ستیچا مورچہ (سچائی کا مورچہ) سے خطاب کرتے ہوئے کارکنوں اور عوام سے کہا کہ سیاسی اختلافات بالائے طاق رکھ کر ووٹ کے جمہوری اور آئینی حق کا دفاع کریں، کیوں کہ ووٹروں کی دھوکہ دہی کو روکنا سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ اسمبلی انتخابات کے دوران بے ضابطگیوں نے پارلیمانی جمہوریت پر عوامی اعتماد کو متزلزل کیا ہے، لہٰذا جمہوریت پر بھروسہ قائم رکھنے اور لوگوں کے ووٹ کے آئینی حق کے تحفظ کے لیے متحد ہونا ناگزیر ہے۔ ادھو ٹھاکرے نے اس احتجاج کو کل جماعتی اتحاد کی یادگار قرار دیتے ہوئے سمیکت مہاراشٹر تحریک کے جذبے سے تعبیر کیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ووٹ چوری کی مبینہ کوششیں آئین کے لیے خطرہ اور جمہوری ڈھانچے پر براہِ راست حملہ ہیں۔ ادھو نے عوام سے کہا کہ وہ ووٹر فہرستوں میں اپنے نام اور پتے کی خود تصدیق کریں اور کسی بھی غلط یا غیر مجاز اندراج کی فوری نشاندہی کریں۔ ان کے مطابق، یہ مارچ محض ایک چنگاری ہے جو ووٹ چوروں کے خلاف بڑی تحریک کو جنم دے سکتی ہے، اور اس سلسلے میں عدالت سے بھی رجوع کر لیا گیا ہے۔ ادھو ٹھاکرے نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ جب مبینہ خامیوں کا اعتراف حکمران اتحاد کے بعض حلقے بھی کر رہے ہیں تو انتخابی فہرستوں میں اصلاحات میں تاخیر کیوں؟ انہوں نے کہا کہ شفافیت کے لیے اگر بلدیاتی انتخابات ایک سال بھی ٹل جائیں تو جمہوریت کا فائدہ ہے۔ راج ٹھاکرے نے کلیان دیہی، ڈومبیولی، مرباد، بھیونڈی اور مالابار ہل کے علاقوں میں بڑے پیمانے پر فرضی اور ڈپلیکیٹ ووٹر رجسٹریشن کے الزامات دہرائے۔ انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ بعض سرکاری عمارتوں اور عوامی بیت الخلاؤں کے پتے پر بھی ووٹر درج کیے گئے، جو ووٹرز کی توہین اور نظام کے ساتھ ناانصافی ہے۔ انہوں نے ووٹرز سے کہا کہ اگر کسی شخص کا نام متعدد فہرستوں میں ملے تو اسے پکڑ کر پولیس کے حوالے کریں، تاکہ انتخابی نظام کی اصلاح ممکن ہو۔ راج ٹھاکرے کے مطابق اس تحریک کا مقصد صرف ریاستی الیکشن کمیشن نہیں بلکہ الیکشن کمیشن آف انڈیا اور حکومتی طاقتوں کو بھی جوابدہ بنانا ہے۔ کانگریس رہنما بالا صاحب تھوراٹ نے اعادہ کیا کہ جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے ہر طرح کی قیمت ادا کی جائے گی اور جدوجہد جاری رہے گی۔

ممبئی باندرہ کا بلڈر نیرج کاکڑ فراڈ کیس میں گرفتار، بیوی، بیٹا اور ساتھی فرار

ممبئی (یو این آئی) باندرہ پولیس نے معروف ڈویلپر نیرج کاکڑ کو سہیل صوبیدار نامی ٹھیکیدار کے ساتھ 9.57 کروڑ کی مالی دھوکہ دہی اور جان سے مارنے کی دھمکی دینے کے الزام میں انہیں باندرہ ویسٹ میں واقع ان کی رہائش گاہ سے حراست میں لیا گیا۔ پولیس کے مطابق جمعہ کی رات دیر گئے ان کی گرفتاری کا عمل مکمل کیا گیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ ملزم کی بیوی دویا کاکڑ، بیٹا ساحل اور ان کے دو قریبی ساتھی اجل سنگھ اور وکاس کدم اس وقت مفرور ہیں اور انہیں تلاش کیا جا رہا ہے۔ گرفتاری کے بعد آج انھیں عدالت میں پیش کیا گیا جہاں اسے پولیس تحویل میں دیے جانے کا حکم جاری کیا گیا۔ شکایت گزار 39 سالہ سہیل صوبیدار نے الزام لگایا کہ نیرج کاکڑ، ان کی اہلیہ، بیٹے اور دو ساتھیوں نے دھوکہ دہی کی نیت سے معاہدہ کیا اور پھر ادائیگی کے معاملے میں بدعہدی کی۔ اس سلسلے میں باندرہ پولیس نے 30 اکتوبر کو باضابطہ طور پر ایف آئی آر درج کر لی تھی اور تفتیش کا آغاز کر دیا گیا۔ ایف آئی آر کے مطابق سہیل صوبیدار کی کمپنی کو نائک کاکڑ نواس 'پروجیکٹ کے لیے ٹھیکہ دیا گیا تھا جس کی مجموعی مالیت 9.57 کروڑ تھی۔ معاہدے میں طے ہوا تھا کہ صوبیدار کو معاوضے کے طور پر 6.51 کروڑ مالیت کا ایک فلیٹ دیا جائے گا۔ تاہم الزام ہے کہ کاکڑ نے نہ تو فلیٹ کی ملکیت منتقل کی اور نہ ہی کوئی رقم ادا کی، جس کے بعد یہ معاملہ پولیس تک پہنچا۔

نوی ممبئی: 127 ووٹروں کا رجسٹرڈ پتہ میونسپل کمشنر کی سرکاری رہائش گاہ ہے

ایم این ایس لیڈر کے دعوے کے بعد بوگس ووٹرز اور غلط اندراجات کا شبہ، ڈپلیکیٹ ناموں کو ہٹانے کا مطالبہ

نئی ممبئی: نئی ممبئی میں انتخابی ریکارڈ کی بڑھتی ہوئی جانچ کے درمیان مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) نے الزام لگایا ہے کہ 127 ووٹروں کا رجسٹرڈ پتہ میونسپل کمشنر کی سرکاری رہائش گاہ ہے۔

ایم این ایس نوی ممبئی سٹی کے صدر گجانن کالے نے پوچھا کہ کیا الیکشن کمیشن کے عہدیداروں کا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ کالے نے دعویٰ کیا کہ پتوں پر درج نام مقامی باشندے نہیں تھے۔ یہ دیگر ریاستوں کے غیر مراٹھی بولنے والے لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ الیکشن کمیشن کو اس کی تحقیقات کرنی چاہئے کہ یہ کیسے ہوا، اور اگر یہ نام موجود نہیں ہیں تو انہیں ہٹا دیا جائے۔ میونسپل کمشنر کیلاش شندے نے کہا کہ وہ اس معاملے کو تھانے کلکٹر کے دفتر کے ساتھ اٹھائیں گے، جس کے پاس ناموں کو ہٹانے کا اختیار ہے، اور تحقیقات کا مطالبہ کریں گے۔

یہ نیا تضاد راج ٹھاکرے کی زیر قیادت ایم این ایس کی دریافتوں کے بعد سامنے آیا ہے، جس نے پہلے بیلاپور میں 33000 سے زیادہ مشکوک اندراجات کا ایک ڈوزیئر پیش کیا تھا۔ ان میں 15000 سے زیادہ ڈپلیکیٹ نام اور 18403 اندراجات شامل ہیں جن کے بارے میں پارٹی کا دعویٰ ہے کہ وہ بوگس ہیں جن میں سے بہت سے نامکمل، غلط یا عجیب پتے ہیں۔ ان میں جوئی نگر کے ’سولبھ شوچالیہ‘ (ایک عوامی بیت الخلا) میں رجسٹرڈ ووٹر شامل ہے اور 250 نام صرف ’پام بیچ روڈ، سانپاڑا‘ کے پتے پر، بغیر کسی عمارت کے نام یا مکان نمبر کے پائے گئے ہیں۔ کالے نے کہا کہ بیت الخلاء سے لے کر سرکاری رہائش تک، ہر جگہ جعلی اندراجات ہیں۔ ہم توثیقی پروٹوکول کی ناکامی دیکھ رہے ہیں، انہوں نے نوی ممبئی میں پائے جانے والے نتائج کو پورے مہاراشٹر کے بڑے پیٹرن سے جوڑتے ہوئے اس طرح کی بات کی۔ کالے نے کہا کہ ہمارے لیڈر راج ٹھاکرے نے حال ہی میں کہا ہے کہ مہاراشٹر کی ووٹر لسٹ میں تقریباً 9.7 ملین بوگس اور غلط اندراجات ہیں۔

الیکشن کمیشن نے تصدیق کی ہے کہ اب تک 4000 سے 5000 ڈپلیکیٹ ناموں کو ہٹا دیا گیا ہے اور گھر گھر تصدیق اور ڈیتھ سرٹیفکیٹ کا آڈٹ جاری ہے۔

مہاراشٹر بورڈ کے امتحانات کی تاریخیں جاری

بارہویں کے 10 فروری اور دسویں کے 20 فروری سے شروع

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن نے تعلیمی سال 2026 کے لیے دسویں (ایس ایس سی) اور بارہویں (ایچ ایس سی) امتحانات کی تاریخوں کا اعلان کر دیا ہے۔ بورڈ کے مطابق تفصیلی شیڈول بورڈ کی سرکاری ویب سائٹ پر جاری کر دیا گیا ہے، جہاں طالب علم امتحانی پروگرام سے متعلق مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جاری کردہ شیڈول کے تحت ایچ ایس سی امتحانات 10 فروری 2026 کو شروع ہوں گے اور 11 مارچ 2026 تک جاری رہیں گے۔ امتحان دوپہر اور صبح کی دو شفٹوں میں لیا جائے گا، جن میں صبح کا پیپر 11 بجے سے دوپہر 2 بجے تک جبکہ دوپہر کی شفٹ 3 بجے سے شام 6 بجے تک مقرر کی گئی ہے۔ اسی طرح ایس ایس سی امتحانات 20 فروری 2026 سے شروع ہوں گے اور 18 مارچ 2026 تک جاری رہیں گے۔ بورڈ کے مطابق دونوں جماعتوں کے لیے امتحانی اوقات ایک جیسے رہیں گے، صبح 11 بجے سے دوپہر 2 بجے تک اور مخصوص مضامین کے لیے دوپہر 3 بجے سے شام 6 بجے تک۔ یہ شیڈول جاری ہونے کے بعد طلبہ کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنی تیاریوں کو حتمی شکل دیں اور بورڈ کی ویب سائٹ پر موجود مکمل ٹائم ٹیبل کے مطابق مطالعہ کا شیڈول ترتیب دیں۔

بیسٹ کے نئے بس روٹس اور سروسیز میں تبدیلیوں کا اعلان

ممبئی: برہان ممبئی الیکٹرک سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ (بی ای ایس ٹی) انڈرٹیکنگ نے اپنی بس سروس میں اہم تبدیلیوں اور بہتریوں کا اعلان کیا ہے جو یکم نومبر سے لاگو ہوگا۔ اس تنظیم نو میں بس کے نئے روٹس، روٹ کی اصلاح، منسوخی، اور کئی روٹس کو اے سی سروس میں تبدیل کرنا شامل ہے، جس کا مقصد مسافروں کی سہولت اور آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانا ہے۔

نئی متعارف کرائی گئی سروس میں روٹ A-101 شامل ہے، جو ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس کے درمیان چلے گا۔ یہ شہر کے اہم مقامات بشمول جی ڈی سومانی روڈ، صدر ہوٹل، قلابہ، ہتاتما راج گرو چوک اور میڈم کاما روڈ کو جوڑ دے گا اور ہفتے میں چھ دن پیر سے ہفتہ تک کام کرے گا۔ واپسی کے سفر میں ہتاتما چوک، ویر نریمن روڈ، چرچ گیٹ اور دیگر اہم مقامات شامل ہوں گے۔ اس تبدیلی کا مقصد جنوبی ممبئی میں بہتر رابطہ فراہم کرنا ہے۔

بیسٹ نے کئی موجودہ راستوں کی بھی تشکیل نو کی ہے۔ مثال کے طور پر، روٹ A-1، الیکٹرک ہاؤس اور قلابہ ڈپو کے درمیان، اب چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس پر ختم ہو جائے گا اور صرف سی ایس ایم ٹی اور سانتا کروز ڈپو کے درمیان چلے گا۔ روٹ A-6 بیک بے ڈپو اور ٹاٹا پاور اسٹیشن کے درمیان تبدیل شدہ اوقات اور راستوں کے ساتھ کام کرے گا۔ کئی دوسرے راستوں جیسے A-44، A-47، A-48، اور A-49، میں بھی راستے کی لمبائی کو مختصر کر کے یا ٹرمینلز کو تبدیل کر کے ترمیم کی گئی ہے۔ کچھ روٹس کو منسوخ بھی کر دیا گیا ہے، جیسے کہ روٹ A-79 پر کچھ سروس سیگمنٹس کی معطلی اور کانجور مارگ سے آگے روٹ A-216 کے لیے توسیع کو واپس لینا۔

بیسٹ سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے کچھ راستوں کو ایئر کنڈیشنڈ سروس میں اپ گریڈ کر رہا ہے۔ مالونی سے دہیسر تک روٹ A-207، باندرہ سے فادر اگنیل آشرم تک روٹ A-211، اور وکرولی ڈپو سے مہا کالی گپھا تک روٹ A-410 ان اپ گریڈ میں شامل ہیں۔ تبدیلیوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے بیسٹ کے ایک اہلکار نے کہا کہ یہ اقدامات آپریشن کو ہموار کرنے، بھیڑ کو کم کرنے، اور مسافروں کے آرام کو بڑھانے کے لیے کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد ممبئی والوں کو زیادہ موثر، قابل اعتماد، اور آرام دہ پبلک ٹرانسپورٹ فراہم کرنا ہے۔

ڈی آر آئی نے منشیات کی اسمگلنگ کی بڑی کوشش کو ناکام بنا دیا

چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے پر 47 کروڑ روپے مالیت کی کوکین ضبط، 5 افراد گرفتار

ممبئی: منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف ایک بڑے کریک ڈاؤن میں، ڈائریکٹوریٹ آف ریونیو انٹیلی جنس (ڈی آر آئی)، ممبئی زونل یونٹ نے، ممبئی کے چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے پر کولمبو سے آنے والی ایک خاتون مسافر سے 4.7 کلو گرام کوکین ضبط کی، جس کی مالیت غیر قانونی مارکیٹ میں تقریباً 47 کروڑ روپے ہے۔ مخصوص معلومات پر کارروائی کرتے ہوئے، ڈی آر آئی حکام نے مسافر کو پہنچنے پر روکا اور اس کے سامان کی اچھی طرح جانچ پڑتال کی، تو کافی کے پیکٹوں میں چھپے ہوئے سفید پاؤڈر نما مادے کے نو تھیلے دریافت ہوئے۔ این ڈی پی ایس فیلڈ ٹیسٹ کٹ کا استعمال کرتے ہوئے برآمد شدہ مادوں کی جانچ سے کوکین کے لیے مثبت نتیجہ برآمد ہوا۔

ایک تیز فالو اپ آپریشن میں حکام نے ہوائی اڈے پر منشیات کے اصل وصول کنندہ کو پکڑ لیا۔ مزید تحقیقات کے نتیجے میں کوکین کی فنانسنگ، لاجسٹکس، جمع کرنے اور تقسیم کرنے میں ملوث سنڈیکیٹ سے مزید تین افراد کو گرفتار کیا گیا۔ پانچوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تمام پانچوں ملزمن کے خلاف نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹراپک سبسٹینس (این ڈی پی ایس) ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ڈی آر آئی کے ایک اہلکار نے کہا کہ اس کھیپ کے پیچھے اسمگلنگ کے بڑے نیٹ ورک کا پتہ لگانے کے لیے مزید تفتیش جاری ہے۔ ڈی آر آئی منشیات کی سپلائی چین میں مسلسل خلل ڈال کر، بین الاقوامی اسمگلنگ سنڈیکیٹس کو ختم کر کے، اور ملک کی صحت، سلامتی اور مستقبل کی حفاظت کر کے منشیات سے پاک ہندوستان کی تعمیر کے اپنے عزم کا اعادہ کرتا ہے۔

میرا بھائیندر میونسپل کمشنر کے کیبن میں گندا پانی برآمد

میرا بھائیندر: میرا-بھائیندر میونسپل کارپوریشن (ایم بی ایم سی) کی عمارت میں ایک چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ سابق میئر جیوتسنا ہسنالے نے اطلاع دی کہ میونسپل کمشنر کے کیبن میں رکھی پینے کے پانی کی بوتل میں گندا پانی ہے، جس سے شہر کی پانی کی فراہمی کے معیار کے بارے میں سنگین خدشات پیدا ہوئے ہیں۔

اپنی مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے ہسنالے نے کہا کہ اگر کمشنر کے کیبن میں گندا پانی پایا جاتا ہے، تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ شہر میں عام لوگوں کو کس طرح کا پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے شہری انتظامیہ سے فوری تحقیقات اور اس غفلت کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ معاملہ اس وقت بڑھ گیا جب پتہ چلا کہ گندا پانی ایم بی ایم سی کا لوگو والی بوتل میں ذخیرہ کیا گیا تھا، جس سے انتظامیہ کی واضح غفلت اور نگرانی کی کمی کا پردہ فاش ہو گیا۔

اس واقعے نے عوام میں غصے کا اظہار کرتے ہوئے پانی کی فراہمی کے نظام میں مسلسل خرابیوں پر اپنے غصے اور مایوسی کا اظہار کیا، جس کا براہ راست اثر صحت عامہ اور حفاظت پر پڑتا ہے۔ بہت سے لوگ اب ایم بی ایم سی کے پانی کی تقسیم کے عمل کی شفافیت اور سخت نگرانی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

مڈھ-ورسووا پل کو مرکزی حکومت کی منظوری مل گئی

ممبئی: مڈھ-ورسووا پل، جو مڈھ جزیرہ نما کو مین لینڈ ورسووا سے جوڑے گا، کو مرکزی حکومت کی جانب سے ہری جھنڈی مل گئی ہے۔ تقریباً 2.5 کلومیٹر لمبا اور مڈھ کریک پر پھیلا ہوا، کیبل سے بنے ڈھانچے کو مرکزی وزارت ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی سے اصولی منظوری مل گئی ہے۔ اصل میں 1967 کے سٹی ڈیولپمنٹ پلان میں تصور کیا گیا تھا، اس منصوبے کے لیے ٹینڈر گزشتہ سال مارچ میں جاری کیے گئے تھے، اور ورک آرڈر اسی سال ستمبر میں جاری کیا گیا تھا۔ یہ 2395 کروڑ کا پل مکمل ہونے کے بعد ورسووا سے مڈھ تک کا سفر 90 منٹ سے گھٹ کر 5 منٹ رہ جائے گا، کیونکہ ڈرائیوروں کو اب لنک روڈ، ایس وی روڈ، ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے اور مالونی کے ذریعے مڈھ تک 22 کلومیٹر کا سرکٹس راستہ اختیار نہیں کرنا پڑے گا۔

اگرچہ مرکزی محکمہ جنگلات اور مہاراشٹر کوسٹل زون مینجمنٹ اتھارٹی دونوں کی طرف سے اجازت دی گئی ہے، بمبئی ہائی کورٹ سے حتمی منظوری زیر التوا ہے۔

مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر اور ممبئی نارتھ کے ایم پی پیوش گوئل نے اجازت کو تیز کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ گوئل نے کہا کہ مڈھ-ورسووا پل جدید انجینئرنگ کا ایک شاہکار بننے کے لیے تیار ہے، جو تیز، محفوظ اور پائیدار رابطہ فراہم کرتا ہے جو پورے ممبئی میں ہمارے سفر کے طریقے کو بدل دے گا۔ مقامی کولی کمیونٹی کے اعتراضات کے بعد اس پروجیکٹ کو 2020 میں حتمی شکل دی گئی تھی، توقع ہے کہ اگلے چند مہینوں میں اس کا آغاز ہو جائے گا۔ اسے تین سال میں مکمل کیا جائے گا۔

انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن نے ریاست گیر احتجاج کا اعلان کیا

ستارہ کے پھلٹن سب ڈسٹرکٹ اسپتال کی خاتون میڈیکل افسر کی خودکشی معاملے میں انصاف کا مطالبہ

ممبئی: انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن (آئی ایم اے) مہاراشٹر نے ستارہ کے پھلٹن سب ڈسٹرکٹ اسپتال کے ایک نوجوان سرکاری میڈیکل آفیسر، جس نے مبینہ طور پر پولیس کی ہراسانی کے بعد خودکشی کر لی تھی، کے لئے انصاف کا مطالبہ کرتے ہوئے ریاست گیر احتجاج کا اعلان کیا ہے۔

ایسوسی ایشن نے اعلان کیا ہے کہ احتجاج میں 7 سے 13 نومبر تک پرائیویٹ اسپتالوں اور کلینکوں میں او پی ڈی خدمات کو بتدریج بند رکھا جائے گا، اور اگر حکومت کارروائی نہیں کرتی ہے تو 14 نومبر سے مہاراشٹر بھر میں صحت کی خدمات کو مکمل طور پر بند کر دیا جائے گا۔

یہ فیصلہ گزشتہ روز آئی ایم اے کے عہدیداروں کی ایک آن لائن میٹنگ کے دوران متفقہ طور پر لیا گیا۔ آئی ایم اے نے مہاراشٹر گورنمنٹ میڈیکل آفیسرز ایسوسی ایشن، مہاراشٹر ایسوسی ایشن آف ریزیڈنٹ ڈاکٹرز (ایم اے آر ڈی) اور دیگر طبی تنظیموں کے ساتھ مل کر جوابدہی اور نظامی اصلاحات کا مطالبہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

قبل ازیں مہاراشٹر ایسوسی ایشن آف ریزیڈنٹ ڈاکٹرس نے ریاست بھر میں پرامن احتجاج شروع کیا جس میں متوفی خاتون میڈیکل آفیسر کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا گیا۔ 3 نومبر سے، رہائشی ڈاکٹر سرکاری اسپتالوں میں حفاظتی نظام اور کام کی جگہوں کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ایمرجنسی اور آئی سی یو خدمات کو جاری رکھتے ہوئے تمام نان ایمرجنسی ڈیوٹی معطل کر دیں گے۔

آئی ایم اے مہاراشٹر کے صدر ڈاکٹر سنتوش کدم کے مطابق ریاست بھر کے ڈاکٹر احتجاج کے طور پر او پی ڈی اور اسپتالوں میں ڈیوٹی کے دوران سیاہ پٹیاں باندھیں گے۔ پھر اسپتالوں میں آگاہی بینرز لگائے جائیں گے، ساتھ ہی سوشل میڈیا پر انصاف کا مطالبہ کرنے والی مہم بھی چلائی جائے گی۔

2 نومبر کو ممبئی، پونے، ناگپور، اور چھترپتی سمبھاجی نگر میں مشعل جلوس کا انعقاد کیا جائے گا، جس میں ڈاکٹر اور عوام دونوں شرکت کریں گے۔ 3 نومبر سے ڈاکٹرز انتظامی کاموں، سرکاری ہیلتھ اسکیموں اور سرکاری اجلاسوں کا بائیکاٹ کریں گے۔ اگر حکومت نے جواب نہ دیا تو 7 اور 13 نومبر کے درمیان او پی ڈی بند کر کے احتجاج میں شدت لائی جائے گی اور 14 نومبر سے مہاراشٹر میں صحت کی خدمات مکمل طور پر بند رہیں گی۔

تہواروں میں بلڈ ڈونیشن کیمپ کے باوجود ممبئی کو خون کی شدید قلت کا سامنا

مریضوں کو ایک یونٹ کے لیے 24 گھنٹے سے زیادہ انتظار کرنا پڑ رہا ہے

ممبئی: گنیش چترتھی جیسے تہواروں کے دوران بڑے پیمانے پر عطیہ کی مہم کے باوجود، ممبئی کو خون کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جس سے مریضوں اور ان کے اہل خانہ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بہت سے مریضوں کو اپنی ضرورت کے خون کے لیے 24 گھنٹے سے زیادہ انتظار کرنا پڑا، جب کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم عطیات کے لیے فوری اپیلوں سے بھرے پڑے ہیں۔ بوریولی کے میونسپل بون میرو ٹرانسپلانٹ سینٹر میں، نوجوان ردرانش گڈیکر کو ’او-پازیٹو‘ خون کی ضرورت تھی۔ اس کے والد نے شہر بھر کے کئی بلڈ بینکوں کا دورہ کیا اور 24 گھنٹوں کے بعد تھانے میں صرف ایک یونٹ خون حاصل کر سکے۔

اسی طرح معین شیخ نے اپنی 25 دن کی بیٹی کے لیے ’او-نگیٹیو‘ خون کی تلاش میں ساری رات گزار دی، وہ سرکاری اور پرائیویٹ دونوں بلڈ بینکوں کا دورہ کرتے رہے، اس سے پہلے کہ وہ اگلے دن اسے حاصل کر سکے۔

اسٹیٹ بلڈ ٹرانسفیوژن کونسل (ایس بی ٹی سی) کے مطابق ممبئی میں 58 بلڈ بینک ہیں۔ تاہم روزانہ کی کھپت 500-1000 یونٹس کے درمیان ہے، جو دستیاب اسٹاک سے کہیں زیادہ ہے۔ کے ای ایم، نائر، سائن، جے جے، بندرا بھابھا، اور ٹاٹا بلڈ بینک سمیت بڑے اسپتالوں میں مجموعی طور پر صرف 1101 یونٹس خون ہیں، جو صرف دو سے چار دن کے لیے کافی ہیں۔ گھاٹ کوپر کے سمرپن بلڈ سینٹر کے نتن مانیار نے صورتحال کی سنگینی کی تصدیق کی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری روزمرہ کی ضرورت صرف روزانہ جمع کرنے سے پوری ہو رہی ہے۔ میرے بلڈ بینک میں مانگ دوگنی ہو گئی ہے۔ مانیار نے وضاحت کی کہ بہت سے باقاعدہ خون کے عطیہ دہندگان اسکول اور کالج کی چھٹیوں کے دوران دور رہتے ہیں اور جن لوگوں نے اگست-ستمبر کے دوران عطیہ کیا وہ عطیات کے درمیان لازمی تین ماہ کے وقفے کی وجہ سے اب بھی عطیہ دینے کے لیے نااہل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ہر رات خون کے لیے 8 سے 10 کالز موصول ہوتی ہیں۔ بہت سے رشتہ دار ایس بی ٹی سی کی ویب سائٹ چیک کرتے ہیں۔ 7 نومبر سے او پی ڈیز بند ہیں۔

آئینۂ شہر

اسمارٹ فون کے بجائے اچھی کتابوں میں وقت لگائیں

وزیراعلیٰ یوگی نے گورکھپور میں کتاب میلہ کا افتتاح کیا

گورکھپور:(یواین آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اسمارٹ فون پر فضول وقت ضائع نہ کریں بلکہ اپنے وقت کا بہتر استعمال کتابوں کے مطالعے میں کریں۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو دین دیال اُپادھیائے گورکھپور یونیورسٹی (ڈی ڈی یو) کے احاطے میں منعقد گورکھپور کتاب مہوتسو 2025 کا افتتاح کیا۔ یہ کتاب میلہ 1 سے 9 نومبر تک جاری رہے گا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ اسمارٹ فون پر ضرورت سے زیادہ انحصار نوجوانوں میں افسردگی اور بے چینی کو بڑھا رہا ہے ۔ وزیر اعظم مودی کی کتاب ایگزام واریئرز طلبہ کے لیے ایک مفید رہنما ہے، جسے ہر طالب علم کو پڑھنا چاہیے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اچھی کتابیں نہ صرف امتحانات میں مدد کرتی ہیں بلکہ زندگی کے مشکل وقتوں میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ مذہبی، ماحولیاتی، تکنیکی اور مصنوعی ذہانت سے متعلق کتابیں ہمیں علم اور تحریک فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو چاہیے کہ اسمارٹ فون پر خرچ کم

کریں اور کتابوں میں سرمایہ کاری کریں۔ یہ پروگرام نیشنل بک ٹرسٹ (این بی ٹی) اور ڈی ڈی یو یونیورسٹی کے اشتراک سے منعقد کیا گیا ہے۔

افتتاح کے موقع پر وزیر اعلیٰ نے بچوں میں کتابیں تقسیم کیں اور اسکولی طلبہ سے گفتگو بھی کی۔ انہوں نے کہا کہ انسان کی سب سے بڑی رہنما اور سچی ساتھی اچھی کتابیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے ہندوستان کی شرون روایت اور گرو۔ششیہ روایت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے رِشیوں نے علم کو تحریری شکل میں محفوظ کر کے آنے والی نسلوں تک پہنچانے کی شاندار روایت قائم کی۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ یہ کتاب مہوتسو اگلے 9 دنوں تک 200 سے زائد اسٹالوں کے ذریعے گورکھپور اور مشرقی اتر پردیش کے لوگوں کو اپنی پسند کی کتابیں خریدنے کا بہترین موقع فراہم کرے گا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کے خیالات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مودی جی ہمیشہ کہتے ہیں کہ جب شہری پڑھتے ہیں تبھی ملک آگے بڑھتا ہے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گورکھپور کی سرزمین اس لیے بھی خاص ہے کہ گزشتہ 100 برسوں سے گیتا پریس ہندوستان اور دنیا بھر میں سناتن دھرم کی فکر و فلسفہ کو اپنی کتابوں کے ذریعے عام کر رہا ہے۔ انہوں نے مشہور ادیبوں فراق گورکھپوری، منشی پریم چند، پروفیسر وشنو ناتھ ترپاٹھی کا ذکر کیا اور حال ہی میں انتقال کر گئے ممتاز ادیب شری رام ورش مشرا کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

عصمت دری اور قتل کے مجرم کو سزائے موت

شاہجہاں پور:(یواین آئی) اتر پردیش میں ضلع شاہجہاں پور کی پوکسو عدالت نے سات سالہ بچی کی عصمت دری اور اس کی چھوٹی بہن کو قتل کرنے کے الزام میں مجرم کو موت کی سزا سنائی ہے۔ گزشتہ 22 فروری 2021 کو، سات اور پانچ سال کی دو بہنیں کینٹ تھانہ علاقہ میں واقع گاؤں کے پرائمری اسکول میں نہانے گئیں۔ اس دوران ملزم انیل عرف چمیلی انہیں بسکٹ اور شہد کی لالچ دے کر گاؤں سے دور کھیت میں لے گیا، بڑی بہن کی عصمت دری کی اور چھوٹی بہن کو قتل کر دیا۔ خصوصی جج منوج کمار سدھو نے جمعہ کے روز ملزم کو قصوروار قرار دیتے ہوئے اسے موت کی سزا سنائی۔ اس سلسلے میں تفصیلی معلومات فراہم کرتے ہوئے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رجنیش کمار مشرا نے ہفتہ کے روز بتایا کہ اس معاملے کی رپورٹ 23 فروری 2021 کو کینٹ تھانے میں درج کرائی گئی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ 22 فروری کو ملزم انیل عرف چمیلی نے دونوں لڑکیوں کو بسکٹ دینے کی لالچ میں ایک کھیت میں لے جا کر بڑی بہن کی عصمت دری کی۔

بی جے پی کی عوام مخالف پالیسیوں سے ہر طبقے کو استحصال اور ذلت کا سامنا: اکھلیش

لکھنؤ،(یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے ہفتہ کے روز کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی عوام مخالف پالیسیاں اس کے زوال کا سبب بن گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار کے غرور میں آکر بی جے پی لوگوں کی روزی روٹی چھین رہی ہے اور سماج کے ہر طبقے کو استحصال اور ذلت کا سامنا ہے ۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی اب ان لوگوں کو بھی نہیں بخش رہی ہے جنہوں نے کبھی اسے ووٹ دیا تھا۔ بی جے پی کے حامی عوام کو تکلیف پہنچانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ بی جے پی سے وابستہ لوگ اب اپنی ہی تذلیل اور استحصال کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ ایس پی کے صدر نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے کسانوں سے جھوٹے وعدے کیے اور انہیں کبھی پورا نہیں کیا۔ کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کا وعدہ دھوکہ ثابت ہوا ہے۔ کسان ہر موسم میں ڈی اے پی اور یوریا کے لیے جدوجہد کرتے ہیں،

جبکہ حکومت ان کی فصلوں کے لیے ایم ایس پی فراہم کرنے میں بھی ناکام رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کسانوں کو کھاد، نوجوانوں کو نوکریاں اور خواتین کی حفاظت کو یقینی بنانے میں ناکام ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی ریاست میں اپنے عروج پر ہے۔ امن وامان مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ سائبر کرائم اور خواتین کے خلاف جرائم یو پی میں سب سے زیادہ ہیں، مگر حکومت بے دست وپا دکھائی دیتی ہے۔ مسٹر اکھلیش نے بی جے پی پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا، "بی جے پی کے ارکان کسی کے وفادار نہیں ہیں؛ دھوکہ دہی ان کی سب سے بڑی پہچان ہے ۔ ہمیں سکون تب ہی ملے گا جب بی جے پی اقتدار سے بے دخل ہوگی۔ "انہوں نے کہا کہ عوام اب بی جے پی کی سچائی کو سمجھ چکے ہیں اور وقت آنے پر جواب دیں گے۔

بار کونسل کے انتخابات میں مبینہ منمانی کے الزام میں ایلڈرس کمیٹی کے چیئرمین کی برخاستگی پر اٹاوہ میں ہنگامہ

اٹاوہ:(یواین آئی) اتر پردیش کے اٹاوہ میں وکلاء ایلڈرس کمیٹی کے چیئرمین شانتی سوروپ پاٹھک کو ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے انتخابات میں مبینہ منمانی کے الزام میں برطرف کرنے پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ وکلاء نے تشدد کا سہارا لیا اور کچہری کے احاطے میں پتلا جلایا۔ صدارتی امیدوار پربل پرتاپ سنگھ نے موجودہ صدر انل کمار سنگھ گور پر سوربھ کمار نامی وکیل کے ذریعے جھوٹی شکایت درج کرانے کا الزام لگایا ہے، جس کی بنیاد پر یوپی بار کونسل نے ایلڈرس کمیٹی کے چیئرمین شانتی سوروپ پاٹھک کو برطرف کر دیا ہے۔ جھوٹی شکایت کرنے کے الزامات کا سامنا کرنے والے وکیل سوربھ کمار کا کہنا ہے کہ ان کی جانب سے کوئی شکایت درج نہیں کروائی گئی۔ ان کے نام پر جھوٹی شکایت درج کرائی گئی، جس کی بنیاد پر یوپی بار کونسل نے ایلڈرس کمیٹی کے چیئرمین شانتی سوروپ پاٹھک کو برطرف کیا ہے۔ ناراض وکلاء کا کہنا ہے کہ موجودہ صدر انل کمار سنگھ انتخابات کو ملتوی کرنا چاہتے ہیں۔ اٹاوہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کا انتخاب 7 نومبر کو تجویز کیا گیا ہے، لیکن اس کارروائی کی وجہ سے الیکشن ملتوی ہونے کے امکانات ہیں۔ اٹاوہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے انتخاب میں منمانی کی شکایت پر یوپی بار کونسل میں ایلڈرس کمیٹی کے چیئرمین شانتی سوروپ پاٹھک کو برطرف کر دیا گیا ہے ۔ یوپی بار کونسل کی اس کارروائی کی وجہ سے 7 نومبر کو مجوزہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے انتخابات ملتوی ہونے کے امکانات ہیں۔ تاہم اس حوالے سے 3 نومبر کو اجلاس طلب کیا گیا ہے جس میں انتخابات کے انعقاد اور ووٹر لسٹ کی درستگی پر بات کی جائے گی۔ یوپی بار کونسل کے چیئرمین شیو کمار گوڑ نے اٹاوہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے انتخابات میں قواعد کی خلاف ورزی اور بار کونسل کی ہدایات کو نظر انداز کرنے پر ایلڈرس کمیٹی کے چیئرمین شانتی سوروپ پاٹھک کو فوری طور پر برطرف کر دیا ہے۔

پریاگ راج میں آشا کارکنوں کی ہڑتال

پریاگ راج:(یواین آئی) اتر پردیش کے

ووٹ کے لئے اتنی نفرت درست نہیں

جمہوریت میں ایسا نہیں ہونا چاہئے : اعظم خان

آگرہ: بچہ پھسل کر کنویں میں گرا

راحت وبچاؤ کا کام جاری

وکست بھارت کی تکمیل میں SECON 2025 معاون ثابت: پروفیسر سعید احمد

دنیا کی نگاہیں بھارت کے روایتی طریقہ علاج پر مرکوز: بیتا کوٹیچا، پدم شری حکیم عبدالحمید کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا: پروفیسر افشار عالم

نئی دہلی ٹی این بھارتی): پدم شری حکیم عبدالحمید مرحوم کی قائم شدہ جامعہ ہمدرد یونیورسٹی کے کنونشن ہال میں سوسائٹی آف ایتھنو فارموکا لوجی انڈیا کی جانب سے بعنوان قدیم وجدید طب کے تناظر میں تین روزہ بین الاقوامی تقریبات کے افتتاح کے موقع پر مہمان خصوصی اور ماہر آیوروید پروفیسر بیتا کوٹیچا نے کہا کہ دنیا بھر کی نگاہیں بھارت کی ایجاد کردہ طبی روائیتی دواوں پر مرکوز ہیں ۔قدیم زمانہ سے ہی بھارت کے پروردہ دیسی طریقہ علاج سے ہر ایک بیماری کا علاج ممکن ہوا ہے ۔ انھوں نے اظہار مسرت سے کہا گزشتہ گیارہ برس سے مودی سرکار آیوروید ک اور دیسی علاج کی ترقی کے لئے کام کر رہی ہے خوش آئند امر ہے کہ آیوروید ک اور یونانی ادویات وطریقہ علاج کو آیوش منصوبہ بندی میں شامل کیا گیا ہے۔ فکریہ انداز میں کہا کہ عہد حاضر میں نئی نئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں ماڈرن سائینس میں مسلسل تبدیلی رونما ہو رہی ہے نئی تکنیک میں نہ صرف مشین بلکہ دوا بھی تبدیل کی جار ہی ہے لیکن بھارت کا قدیم روائیتی علاج آج بھی اٹل ہے قدرتی جڑی بوٹیوں میں تبدیلی ممکن ہی نہیں لیکن مزید تحقیق ونگہداشت کی ضرورت ہے ۔ پروفیسر بیتا کی ہندی زبان میں تقریر سے ہال تالیوں سے گونج اٹھا ۔

افتتاحی اجلاس کے دوران جامعہ ہمدرد یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر افشار عالم نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ابن سینا کے ذریعہ ہندوستان میں یونانی طریقہ علاج رائج ہوا لیکن حکیم عبدالحمید مرحوم کی جدوجہد نے یونانی ادویات وعلاج کو بام عروج پر پہنچا دیا۔ مرحوم عبدالحمید اور حکیم اجمل خاں مرحوم نے ہر مرض کے لئے دیسی نسخہ تیار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ۔ راقم الحروف کے *سوال کا جواب دیتے ہوئے پروفیسر افشار عالم نے کہا کہ یونانی سے ان کا کوئی تعلق نہیں وہ تو کمپیوٹر سائنس کے میدان طبع آزمائی کر رہے ہیں۔ انگریزی زبان بین الاقوامی سطح پر شہرت یافتہ ہے چنانچہ اردو زبان کو درکنار کرتے ہوئے انہوں نے انگریزی میں اظہار خیال کیا۔

اس موقع پر پروفیسر سعید احمد نے وزارت آیوش، یونانی ڈرگس مینوفیکچر ایسوسی ایشن (اڈما) ، ہمدرد نیشنل فاونڈیشن نیز شرکاء اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ روائیتی اور جدید طب کے مابین 12 ویں بین الاقوامی تقریبات کے سلسلہ میں سوسائٹی فار ایتھنو فار ماکولوجی انڈیا (SECON 2025) عالمی پلیٹ فارم کی حیثیت رکھتا ہے۔ قدیم وجدید طب کے امتزاج کے مدنظر تحقیق کار، ماہر طب، صنعت کار اور حکیموں کے عالمی گروپ کی ترقی کے لئے SECON لگاتار کوشش کرنے میں مصروف ہے۔

بین الاقوامی کانفرنس کی تفصیلات بتاتے ہوئے نیورائل کمپنی کے بانی سید منیر عظمت نے بتایا کہ 160 شرکاء قدیم و جدید موضوعات پر منعقد تقریبات میں شامل ہو رہے ہیں علاوہ ازیں تین اجلاس میں تیس تفصیلی لیکچر، 70 قلیل مدتی لیکچر، 25 نو جوان ماہرین کو ایوارڈ، آٹھ اجلاس میں تقریبا 100 زبانی گفت وشنید، چار اجلاس میں 340 پوسٹرز کار حصہ لے رہے ہیں ۔اڈما نے جامعہ ہمدرد کو سپورٹ کیا ہے۔

قابل افسوس ہے کہ وائس چانسلر پروفیسر افشار عالم کے 35 منٹ تاخیر سے تشریف آوری کے باعث افتتاحی تقریب دیر سے شروع کی گئی ۔ والینٹرز کے لئے کام کر رہے طلبہ و طالبات نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ۔ یاد رہے بارہ سے چودہ گھنٹے کام کر رہے طالب علموں کو معاوضہ ادا نہیں کیا گیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا ۔طلبہ وطالبات کی خوبصورت آواز میں ہمدرد ترانہ آڈیو سے حاضرین محفل محظوظ ہوئے۔ جامعہ ہمدرد کے سابق وائس چانسلر پروفیسر علاء الدین مرحوم کی یاد میں دومنٹ کی خاموشی اختیار کی گئ ۔ آیوش ہیلتھ میلہ اور مشاعرہ میں کثیر تعداد میں شائقین حاضر رہے ۔ رعائیتی دام پر دوا ساز کمپنیوں اور مفت طبی علاج سے مریض مستفید ہونے۔

کملیش یادو نے اپنی فصلوں کے نقصان کی وجہ سے خودکشی کر لی۔ یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ کسان کس حد تک مایوسی کی زندگی گزارر ہے رکھے ۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے محکمہ زراعت کی ٹیموں کو ہدایت دی جائے کہ وہ تباہ شدہ فصلوں کا سروے کریں اور درست تخمینہ اس مشکل وقت میں انہیں فوری راحت فراہم کرے گی، تاکہ کوئی دوسرا کسان مجبوری میں خودکشی کا قدم نہ اٹھائے۔

ایس ٹی پی کو مکمل طور پر فعال کریں۔ اس ایس ٹی پی کے کام کرنے کے بعد، علاج شدہ گندے پانی کو دریائے گومتی میں چھوڑ دیا اسپتالوں، گروپ ہاؤسنگ عمارتوں اور تجارتی عمارتوں کی سیوریج لائنوں کو اس STP سے جوڑ دیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ایس (سیوریج پمپنگ اسٹیشن) اور فلو سے جوڑنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے، تاکہ زیادہ مقدار میں سیوریج کو ٹریٹ کیا جاسکے۔

شرپسندوں کے حملے میں نوجوان کی موت

امیٹھی: (یواین آئی) اتر پردیش میں ضلع امیٹھی کے رام گنج علاقے میں ہفتہ کی صبح شرپسندوں کے حملے میں ایک نوجوان کی موت ہوگئی۔ نوجوان کے کھلے عام قتل پر اہل خانہ غم و غصے میں ہیں۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ پولس کارروائی کرنے کے بجائے بار بار ایف آئی آر میں تبدیلی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ علاقہ کے ترشنڈی کے باشندے سنجے یادو نے بتایا کہ اس کا بھائی مکیش یادو (45) آج صبح بارش کے بعد کیچڑ پر مٹی ڈال رہا تھا۔ تین پڑوسیوں نے اس پر حملہ کیا، اسے لاٹھیوں اور لاتوں سے بری طرح پیٹا۔ اطلاع ملنے پر اسے اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب وہ شکایت درج کرانے رام گنج تھانے گئے تو پولس کارروائی کرنے کے بجائے بار بار ایف آئی آر میں تبدیلی کا مطالبہ کر رہی تھی۔ واقعے کے بارے میں رام گنج کے انسپکٹر انچارج کرشن موہن سنگھ نے بتایا کہ لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ رپورٹ آنے کے بعد کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

یوپی میں موسم کی تبدیلی سے ہلکی سردی کی دستک

لکھنؤ:(پی این ایس) اتر پردیش میں اب موسم بدل رہا ہے۔ ریاست میں بارش کے بعد دن میں ہلکی سردی محسوس کی جارہی ہے جبکہ راتیں بھی ٹھنڈی ہوگئی ہیں۔ موسم اب خوشگوار ہوگیا ہے، جس سے گرمی سے نجات مل گئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ چند روز تک ریاست میں موسم صاف رہنے کا امکان ہے۔ یکم نومبر کو، مغربی اتر پردیش میں خشک موسم کی توقع ہے، جبکہ مشرقی اتر پردیش کے کچھ حصوں میں ہلکی بارش یا گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ ماہر موسمیات اتل کمار سنگھ کے مطابق، نومبر 2025 کے دوران ریاست میں راتیں معمول سے تھوڑی زیادہ گرم رہنے کا امکان ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اکتوبر 2025 کے دوران ریاست میں کل 65.2 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جو کہ طویل مدتی اوسط 28.2 ملی میٹر سے 131 فیصد زیادہ ہے۔ اس مدت کے دوران سون بھدر میں سب سے زیادہ 211.6 ملی میٹر بارش ہوئی، جبکہ وارانسی میں 210.3 ملی میٹر بارش ہوئی۔ 2 اور 3 نومبر کو ریاست میں موسم مکمل طور پر صاف رہنے کی امید ہے۔ 4 نومبر کو مغربی اتر پردیش میں الگ تھلگ بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ مشرقی اتر پردیش میں موسم خشک رہنے کی توقع ہے۔ 5 اور 6 نومبر کو ریاست کے دونوں حصوں میں موسم خشک رہنے کی توقع ہے۔ اس دوران ریاست میں کہیں بھی تیز ہواؤں یا تیز بارش کے لیے کوئی انتباہ جاری نہیں کیا گیا ہے۔ اس مدت کے دوران، اوسط کم از کم درجہ حرارت معمول سے 1-2°C زیادہ رہا ہے، اور اوسط زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت معمول سے 1-3°C کم رہا ہے۔ ماہر موسمیات اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ بحرالکاہل میں لا نینا کی کمزور صورتحال موجود ہے، جو کہ مانسون کے بعد کی مدت (اکتوبر-نومبر-دسمبر) تک جاری رہ سکتی ہے۔ مزید برآں، منفی بحر ہند ڈوپول (IOD) کی وجہ سے، نومبر کے دوران ریاست میں معمول سے زیادہ بارش متوقع ہے۔ اتل سنگھ کے مطابق، ترائی کے علاقے میں دن کے وقت کا درجہ حرارت معمول سے زیادہ ہوسکتا ہے، جب کہ دیگر حصوں میں معمول کے درجہ حرارت سے تھوڑا کم دیکھا جا سکتا ہے۔ ریاست کے بیشتر حصوں میں رات کے وقت درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہنے کی توقع ہے۔

بہرائچ: غلط رپورٹ دینے پر ڈائیگناسٹک سنٹر سیل

بہرائچ:(یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع بہرائچ میں واقع موہن ڈائیگناسٹک سنٹر کو سیل کر دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی قیصر گنج آغا پور کے باشندے ہری رام کے بچے کی جان کو خطرے میں ڈالنے والی مبینہ غلط رپورٹ دینے کے سلسلے میں کی گئی۔ معاملہ زور پکڑنے کے بعد محکمہ صحت نے تحقیقات تیز کر دیں۔ دو ہفتے کے وقفے کے بعد، ہفتہ کے روز ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر (ڈپٹی سی ایم او) بہرائچ، ڈاکٹر انوراگ ورما نے ذاتی طور پر قیصر گنج کا دورہ کیا اور موقع پر ہی موہن ڈائیگناسٹک سنٹر کا بھی معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران ڈاکٹر انوراگ ورما نے بتایا کہ معاملے کی تحقیقات کے لیے تین رکنی ٹیم تشکیل دی گئی ہے اور وہ ڈائیگناسٹک سنٹر سے متعلق تمام پہلوؤں کا جائزہ لے رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ 'تفتیش ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے، تاہم ابتدائی طور پر کمیٹی کی حتمی رپورٹ آنے تک پیتھالوجی لیب کی خدمات معطل کر دی گئی ہیں'۔

او بی سی طبقے کو پارٹی سے جوڑنے کی حکمت عملی پر مایاوتی کی عہدیداروں کی ساتھ میٹنگ

لکھنؤ:(یواین آئی) اتر پردیش کی سابق وزیر اعلیٰ اور بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ مایاوتی نے ہفتہ کے روز لکھنؤ میں پارٹی کے صدر دفتر میں پارٹی کے عہدیداروں کے ساتھ اہم میٹنگ کی۔ پارٹی کی حمایت کی بنیاد کو وسعت دینے کے لیے، اتر پردیش کی ضلع سطحی بیک ورڈ کلاس بھائی چارہ سنگٹھن کی ماہانہ میٹنگ بھی منعقد کی گئی جس میں او بی سی طبقے کو پارٹی سے جوڑنے کے لیے سابقہ رہنما اصولوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ کے بعد جاری کردہ بیان کے مطابق او بی سی کمیونٹی کو بی ایس پی سے جوڑنے کے لیے چند ماہ قبل منعقدہ اہم میٹنگ میں فراہم کردہ اہم رہنما ہدایات پر عمل آوری کا جائزہ لیا گیا اور ضلع وار پیش رفت کی رپورٹ لی گئی۔ پارٹی کو مالی مدد فراہم کرنے کے لیے ضروری ہدایات بھی دی گئیں۔ بیان کے مطابق، الیکشن کمیشن نے

اتر پردیش سمیت ملک بھر کی 12 ریاستوں میں الیکشن کمیشن کے ذریعے کرائے جانے والے ووٹر فہرستوں کی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کی اہمیت کی وضاحت کی اور انہیں الیکشن کمیشن کی ہدایات پر انتہائی تیزی سے عمل کرنے کی ہدایت دی۔ مایاوتی نے کہا کہ بی ایس پی کی سیاسی جدوجہد میں ہر فرد کا ووٹ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے انتخابات میں ووٹ ڈالنے کی آئینی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے تمام اہل افراد کا نام انتخابی فہرستوں میں درج کرانا اور ووٹر کارڈ حاصل کرنا بہت ضروری ہے ۔ یہ ماہانہ اجلاس طے شدہ 10 نومبر کی بجائے آج یکم نومبر کو بلایا گیا ہے ۔ بی ایس پی کی سپریمو نے یہ بھی کہا کہ او بی سی طبقہ جتنی جلدی متحد ہو کر پارٹی کے بینر تلے اقتدار کی کلید حاصل کرنے کے لیے مضبوطی سے کام کرے گی، اتنا ہی جلد ان کے اچھے دن ضرور آئیں گے۔

ہاسٹل کے کمرہ ملی بی ٹیک طالبعلم کی لاش

لکھنؤ:(پی این ایس) لکھنؤ کے جانکی پورم میں واقع انجینئرنگ کالج ہاسٹل میں جمعہ کی دوپہر بی ٹیک کے ایک طالب علم کی لاش اس کے کمرے کے فرش پر پڑی ہوئی ملی۔ جب طالب علم نے کافی دیر تک دروازہ نہ کھولا تو اس کے دوستوں نے ہاسٹل وارڈن کو آگاہ کیا۔ پولیس کی موجودگی میں دروازہ توڑا گیا۔ متوفی کی شناخت آکاش وت سنگھ (22) کے طور پر کی گئی ہے جو مئو ضلع کے چھچھورے کروڑی کا رہنے والا تھا اور بی ٹیک کیمیکل انجینئرنگ کے چوتھے سال کا طالب علم تھا۔ وارڈن راجیو نے بتایا کہ آکاش دیوالی کی چھٹیاں گزارنے کے بعد دو دن پہلے ہاسٹل واپس آیا تھا۔ آکاش جمعہ کی صبح سے کسی کے فون کا جواب نہیں دے رہا تھا، جس کی وجہ سے اس کے گھر والوں نے اس کے دوستوں کو فون کرنے کو کہا۔ جب ساتھی طلباء دوپہر کو ہاسٹل واپس آئے اور آکاش کو فون کیا تو انہیں کوئی جواب نہیں ملا۔ انہوں نے دروازہ اندر سے بند پایا۔ اطلاع ملنے پر ٹیچروں نے مزدور کو بلایا اور دروازہ توڑوایا۔

قابض اسرائیل غزہ میں انسانی امداد کے داخلے میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے: چالیس انسانی تنظیموں کا الزام

غزہ: چالیس بین الاقوامی انسانی حقوق اور امدادی تنظیموں نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل دانستہ طور پر غزہ کی پٹی میں انسانی امداد کی ترسیل میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ صہیونی حکام نے غیر سرکاری بین الاقوامی تنظیموں کے لیے نیا اندراجی نظام نافذ کیا ہے جس کے باعث کروڑوں ڈالر کی امداد غزہ کے باہر رکی ہوئی ہے۔

برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ ان تنظیموں میں ڈاکٹرز وِد آؤٹ بارڈرز، اوکسفام اور نارویجن ریفیوجی کونسل سمیت دیگر ادارے شامل ہیں جنہوں نے تصدیق کی کہ قابض اسرائیل نے فائر بندی کے ابتدائی بارہ دنوں میں 99 امدادی درخواستیں مسترد کر دیں۔ ان میں تقریباً تمام درخواستیں نارویجن ریفیوجی کونسل کی تھیں۔

اخبار کے مطابق قابض اسرائیل کی جانب سے امداد کے داخلے کی تین چوتھائی درخواستوں کو اس بہانے سے رد کر دیا گیا کہ تنظیمیں امداد فراہم کرنے کی مجاز نہیں۔

فنانشل ٹائمز نے مزید بتایا کہ قابض اسرائیل نے مارچ کے مہینے میں ایک نیا قانون نافذ کیا جس کے تحت غزہ اور غرب اردن میں فلسطینیوں کے ساتھ کام کرنے والی تمام تنظیموں کو سال کے اختتام سے قبل دوبارہ اندراج کرانا لازمی قرار دیا گیا ہے، بصورتِ دیگر ان کے کام کے اجازت نامے منسوخ کر دیے جائیں گے۔

نارویجن ریفیوجی کونسل کے ڈائریکٹر نے اخبار کو بتایا کہ ان کی تنظیم اس وقت مکمل طور پر بند گلی میں پھنسی ہوئی ہے، جب بھی وہ امدادی سامان داخل کرنے کی درخواست دیتے ہیں تو صہیونی حکام کہتے ہیں کہ اندراج زیرِ جائزہ ہے اس لیے اجازت نہیں دی جا سکتی۔

اسی تناظر میں فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوامِ متحدہ کی ایجنسی انروا نے بتایا کہ سردیوں میں پناہ کے لیے استعمال ہونے والا ضروری سامان جو ایک ملین افراد کے لیے کافی ہے، صہیونی فیصلے کے باعث گوداموں میں پڑا ہوا ہے اور غزہ میں داخلے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ خان یونس کے میئر اور غزہ کی بلدیات کے اتحاد کے نائب سربراہ علاء الدین البطہ نے الجزیرہ سے گفتگو میں بتایا کہ ہزاروں بے گھر فلسطینی پرانی اور پھٹی خیموں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جو نہ سردی سے بچا سکتے ہیں نہ گرمی سے۔ ان کے مطابق یہ پناہ گزین خیمہ بستیوں میں انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ہیں جہاں پانی، نکاسی اور بنیادی سہولیات کا شدید فقدان ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق 93 فیصد خیمے بوسیدہ ہو چکے ہیں اور رہائش کے قابل نہیں رہے، جبکہ خان یونس میں نو لاکھ سے زائد مقامی باشندے اور رفح سے جبراً بے دخل کیے گئے دسیوں ہزار افراد ایک ہی علاقے میں سمٹ گئے ہیں۔

علاء البطہ نے عالمی اداروں کی بے حسی اور انسانی المیے پر خاموشی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ غزہ اس وقت خیموں، سیمنٹ اور بھاری مشینری کے پرزہ جات کی سخت ضرورت میں مبتلا ہے۔

واضح رہے کہ حماس اور قابض اسرائیل کے درمیان 10 اکتوبر سنہ 2025ء سے نافذ فائر بندی کے باوجود جس میں غزہ میں انسانی امداد کی فراہمی کی شرط شامل تھی، قابض اسرائیل نے اب تک محض چند گاڑیوں کو داخلے کی اجازت دی ہے جبکہ ضرورت 600 ٹرکوں کی روزانہ کی بنیاد پر ہے۔

یہ فائر بندی اُس بدترین جارحیت کے بعد عمل میں آئی جو قابض اسرائیل نے سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ پر مسلط کی تھی۔ اس وحشیانہ جنگ نے 68 ہزار 643 فلسطینیوں کو شہید اور ایک لاکھ 70 ہزار 655 کو زخمی کر دیا جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی تھی۔ اقوامِ متحدہ کے مطابق غزہ کی تعمیرِ نو پر کم از کم 70 ارب ڈالر لاگت آئے گی۔

القسام بریگیڈز کا قابض اسرائیلی قیدیوں کی لاشوں کی بیک وقت بازیابی کے لیے آلات اور عملہ فراہم کرنے کا مطالبہ

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے عالمی ثالثوں اور بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر ضروری آلات اور تربیت یافتہ عملہ فراہم کریں تا کہ قابض اسرائیلی قیدیوں کی لاشوں کی بیک وقت بازیابی کا عمل مکمل کیا جا سکے۔

القسام بریگیڈز نے ہفتے کے روز جاری اپنے بیان میں کہا کہ ان کی خصوصی ٹیمیں مکمل طور پر تیار ہیں اور وہ نام نہاد "یلو لائن" کے اندر دشمن کے قیدیوں کی لاشوں کو بیک وقت تمام مقامات سے نکالنے کی صلاحیت رکھتی ہیں تا کہ اس فائل کو مکمل طور پر بند کیا جا سکے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ گذشتہ روز ہم نے انسانی اور اخلاقی بنیادوں پر لاشوں کی حوالگی کے عمل میں رکاوٹ نہ ڈالنے کے لیے تین غیر شناخت شدہ لاشوں کے نمونے پیش کرنے کی پیشکش کی تھی، مگر قابض اسرائیلی حکام نے ان نمونوں کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے پورے جسموں کا مطالبہ کیا۔ القسام بریگیڈز نے ان لاشوں کو حوالے کر کے دشمن کے جھوٹے پروپیگنڈے کا راستہ بند کر دیا۔

ادھر آج صبح قابض اسرائیلی فوج نے اعلان کیا کہ ریڈ کراس کے ذریعے غزہ سے موصول ہونے والی تین لاشیں ان کے کسی اسرائیلی قیدی کی نہیں ہیں۔

صہیونی ذرائع ابلاغ کے مطابق فرانزک معائنے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ لاشیں ان گیارہ اسرائیلی قیدیوں میں سے کسی کی نہیں جن کی باقیات کے حوالے سے متوقع معاہدے پر امریکہ کی ثالثی میں فائر بندی طے پائی تھی۔ یہ واقعہ اس حقیقت کو مزید واضح کرتا ہے کہ قابض اسرائیل اپنے فوجیوں کی لاشوں کے حوالے سے بھی جھوٹ، فریب اور سیاسی مفادات کے کھیل کو جاری رکھے ہوئے ہے جبکہ القسام بریگیڈز انسانیت اور اخلاقی اصولوں کے تحت اس معاملے کو شفاف طریقے سے نمٹانے کے لیے سنجیدہ کوششیں کر رہی ہے۔

غزہ میں نسل کشی کے تازہ اعداد و شمار 68 ہزار 858 شہید، ایک لاکھ 70 ہزار 664 زخمی

غزہ: قابض اسرائیل کے وحشیانہ اور جاری حملوں کے نتیجے میں غزہ کی پٹی میں انسانی جانوں کے نقصان کا سلسلہ نہ تھم سکا۔ فلسطینی وزارتِ صحت نے بتایا ہے کہ گذشتہ 48 گھنٹوں کے دوران مزید 22 فلسطینی شہید ہوئے جن میں 5 نئے شہداء اور 17 کی لاشیں ملبے تلے سے نکالی گئیں، جبکہ 9 افراد زخمی ہوئے۔

وزارتِ صحت نے ہفتہ کے روز اپنے بیان میں کہا کہ تاحال درجنوں شہداء اور زخمی ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور ایمبولینس و سول ڈیفنس کی ٹیمیں قابض اسرائیلی بمباری اور تباہ شدہ سڑکوں کے باعث ان تک پہنچنے میں ناکام ہیں۔ بیان کے مطابق قابض اسرائیلی جارحیت کے آغاز یعنی سات اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک غزہ میں شہداء کی مجموعی تعداد بڑھ کر 68 ہزار 858 تک پہنچ گئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ 70 ہزار 664 ہو گئی ہے۔

وزارت نے مزید بتایا کہ 10 اکتوبر سنہ 2025ء کو اعلانِ فائر بندی کے بعد سے اب تک 226 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، زخمیوں کی تعداد 594 تک جا پہنچی ہے جبکہ 499 شہداء کی لاشیں ملبے تلے سے نکالی جا چکی ہیں۔ وزارتِ صحت کے مطابق گذشتہ روز قابض اسرائیل نے بین الاقوامی ریڈ کراس کے ذریعے 30 شہداء کی لاشیں واپس کیں جس سے اب تک قابض کے حوالے کردہ شہداء کی مجموعی تعداد 225 ہو گئی ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ 24 اکتوبر سے 31 اکتوبر سنہ 2025ء کے دوران شہداء کے اندراج اور گمشدہ افراد کے ریکارڈ کی تکمیل کے بعد مزید 193 شہداء کو سرکاری اعداد و شمار میں شامل کیا گیا ہے۔ غزہ میں یہ مسلسل بڑھتے ہوئے اعداد و شمار قابض اسرائیل کی جانب سے جاری اجتماعی قتل عام، جنگی جرائم اور نسل کشی کی ایک بھیانک تصویر پیش کر رہے ہیں۔ عالمی برادری کی خاموشی اس انسانی المیے کو مزید گہرا کر رہی ہے۔

قابض اسرائیل جنگ بندی کے بعد روزانہ اوسطاً 10 فلسطینیوں کو شہید کر رہا ہے: یورومیڈ

غزہ: یورومیڈیٹرینین ہیومن رائٹس آبزرویٹری نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل غزہ میں جنگ بندی کے اعلان کے باوجود فلسطینی عوام کے خلاف نسل کشی کے جرائم جاری رکھے ہوئے ہے۔ اگرچہ حملوں کی شدت بظاہر کم نظر آتی ہے لیکن اسرائیلی فوج نے ایک نیا منظم طریقہ اختیار کر رکھا ہے جس کے تحت وہ روزانہ محدود بمباری کرتی ہے جو ہر چند دن بعد وسیع پیمانے کی تباہ کن کارروائیوں میں بدل جاتی ہے۔ ان کارروائیوں کا نشانہ زیادہ تر بے گھر شہریوں کے کیمپ، گھروں اور خیمے بنتے ہیں۔ آبزرویٹری نے اپنے بیان میں کہا کہ سنہ 2025ء کے 11 اکتوبر کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے قابض اسرائیلی فوج نے بتدریج جارحیت بڑھانے کی پالیسی اپنائی ہے۔ یہ عمل کبھی چھوٹے حملوں سے شروع ہوتا ہے اور پھر اجتماعی قتل و غارت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے جنگ بندی کے بعد سے اب تک 219 فلسطینیوں کو شہید کیا جن میں 85 بچے شامل ہیں۔ یہ اوسطاً روزانہ 10 سے زیادہ فلسطینیوں کے قتل کے برابر ہے جبکہ 600 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار ثابت کرتے ہیں کہ قابض اسرائیل کی نسل کشی کی پالیسی کسی وقفے کے بغیر جاری ہے۔

آبزرویٹری کے مطابق اسرائیلی فوج نے جنگ بندی کے بعد دو بڑے حملے کیے۔ پہلا 19 اکتوبر کو ہوا جس میں 47 فلسطینی شہید ہوئے جن میں 20 بچے اور 6 خواتین شامل تھیں۔ دوسرا حملہ 28 اور 29 اکتوبر کو ہوا جس میں 110 فلسطینی شہید ہوئے جن میں 46 بچے اور 20 خواتین شامل تھیں۔

گذشتہ دنوں بھی خان یونس کے مشرقی علاقوں اور شہر غزہ میں اسرائیلی توپ خانے اور فضائی حملے جاری رہے جن کے نتیجے میں درجنوں عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔ آبزرویٹری کے مطابق قابض اسرائیل غزہ کے تقریباً نصف حصے پر اپنی جارحیت کو 'جائز' ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے تا کہ اسے جنگ بندی کے دائرے سے باہر قرار دیا جا سکے۔

فیلڈ ٹیموں نے بتایا کہ شمالی غزہ کے جبالیا کیمپ میں اسرائیلی فوج نے بعض علاقوں میں زرد رنگ کے سیمنٹ بلاکس لگا کر رہائشیوں کو خبردار کیا کہ وہ قریب نہ آئیں، جس سے سیکڑوں خاندان دوبارہ نقل مکانی پر مجبور ہو گئے۔

یورومیڈیٹرینین آبزرویٹری نے 28 اور 29 اکتوبر کو ہونے والی وسیع جارحیت کے دوران درجنوں ایسے فضائی حملوں کو دستاویزی شکل دی ہے جن میں کسی عسکری ضرورت یا اہداف کی تمیز نہیں رکھی گئی۔ یہ حملے محض انتقامی کارروائی اور اجتماعی سزا کے تحت کیے گئے۔ مثال کے طور پر 28 اکتوبر کو غزہ شہر کے جنوبی علاقے الزیتون میں اسرائیلی طیاروں نے "البنا" خاندان کے گھر پر بمباری کی جس سے 10 شہری شہید ہوئے جن میں 4 بچے اور 3 خواتین شامل تھیں۔ اسی رات خان یونس میں ایک گاڑی کو نشانہ بنایا گیا جس میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد شہید ہوئے: عائش سعدی عائش العمصی، ان کی اہلیہ ہبہ غازی القدرہ اور ان کے تین معصوم بچے۔

اسی روز النصیرات کیمپ میں "ابو دلال" خاندان کے دو گھروں پر بمباری میں 18 فلسطینی شہید ہوئے جن میں 7 بچے اور 3 خواتین شامل تھیں۔ جبکہ خان یونس کے مواصی علاقے میں ایک خیمہ نشانہ بنا جس میں ایک خاتون اور اس کے پانچ بچے شہید ہوئے۔ اسی دن دیر البلح میں ایک اور خیمے پر ڈرون حملے میں "العطار" خاندان کے ماں باپ اور تین بچے شہید ہوئے۔ ان مسلسل حملوں نے غزہ کے متعدد علاقوں کو قبرستان میں بدل دیا ہے جہاں مکانات اور خیمے ملبے میں مدفون ہیں۔ سکولوں کے پناہ گزین مراکز اجتماعی قبروں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

آبزرویٹری نے واضح کیا کہ یہ حملے الگ الگ واقعات نہیں بلکہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیے جا رہے ہیں جن کا مقصد جنگ بندی کو غیر مؤثر بنانا اور فوجی جارحیت کو تسلسل دینا ہے تا کہ نسل کشی کی پالیسی بین الاقوامی خاموشی کے سائے میں جاری رکھی جا سکے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ قابض اسرائیل غزہ کے مشرق اور مغرب کو تقسیم کر کے جغرافیائی نقشہ تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس منصوبے کے تحت جنوبی رفح اور شمالی بیت حانون، بیت لاہیا اور جبالیا کے بعض حصوں کو الگ کر کے ایسی "سرخ اور زرد زونز" قائم کی جا رہی ہیں جن میں امریکہ کی پشت پناہی سے اسرائیل کو کھلی اجازت حاصل ہو گی کہ جب چاہے بمباری کرے۔

یہ تقسیم نہ صرف غزہ کی جغرافیائی وحدت کو توڑ دے گی بلکہ علاقے کو غیر قابلِ رہائش بنا دے گی اور شہریوں کو جبری ہجرت پر مجبور کرے گی۔ آبزرویٹری نے واضح کیا کہ بے گھر افراد کے خیموں، سکولوں اور صحافیوں پر حملے جنیوا کنونشن 1949ء کی کھلی خلاف ورزی ہیں اور ان کا مقصد زیادہ سے زیادہ انسانی جانیں ضائع کرنا اور عوام میں خوف پھیلانا ہے۔

ایک ہفتے میں بیت المقدس اور غرب اردن میں 79 مزاحمتی کارروائیاں

غرب اردن: قابض اسرائیلی فوج اور صہیونی آباد کاروں کے خلاف گذشتہ ہفتے کے دوران غرب اردن اور بیت المقدس میں فلسطینی مزاحمت کاروں نے 79 کارروائیاں انجام دیں۔ یہ اعداد و شمار مرکز اطلاعات فلسطین "معطی" کی رپورٹ میں جاری کیے گئے۔

رپورٹ کے مطابق 24 تا 30 اکتوبر سنہ 2023ء کے درمیان انجام دی جانے والی ان کارروائیوں میں بم دھماکے، صہیونی آباد کاروں کے حملوں کی کوششوں کو ناکام بنانا اور مختلف علاقوں میں قابض افواج کے ساتھ شدید جھڑپیں شامل تھیں۔ مرکز نے بتایا کہ مزاحمت کاروں نے پانچ بم دھماکے کیے اور ایک اسرائیلی فوجی گاڑی کو نشانہ بنا کر ناکارہ بنا دیا، جب کہ متعدد علاقوں میں مجاہدین اور قابض افواج کے درمیان مسلح جھڑپیں بھی ہوئیں۔ رپورٹ کے مطابق فلسطینیوں نے صہیونی آباد کاروں کے بیس حملوں کو ناکام بنایا، جبکہ ان جھڑپوں کے دوران آباد کاروں کی دو گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ اس کے علاوہ غرب اردن کے مختلف علاقوں میں فلسطینی نوجوانوں اور قابض اسرائیلی فوج کے درمیان شدید جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہا، جن میں پتھراؤ کے 47 واقعات ریکارڈ کیے گئے۔ رپورٹ کے مطابق فلسطینی عوام نے قابض اسرائیلی درندگی اور مسلسل قتل عام کے خلاف دو عوامی مظاہروں میں بھرپور شرکت کی، جو اس بات کا مظہر ہیں کہ فلسطینی عوام قابض اسرائیل کے مظالم کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کی مزاحمت مسلسل جاری ہے۔

پیاسا غزہ: پانی کی قلت نے زندگی کو روزانہ کی بقا کی جنگ بنا دیا

غزہ: غزہ کی پٹی میں پانی کا بحران سنگین ترین مرحلے میں داخل ہو چکا ہے، جو قابض اسرائیل کی جاری جارحیت کے بدترین نتائج میں سے ایک ہے۔ صہیونی بمباری نے پانی اور نکاسی آب کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا ہے۔ جیسے جیسے ہزاروں خاندان اپنے تباہ شدہ محلوں میں واپس لوٹ رہے ہیں، وہ شدید پیاس اور پینے کے پانی کی مکمل بندش کے باعث زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں، جہاں انہیں غیر محفوظ اور محدود ذرائع پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے۔ نلکوں سے پانی کے بہاؤ کے رک جانے کے بعد، شہری مجبور ہیں کہ پانی کے لیے بھاری قیمتوں پر ٹینکر یا چھوٹی ڈی سیلینیشن پلانٹس سے پانی خریدیں، جو بمشکل عارضی جنریٹروں پر چل رہے ہیں۔ یہ قیمتیں ان خاندانوں کی پہنچ سے باہر ہیں جن کا ذریعہ معاش جنگ میں ختم ہو چکا ہے۔ تباہ شدہ گلیوں میں مرد، عورتیں اور بچے پانی کی بوتلیں اٹھائے دھوپ میں میلوں چلتے دیکھے جا سکتے ہیں۔ پانی کی تلاش ان کے لیے ایک اذیت ناک روزمرہ جدوجہد بن چکی ہے۔

بیشتر گھروں میں پانی کو بوند بوند تقسیم کیا جاتا ہے تا کہ صرف پینے اور کھانا پکانے کی ضرورت پوری ہو سکے، جبکہ نہانے یا کپڑے دھونے کا تصور محال ہے۔ غزہ کا یہ پانی کا بحران اب ایک خوفناک انسانی المیہ بن چکا ہے جہاں پانی محض ایک بنیادی ضرورت نہیں رہا بلکہ بقا کی جنگ بن گیا ہے۔

زندگی کی سختی ہر گوشے میں: غزہ شہر کے رہائشی طارق عواد کا گھر قابض اسرائیلی حملوں میں ملبے کا ڈھیر بن گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اب پانی کا حصول ان کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ وہ دور دراز علاقوں سے پانی لانے پر مجبور ہیں یا ان ٹرکوں کے پیچھے بھاگتے ہیں جو تباہ شدہ محلوں میں پانی تقسیم کرتے ہیں۔ کبھی کبھار وہ مہنگے داموں ڈی سیلینیشن پلانٹس سے پانی خریدتے ہیں، بشرطیکہ بجلی موجود ہو کیونکہ بجلی کی بندش نے بیشتر پلانٹس کو مفلوج کر رکھا ہے۔ طارق نے بتایا کہ جنگ سے قبل وہ اپنے پڑوسی کے کنویں سے پانی لیتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ "ہم ایندھن خریدنے کے لیے چندہ جمع کرتے تھے تا کہ موٹر چلا کر پانی حاصل کر سکیں۔ یہ احساس ہوتا تھا کہ ہم زندگی کی رمق برقرار رکھے ہوئے ہیں"۔

جنگ بندی کے بعد جب طارق اپنے محلے شیخ رضوان واپس لوٹے تو منظر ہولناک تھا۔ دس میں سے نو مکانات ملبے کا ڈھیر بن چکے تھے۔ ان کا واحد پانی کا ذریعہ، پڑوسی کا کنواں، تباہ ہو چکا تھا۔ طارق بتاتے ہیں کہ "ہم نے کنویں کا پمپ درست کرنے کی کوشش کی۔ لوگوں نے ایندھن کے لیے چندہ جمع کیا، مگر چند دن بعد موٹر جل گئی اور سب کچھ رک گیا"۔ وہ آہ بھرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "غزہ کا ہر کونا اذیت سے بھرا ہے۔ لیکن اگر پانی ہو تو زندگی قدرے قابلِ برداشت لگتی ہے، کیونکہ پانی کے بغیر نہ صفائی ممکن ہے، نہ کھانا، نہ زندگی"۔ غزہ کی زیرِ زمین پانی کی تہہ بھی اب آلودہ ہو چکی ہے، کیونکہ سمندری پانی اور نکاسی آب کا گندہ پانی تباہ شدہ نظام کے باعث زیرِ زمین سرایت کر گیا ہے۔

ناممکن بنتی ذمہ داریاں: مریم اسماعیل جو غزہ کی ایک نوجوان طالبہ ہیں، تھکے لہجے میں کہتی ہیں کہ "ہمارے ہر کام کا دارومدار پانی پر ہے، بلکہ اب اس کی غیر موجودگی پر۔ نہ کپڑے دھو سکتے ہیں، نہ برتن، نہ بچوں کی صفائی۔ یہ سب کچھ اب تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔"

وہ بتاتی ہیں کہ قابض اسرائیلی جارحیت کے بعد پانی کی باقی ماندہ لائنیں تباہ ہو چکی ہیں، جبکہ چند کنویں جو بچے تھے وہ نکاسی آب کی آلودگی سے زہریلے بن گئے۔ نمکین اور ریت آلود پانی اب ایک خطرناک صحتی بحران بن چکا ہے۔ مریم کہتی ہیں کہ "یہ بحران نیا نہیں، مگر اب مکمل تباہی کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ غزہ میں اب کوئی مؤثر پانی کا نظام باقی نہیں۔ پمپ خراب، ٹینک تباہ اور ڈی سیلینیشن پلانٹس ایندھن کے بغیر بند پڑے ہیں۔ ہم جو مل جائے اسی پر زندہ ہیں، بعض اوقات کئی دن پانی نظر نہیں آتا"۔ مریم کے جزوی طور پر تباہ شدہ گھر میں 15 افراد رہتے ہیں جو تھوڑے سے پانی کو پینے اور کھانا پکانے کے لیے بانٹ لیتے ہیں۔ نہانا اور کپڑے دھونا ہفتوں کا منصوبہ بن چکا ہے۔ وہ بتاتی ہیں کہ بچے جلدی امراض اور انفیکشن کا شکار ہو رہے ہیں۔ پانی کو بار بار ابالنے کے باوجود اس کا ذائقہ نمکین اور باسی سا رہتا ہے۔ پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتی۔ روزانہ صبح وہ دو کلومیٹر دور ایک چھوٹے ڈی سیلینیشن پلانٹ سے پانی بھرنے جاتی ہیں جسے ایک ایسا خاندان چلاتا ہے جس نے اپنے بیٹے کو قابض بمباری میں کھو دیا۔ مریم اسے ["پوری بستی کی زندگی کی آخری سانس" کہتی ہیں، کیونکہ وہ پلانٹ چند گھنٹے ہی کام کر پاتا ہے۔

جزوی حل، بڑے مسائل: غزہ میں محکمۂ پانی کے منصوبہ جات کے ڈائریکٹر سعدی علی کے مطابق، انتظامیہ صہاریج کے ذریعے پانی کی فراہمی، ڈی سیلینیشن پلانٹس کے قیام اور اضافی پانی کے مراکز قائم کرنے پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 12 کنویں دوبارہ فعال کیے گئے ہیں، جن میں 7 غزہ شہر میں ہیں۔ تاہم اصل رکاوٹ قابض اسرائیل کی جانب سے گذرگاہوں کی بندش اور مرمت کا سامان اندر آنے سے روکنا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک 112 پانی کے ذخائر کو نشانہ بنایا اور 720 کنویں تباہ کر کے انہیں ناکارہ بنا دیا۔ غزہ میں پانی کا بحران اب صرف ایک سروس یا انفراسٹرکچر کا مسئلہ نہیں بلکہ مکمل انسانی المیہ بن چکا ہے۔ غربت، بے روزگاری، محاصرے اور قحط کے درمیان پانی کی کمی نے شہریوں کی روزمرہ زندگی کو اجیرن کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق، جنگ سے قبل ہی غزہ کا 95 فیصد پانی انسانی استعمال کے قابل نہیں تھا۔ آج وہی پانی دو ملین سے زائد انسانوں کے لیے زندگی اور موت کا سوال بن چکا ہے۔ پانی کی ہر بوند اب ان کے لیے بقا کی جنگ ہے۔

قابض اسرائیل کی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں کے ماورائے عدالت قتل کی تصدیق

مقبوضہ بیت المقدس: کلب برائے اسیران کے دفتر اطلاعات نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں کو حراست کے بعد منظم طریقے سے ماورائے عدالت قتل کیا جا رہا ہے۔ دفتر کے مطابق یہ انکشاف میڈیکل اور میدانی شواہد سے ہوا ہے جن میں ان قیدیوں کی لاشیں بھی شامل ہیں جو حال ہی میں ان کے اہل خانہ کے حوالے کی گئیں، جن پر تشدد، زنجیروں کے نشانات، جلنے کے آثار اور بعض پر گاڑیوں سے کچلے جانے کے شواہد پائے گئے۔ یہ تمام نشانیاں واضح طور پر منظم جرائم کی عکاسی کرتی ہیں۔ دفتر اطلاعات برائے اسیران کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ شہداء کی لاشوں کو طویل عرصے تک فریزر میں رکھنا یا انہیں نامعلوم نمبروں کے قبرستانوں" میں دفن کرنا ایک دانستہ پالیسی ہے جس کا مقصد فلسطینیوں کی تذلیل کرنا ہے، خواہ وہ زندہ ہوں یا شہید۔ بیان کے مطابق یہ اقدام بین الاقوامی انسانی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض اسرائیلی وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر کی جانب سے جاری ایک ویڈیو میں فلسطینی قیدیوں کو زمین پر زنجیروں میں جکڑا ہوا دکھایا گیا ہے۔ ویڈیو میں بن گویر کہتا ہے: "ہم انہیں اسی طرح رکھتے ہیں، اب صرف ان کا خاتمہ باقی ہے"۔ دفتر نے اس بیان کو کھلی اشتعال انگیزی اور صہیونی نظام کی مجرمانہ ذہنیت کی عکاسی قرار دیا۔ دفتر نے عبرانی ٹی وی چینل "کان" کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اسرائیلی وزارت انصاف اور سیاسی قیادت کے درمیان ایسے سمجھوتے طے پائے ہیں جن کے تحت سیکڑوں فلسطینی اسیران کو "غیر قانونی جنگجو" قرار دے کر سخت اور غیر انسانی حالات میں رکھا جا رہا ہے، جو دراصل جنگی جرائم کے زمرے میں آتے ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ قابض حکومت نے سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد نافذ کردہ ایمرجنسی کی آڑ میں گرفتاریوں کی مہم میں خطرناک اضافہ کیا اور ہزاروں افراد کو بغیر کسی عدالتی کارروائی کے انتظامی حراست میں ڈال دیا۔ اسی دوران اسرائیلی حکومت نے قیدیوں کے سزائے موت کے قانون کی حمایت بھی بڑھا دی، جو دراصل فلسطینیوں کے خلاف اجتماعی سزاؤں اور عدالتی قتل عام کی تیاری ہے۔ کلب برائے اسیران کے دفتر اطلاعات نے واضح کیا کہ یہ تمام شواہد اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہیں کہ قابض اسرائیل فلسطینی قیدیوں کو منظم منصوبے کے تحت نشانہ بنا رہا ہے۔ دفتر نے اقوام متحدہ اور عالمی اداروں سے اپیل کی کہ وہ ایک آزاد بین الاقوامی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دیں جو ان جرائم میں ملوث صہیونی رہنماؤں کو عدالت کے کٹہرے میں لائے۔ دفتر نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل امریکہ اور یورپی حمایت کے سائے میں سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ کی پٹی میں کھلی نسل کشی میں مصروف ہے، جس میں قتل عام، بھوک، تباہی، جبری نقل مکانی اور گرفتاریوں کی مہمات شامل ہیں۔ اس دوران قابض ریاست نے عالمی عدالت انصاف اور اقوام متحدہ کی بار بار کی گئی اپیلوں کو بھی یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ اس وحشیانہ نسل کشی کے نتیجے میں اب تک دو لاکھ اکتالیس ہزار سے زائد فلسطینی یا تو شہید ہو چکے ہیں یا زخمی، جن میں بڑی تعداد میں بچے اور خواتین شامل ہیں۔ گیارہ ہزار سے زیادہ افراد لاپتا ہیں جبکہ لاکھوں بے گھر فلسطینی قحط اور بیماریوں سے دوچار ہیں جن میں کئی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ قابض اسرائیلی بمباری سے غزہ کی بیشتر بستیاں اور شہر ملبے کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ ادھر غرب اردن میں بھی اسرائیلی فوج اور صہیونی آباد کاروں کے جاری حملوں کے نتیجے میں ایک ہزار باسٹھ فلسطینی شہید ہوئے، حملوں میں تقریباً دس ہزار زخمی ہوئے اور بیس ہزار سے زائد افراد کو گرفتار کیا گیا، جن میں سولہ سو بچے شامل ہیں۔

امریکہ غیر جانب دار ثالث نہیں بلکہ لبنان پر قابض اسرائیل کے حملوں کو ہوا دے رہا ہے: حزب اللہ

بیروت: اگست سنہ 2023ء میں ایک فیصلہ کیا تھا جس کے مطابق ملک میں اسلحہ صرف ریاست کے کنٹرول میں ہوگا اور حزب اللہ کے ہتھیاروں کو بھی اسی دائرے میں شامل کیا گیا تھا۔ تاہم انہوں نے اعلان کیا کہ حزب اللہ کسی بھی صورت اپنا دفاعی اسلحہ نہیں چھوڑے گی جب تک قابض اسرائیل لبنان کے تمام زیر قبضہ علاقوں سے مکمل انخلا نہیں کرتا۔ گزشتہ ہفتوں میں قابض اسرائیل نے لبنان پر حملوں میں شدت پیدا کی ہے۔ ان حملوں میں حزب اللہ کے متعدد ارکان کی ٹارگٹ کلنگ، جنوبی اور مشرقی علاقوں پر بمباری اور مبینہ طور پر حزب اللہ کے عسکری ڈھانچے کو نشانہ بنانے کے واقعات شامل ہیں۔ قابض اسرائیل کے سرکاری نشریاتی ادارے کے مطابق تل ابیب حزب اللہ کی بڑھتی ہوئی عسکری طاقت کے جواب میں لبنان میں اپنی فوجی کارروائیوں کو مزید تیز کرنے پر غور کر رہا ہے۔ ادارے نے ایک اسرائیلی عہدیدار کے حوالے سے بتایا کہ حزب اللہ نے جزوی طور پر اپنی عسکری ساخت کو دوبارہ منظم کر لیا ہے اور حالیہ مہینوں میں شام سے لبنان کے اندر درجنوں قلیل فاصلے کے راکٹ منتقل کیے ہیں۔ واضح رہے کہ قابض اسرائیل کا لبنان پر جاری حملہ جو اکتوبر سنہ 2023ء میں شروع ہوا تھا، اب تک چار ہزار سے زائد شہریوں کی شہادت اور سترہ ہزار کے قریب افراد کے زخمی ہونے کا سبب بن چکا ہے۔ قابض فوج نے اقوام متحدہ کے جنگ بندی معاہدے کی ساڑھے چار ہزار سے زیادہ بار خلاف ورزی کی ہے جس کے نتیجے میں سینکڑوں لبنانی شہید اور زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ قابض اسرائیلی فوج نے جنگ کے دوران لبنان کی پانچ بلند ٹیلوں پر قبضہ کر لیا اور کئی ایسے علاقے بھی اپنے تسلط میں رکھے ہوئے ہیں جن پر وہ عشروں سے قابض ہے۔

'ایتمار بن گویر اور اس کی دہشت گرد حکومت قیدیوں کے قتل کو قانونی جواز دینے کی کوشش کر رہے ہیں'

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) کے رہنما محمود مرداوی نے کہا ہے کہ نام نہاد اسرائیلی وزیر ایتمار بن گویر کی جانب سے فلسطینی قیدیوں کو وحشیانہ اور غیر انسانی انداز میں زنجیروں سے جکڑ کر دکھانا اور انہیں کھلے عام قتل کی دھمکیاں دینا اس کی انتہا پسندانہ درندگی اور جارحانہ رویے کی تازہ مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام قابض اسرائیلی حکومت کی دہشت گردانہ پالیسیوں کا تسلسل ہے جو قیدیوں کے بنیادی انسانی حقوق، بین الاقوامی قوانین اور اخلاقی اصولوں کو پامال کر رہی ہے۔ محمود مرداوی نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ بن گویر کا یہ بیان محض ایک وقتی دھمکی یا لفظی حملہ نہیں بلکہ فلسطینی عوام کے خلاف منظم سرکاری اشتعال انگیزی اور قابض اسرائیلی ریاست کے قتل و خونریزی کے کلچر کو قانونی جواز دینے کی کھلی کوشش ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ قابض اسرائیل کی فاشسٹ حکومت جس انداز میں قیدیوں، فلسطینی عوام، ان کی سرزمین اور مقدسات کے خلاف ظلم و جبر کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے وہ نہ صرف انسانی اقدار کی توہین ہے بلکہ پورے خطے کے استحکام کے لیے خطرہ بن چکا ہے۔ مرداوی نے قابض اسرائیل کو ان تمام مجرمانہ پالیسیوں کے نتائج کا مکمل ذمہ دار قرار دیا۔ مرداوی نے عالمی انسانی حقوق اور قانونی اداروں سے فوری اقدام کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ قابض اسرائیل کے رہنماؤں کو جنگی جرائم اور قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک پر بین الاقوامی عدالتوں میں جوابدہ ٹھہرایا جائے۔ ادھر کلب برائے اسیران کے دفتر اطلاعات نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں کو حراست کے دوران ماورائے عدالت قتل کیا جا رہا ہے۔ دفتر کے مطابق یہ انکشاف میڈیکل اور میدانی شواہد سے ہوا ہے جن میں ان قیدیوں کی لاشیں بھی شامل ہیں جو حال ہی میں ان کے اہل خانہ کے حوالے کی گئیں، جن پر تشدد، زنجیروں کے نشانات، جلنے کے آثار اور بعض پر گاڑیوں سے کچلے جانے کے شواہد پائے گئے دفتر اطلاعات برائے اسیران کے بیان میں کہا گیا کہ شہداء کی لاشوں کو فریزر میں طویل عرصے تک رکھنا یا انہیں نامعلوم نمبروں کے قبرستانوں" میں دفن کرنا ایک دانستہ پالیسی ہے جس کا مقصد فلسطینیوں کی تذلیل کرنا ہے، خواہ وہ زندہ ہوں یا شہید۔ یہ اقدام بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض اسرائیلی وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر کی جانب سے جاری ایک ویڈیو میں فلسطینی قیدیوں کو زمین پر زنجیروں میں جکڑا ہوا دکھایا گیا ہے۔ ویڈیو میں بن گویر کہتا ہے: "ہم انہیں اسی طرح رکھتے ہیں، اب صرف ان کا خاتمہ باقی ہے"۔ دفتر نے اس بیان کو کھلی اشتعال انگیزی اور صہیونی نظام کی مجرمانہ ذہنیت کی عکاسی قرار دیا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔